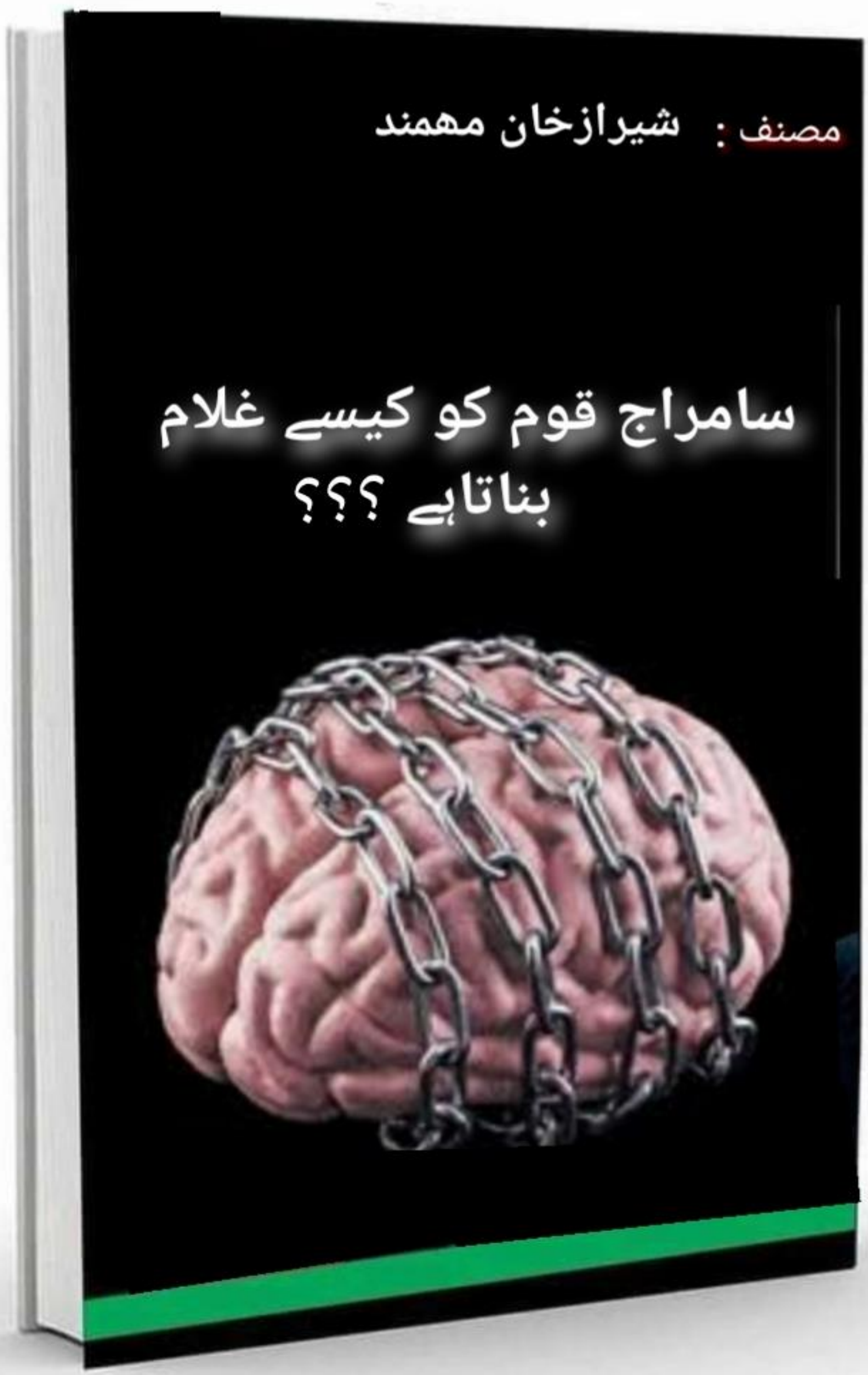
مصنف : شیرازخان مهمند
سامراج قوم کو کیسے غلام
بناتاہے ؟؟؟

☆بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ☆

فہرست

سامراج قوم کو کیسے غلام بناتاہے............ 5

پہلا حصہ اور شروعات................................. 5

دوسرا حصہ... 11

تیسرا حصہ... 15

چوتھا حصہ.. 19

پانچواں حصہ... 23

چھٹہ حصہ.. 28

ساتواں اور آخری حصہ.. 36

کچھ اہم نقات لکھاریوں کیلئے...................................... 40

ہم نے قوم کو خودساختہ مفادپرست لیڈران سے........................ 46

مقبوضہ قوم میں جہالت اور انتہاپسندی.. 51

پشتون وطن میں قومی لاشعوری.......................... 54

ذیادہ سوالات پشتون وسائل کے حوالے... 60

اہم بات یہ ہے کہ ہم نے قدرت کے قانون................................... 65

دو قومی نظریہ.................................. 69

عارف وزیر، ارمان اور.. 73

نظریہ پرستی اور شخصیت پرستی.......... 77

جاہل پٹھان.. 81

سوالات، اعتراضات اور الزامات

پہلا حصہ.. 87

دوسرا حصہ 100

تیسرا حصہ 104

چوتھا حصہ 109

پانچواں حصہ 114

حصہ چھ : 121

ساتواں حصہ 125

آٹھواں حصہ 130

نواں حصہ 136

دسواں حصہ 140

پشتون تحفظ موومنٹ کیا ہے اور کیوں وجود میں آئی ؟؟؟

حصہ اول.. 145

حصہ دوم 148

پشتون تحفظ موومنٹ کا ایجنڈا کیا ہے... 153

پشاور کے پہلے جلسے.. 157

کچھ لوگ بار بار تکرار اور اعتراض کرتے... 162

موجودہ حالات میں پشتون تحفظ موومنٹ کیا کریگی............................... 164

کوئی بھی مذہب کسی انسان کے استحصال کا درس نہیں دیتا مگر.......................... 168

کیا موجودہ حالات واقعی قوم پرستوں اور مولویوں کی کھینچا تانی کا نتیجہ ہیں............. 176

قوم پرست اور ملا ایک دوسرے کے خلاف کیوں ہیں..................................... 181

ماسٹر صاحب کےسوالات.. 187

آزادی کیا ہے اور سامراج کن طریقوں سے ایک مقبوضہ قوم کو آزادی سے دور رکھتی ہے اور کیسے ایک قوم کو نظریاتی غلام بناتی ہے۔۔۔

یہ تحریر سلسلہ وار ہے اس کو کئی حصوں میں آپ سب کیساتھ شریک کرونگا۔۔

پہلا حصہ اور شروعات :

میں اپنی سینکڑوں تحاریر میں تفصیل کیساتھ واضح کرچکا ہوں کہ سامراج کیا ہوتا ہے، کیسے بنتا ہے اور اس کو برقرار رکھنے کیلئے فاشزم اور استحمار کے ذریعے کیسے کیسے طریقے اور حربے آزماتا ہے مگر اس موضوع پر میں جتنا بھی لکھتا ہوں مجھے کم محسوس ہوتا ہے کیونکہ چاہتا ہوں کہ اپنی قوم کو سامراج، فاشزم اور استحمار کے ہر پہلو اور ہر نقطے سے بروقت آگاہ کردوں۔۔۔

ہم ایک ایسے نازک دور میں داخل ہوچکے ہیں کہ اگر اس وقت ہم نے سامراج کے مظالم اور چالوں کا جواب نہ دیا، ہم نے اس سامراج کی چالوں کیخلاف آواز نہ اٹھائی، ہم اس وقت سامراج کے اس سونامی کی لہر کے سامنے بند نہ باندھا تو یہ قوم اس لہر میں بہ جائیگی اور پھر یہ قوم وہاں جاکر رکیگی جہاں یہ لہر اس قوم کو روکنا چاہیگی۔۔۔ اگر ہم نے اس لہر کے سامنے بند نہ باندھا تو یہ قوم سامراج کے رحم و کرم پر ہوگی اور پھر سامراج اپنی مرضی کیمطابق جو چاہے ختم کردے اور جسے چاہے چھوڑ دے۔۔۔ مختصر الفاظ میں اگر ہم نے بروقت قوم کو خبردار کرکے اس لہر کو نہ روکا تو یہ لہر اس قوم کے انسانوں کو کہی اور اس کی پہچان کو کہی اور، اس قوم کے دماغوں کو کہی اور اس کی سوچ کو کہی اور لیجاکر ان سب کا آپس میں رابطہ ختم کردیگی اس قوم کو ایک کٹھ پتلی بنادیگی اور پھر یہ قوم بے حس ہوکر اس سامراج کی انگلیوں پر ناچیگی اور جب ایک قوم

کٹھ پتلی بن کر سامراج کے اشاروں پر ناچنے لگتی ہے تب سامراج کی تکمیل ہوتی ہے اور قوم کی ذلالت کا بدترین دور شروع ہوتا ہے جس کا ایک چھوٹا نمونہ ہم دیکھ چکے ہیں---

جب سامراج کی تکمیل ہوتی ہے تو مقبوضہ قوم اس بے بس عورت جیسی ہوجاتی ہے جس کے پاس بے حس و حرکت اسے کچھ لمحوں کیلئے خریدنے والے مرد کے سامنے بے لباس ہونے کے علاوہ کوئی چارہ نہیں ہوتا---

جملہ سخت ہے مگر یہی حقیقت ہے---

یہ وقت اس قوم کی فناء اور بقاء کا فیصلہ کرنے جارہا ہے لہذا میں چاہتا ہوں کہ اپنے الفاظ کے ذریعے اس قوم کی آنکھیں اور کان بن جاوں اور اپنی قوم کو اس قابل بنادوں کہ وہ سامراج کی ہر حرکت کو دیکھ اور سن سکے--- میری نظر میں جتنے پہلوں آئینگے ان سب سے آپ سب کو اس سلسلہ وار تحریر میں آگاہ کرونگا---

آزادی کیا ہے ؟؟؟

ہمارے ہاں چونکہ غلامی چور دروازے سے داخل ہوکر قوم کو خبردار کیئے بغیر ذہنوں پر قبضے کرچکی ہے اور قوم کی نظر میں آزادی کے مفہوم و مطلب کو ہی بدل دیا ہے اسلیئے یہ قوم بھول چکی ہے کہ آزادی کیا ہوتی ہے، آزادی کسے کہتے ہیں اور کون ذیادہ آزاد اور باغیرت ہے---

یہاں صرف امن اور کھلے عام چلنے پھرنے کو آزادی کہا جانے لگا ہے یہ سوچے بغیر کہ تسلیم شدہ غلاموں کی بستی سے ذیادہ امن کہی پر نہیں ہوتا، یہ سوچے بغیر کہ حصار اندر رہتے ہوئے آزادی سے گھومنے پھرنے کی اجازت تو قیدیوں کو بھی ہوتی پھر یہ خود کو کیسے آزاد کہ سکتے ہیں---

میں خدا کو گواہ مان کر کہتا ہوں کہ پشتونخوا کے قبائلی علاقے سے ذیادہ آزادی جیل میں تھی بس قبائلی علاقے کا رقبہ ذیادہ اور جیل کا رقبہ کم ہے---

میں اس بات کا ذکر پہلے کر چکا ہوں کہ پشاور میں ٹیکسی میں سفر کے دوران اسی ٹیکسی میں بیٹھا ایک شخص بہت اچھل اچھل کر کہ رہا تھا کہ ہم کشمیر کو آزاد کروائینگے ہم فلسطین کو آزاد کروائینگے ہم انڈیا کو تباہ کردینگے وغیرہ وغیرہ--- میں نے پیچھے مڑ کر اس سے کہا کہ مشرہ پہلے خود تو آزاد ہوجاو پھر دوسروں کو آزاد کروانا تو اس نے کہا کہ میں تو آزاد ہوں--- میں پوچھا وہ کیسے ؟؟؟

تو محترم نے جواب دیا کہ میں امن سے رہتا ہوں، آزادی سے گھوم پھر سکتا ہوں اور آزادی کیا ہوتی ہے ؟؟؟

اس جواب نے مجھے کئی دن تک افسوس میں مبتلاء کیئے رکھا کہ میری قوم غلامی میں اس قدر ڈوب چکی ہے کہ آزادی کا مطلب ہی بھول گئی ہے---

آزادی اگر امن کیساتھ چلنے پھرنے کا نام ہے تو پھر ہر تسلیم شدہ غلام اصل میں آزاد ہے اور ہر آزادی کیلئے لڑنے والا اصل میں غلام ہے مگر ایسا نہیں ہے---

کشمیر اور فلسطین والے بدامنی میں بھی پشتونخوا سے ذیادہ آزاد ہیں اور باغیرت ہیں--- ایک قوم کو صرف اس کے امن کیساتھ چلنے پھرنے کو آزاد نہیں کہا جاسکتا بلکہ قوم آزاد تب کہلاتی ہے جب وہ اپنی ذمین پر اپنی خودمختاری اور اپنی پہچان کیساتھ رہے--- ایک قوم تب آزاد کہلاتی ہے جب وہ اپنی شناخت اپنی زبان اور اپنی قومیت سے کروائے، جب اس کے تعارف سے سامنے والے کو پتہ

چل جائے کہ یہ کس وطن کا مالک ہے، ایک قوم تب آزاد کہلاتی ہے جب اس کے شناختی دستاویز اس کی اپنی زبان میں ہو۔۔۔

اس وقت پشتون اپنی شناخت پرائی زبان میں کرواتے ہیں، پشتون کی جیب میں اس کی شناختی دستاویز پرائی زبان میں ہے، پشتون کی کرنسی پر غیر قائد کی تصویر ہے، پشتون غیر شاعر کو اپنے ساتھ منصوب کرتے ہیں، پشتون غیر اور لشکری زبان کو اپنا قومی زبان کہتے ہیں، پشتون غیروطن کے شہر کو اپنا دارالحکومت کہتے ہیں، پشتون کے وسائل کی تقسیم غیر کے شہر میں ہوتی ہے اور پشتون کے ہی وسائل میں سے پشتون کو بمشکل 10% ملتا ہے، پشتون کی تجارت کا حساب غیر وطن کے شہر میں ہوتا ہے، پشتون اپنے دفاع کیلئے غیر شہر ، غیر قوم کے غیر سپہ سالار کے محتاج ہیں۔۔۔

کیا کسی نے غور کیا ہے کہ کشمیر اور فلسطین میں جنگ کیوں ہے ؟؟؟

کشمیر میں جنگ ہے تو اس وجہ سے ہے کہ کشمیری کشمیر میں کشمیری کی حکمرانی چاہتے ہیں وہ کشمیر کو کسی کے حوالے کرنے کیلئے تیار نہیں ہیں، فلسطین میں جنگ ہے تو اسلیئے ہے کیونکہ فلسطینی اپنی زمین کسی غیر کو دینے پر آمادہ نہیں ہیں تو اب اس صورتحال میں میری قوم ذرا اپنے گریبان میں دیکھ کر بتائے کہ تمھارے ہاں کشمیر اور فلسطین طرز کی جنگ کیوں نہیں ہے ؟؟؟ ذرا غور کریں کہ کشمیر اور فلسطین ذیادہ آزاد ہیں یا آپ ؟؟؟ وہ کشمیری اور فلسطینی ذیادہ غیرت مند ہیں جو مرتے بھی ہیں تو دنیا کہتی ہے کہ کشمیری اور فلسطینی مارے گئے یا آپ جو ذندہ ہوتے ہوئے بھی گمنام ہو ؟؟؟

میری نظر میں آزاد اقوام کشمیری اور فلسطینی ہیں ناکہ ہم۔۔۔ ایک آزاد قوم اپنے بچوں کو بھی قوم کی بقاء کیلئے میدان میں اتارتی ہے اور غلام قوم اپنی نسلوں کو اغیار کی شناخت کیساتھ پالتی ہے اور اسے اغیار کی فرمانبرداری کا درس دیتی ہے۔۔۔

اب بتائیں آزاد کون اور غلام کون ؟؟؟

ہمارے مطمئین غلام آزاد فلسطینیوں اور کشمیریوں کیساتھ ہمدردی کرکے کہتے ہیں کہ ان کے جوان مارے گئے، بچے مارے گئے وغیرہ وغیرہ مگر اصل میں ہمدردی کے لائق اور قابل ترس کشمیری اور فلسطینی نہیں بلکہ یہ لوگ ہیں جو آزادی کی اہمیت سے ناواقف ہیں اور خود تو ذندہ رہنے کیلئے غلامی کو ترجیح دیتے ہیں مگر دوسروں کو بھی یہی درس دیتے ہیں۔۔۔

یاد رکھیں آزادی کے بدلے تحفظ خریدنے والوں کو نہ آزادی ملتی ہے اور نہ ہی تحفظ۔۔

آزاد قوم وہ کہلاتی ہے جو اپنی اکثریت کے بل پر حکمرانی کرے نہ کہ کسی دوسری قوم کی اکثریت تلے دب جائے اور حکمران کے چناو کیلئے دوسری قوم کیطرف دیکھتی رہے۔۔۔ ایک آزاد قوم اپنی تاریخ کو ذندہ رکھتی ہے اور اپنے بچوں کو اپنے آباء و اجداد کی تاریخ سکھاتی ہے نہ کہ کسی غیر قائد اور شاعر کو ہیرو مان کر ان کی پیروی کرے۔۔۔

میں ایک بات واضح کردوں کہ میں اپنی قوم کو حقیقت بتارہا ہوں اور حقیقت یہ ہے کہ میری قوم غلام ہے۔۔۔ جب تک کسی غلام قوم کو یہ احساس نہ دلایا جائے کہ وہ غلام ہے تب تک وہ قوم آزادی کیلئے نہیں اٹھیگی۔۔۔ ایک قوم آزادی کیلئے تب جستجو کرتی ہے جب اسے احساس ہو کہ وہ غلام ہے اور ہم اپنی قوم کو یہ احساس دلارہے ہیں جبکہ سامراج اس قوم کو مختلف نعروں اور جملوں کے ذریعے اس احساس سے دور رکھنا چاہتا ہے۔۔۔

اب یہاں پر کچھ اسی قسم کے امن اور کھلے عام چلنے پھرنے سے مطمئین کچھ خودساختہ آزاد کہینگے کہ شیراز نسلی یا قومی تعصب کا شکار ہے، یہ اب کہینگے کہ شیراز متعصب ہے تو ان کیلئے اتنا کہونگا کہ جس قوم میں قوم پرستی نہیں ہوتی، جس قوم میں تعصب نہیں ہوتا تاریخ اس قوم کو بوجھ سمجھ کر گرادیتی ہے اور پیچھے چھوڑ دیتی ہے۔ ایک قوم تب ہی ذندہ رہ سکتی ہے

جب وہ اپنی قوم، اپنے قومی جعرافیئے اور اپنی جداگانہ حیثیت سے واقف ہو اور اس بنیاد پر اپنی شناخت کیساتھ دنیا میں اپنا الگ مقام پیدا کرنے کی جستجو کرے اور اپنے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے اور اپنی نسل خالص رکھے---

حالیہ دو مثالیں آپ سب کے سامنے ہیں ایک پشتون جو اپنی شناخت، اپنی تاریخی حیثیت سے دستبردار ہوگئے اور اپنے وطن کا دفاع اور ختیار اغیار کے ہاتھ میں دے دیا تو اپنے گھر میں بھی اپنی حفاظت نہ کرپائے اور تاریخی رسوائی کا سامنا کیا اور دوسری طرف ایران کہ جس نے باہر جاکر خود کو سپرپاور کہلانے والے ملک کو دندان شکن جواب دیا---

بہت ہی جذباتی غلام اور اسلام کے نام پر لوگوں کو بیوقوف بنانے والے سامراج کے سرکاری دانشوروں نے کہا ہوگا کہ ایران کے مسلمانوں نے امریکہ کو ڈرایا مگر نہیں جناب--- ایران کے مسلمانوں نے نہیں بلکہ ایران کے ایرانیوں نے امریکہ کو ڈرایا ورنہ مسلمان تو پوری دنیا میں امریکہ کے غلام ہیں اور اگر آپ کہتے ہیں کہ ایرانی مسلمان ذیادہ سخت ہیں تو پھر مان لیں کہ قومی اور جداگانہ حیثیت کا تصور ایک حقیقت ہے---

ایران اپنے اصل شناخت کیساتھ اپنی خودمختاری اور اپنی تاریخ کیساتھ موجود ہے اسی لیئے ایرانی جانتے ہیں کہ ایران کے آباء نے ایران اور مغرب کے آباء نے ان کو بتارکھا ہے کہ ایران نے کبھی مغربی حملہ آوروں کے سامنے سر نہیں جھکایا اور دوسری طرف جب پشتونوں نے احمد شاہ، میروئس نیکہ، امان اللہ کیبجائے غیر کو اپنا قائد اور ہیرو مانا، اپنے خوشحال کو چھوڑ کر غیر کے افکار اپنائے، اپنا دفاع غیر کے ہاتھ میں دیا، جب اپنی ہزاروں سال کی تاریخ بھول کر چند دہائیوں کی تاریخ کو اپنی تاریخ قرار دیا تو پشتونوں کو اپنی بقاء کے لالے پڑگئے---

کیا اب بھی کسی کو سمجھ نہیں آتی کہ قومیت، قومی تاریخ، قومی خودمختاری اور اپنی شناخت کیساتھ اپنی حکمرانی کی کیا اہمیت ہوتی ہے ؟؟؟

اگلے حصے میں سامراج کی چالوں، فاشزم اور ستحمار کے حوالے سے تفصیل ہوگی کہ سامراج کن طریقوں سے ایک قوم کو ذہنی غلام بناتا ہے اور غلامی کیسے چور دروازے قوم کے ذہنوں میں داخل ہوتی ہے---

سامراج کن طریقوں سے ایک قوم کو ذہنی غلام بناتی ہے ؟؟؟

دوسرا حصہ :

مطالعوں کے نتائج سے ثابت ہے کہ سامراج کی خطرناک ترین، ناشناختہ ترین اور پوشیدہ ترین شکل اس کا ثقافتی اور فکری Imperialism ہے--- ثقافتی Imperialism پہلے مقبوضہ اقوام کی فکر، تعصب اور سوچ کو ختم کرتا ہے اور پھر ان اقوام میں اپنا نفوذ کرنے اور اپنی بنیادوں کو مستحکم کرنے کے بعد اقتصادی اور فوجی یلغار کرتا ہے۔ ثقافتی Imperialism ہی اصل میں سامراج کی فوجی چڑھائی کرنے کے ذریعے مکمل قبضے کی راہ ہموار کرتا ہے---

حالیہ مثال اگر ہم اپنے پشتون وطن کی اٹھا کر دیکھیں تو بہت کچھ واضح ہوجائیگا اور سامراجی نظریات اور طریقہ کار کو سمجھنے میں بہت آسانی ہوجائیگی--- سامراج کے بننے کے ایک سال کے اندر اندر 1948 میں پشتون سیاست کیخلاف بڑا آپریشن اور پشتون وطن کو سیاسی طور پر یتیم کرکے فکری طور پر کھوکھلا کرنے کی کوشش، پھر چار سال کے اندر 1952 میں پشتون میڈیا

یعنی پشتون اخبارات اور رسائل کیخلاف بڑا آپریشن اور ان پر پابندیاں لگاکر پشتون کے فکری پرچار اور ذہن سازی کو روکنا اسی لیئے تھا کہ سامراج پشتون وطن میں اپنی نظریات اور اپنی سوچ کا نفوذ کرے اور اس کو کوئی روکنے والا نہ ہو اور یہ سب ہر دور میں کیا گیا جیسے نیپ کیخلاف آپریشن، پشتون سیاسی رہنماوں کیخلاف کاروائیاں اور پشتون حکومتوں کے ادوار میں حالات کا انتہائی نامساعد ہونا اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے جو پشتون وطن میں پراکسی جنگوں کی شکل میں اور پھر ان پراکسی جنگوں کے ذریعے مکمل فوجی قبضے کی صورت میں وقوع پزیر ہوا۔۔۔

سامراج کی یہ بھی کوشش ہوتی ہے کہ وہ مغلوب اقوام کو ان کی اپنی تاریخ، ثقافت اور علوم سے بیگانہ کردے تاکہ وہ اندر سے کھوکھلے، خالی ہوجائیں اور اپنی ہر چیز سے نفور ہوجائیں اور اس طرح وہ سامراج کی ثقافت، تہزیب اور تمدن کو اپنانے کیلئے نہ صرف تیار ہوجائیں بلکہ اپنے آپ کو سامراج کے رنگ میں رنگنے کو ہی قابل فخر جانیں۔۔۔

اس کی مثال بھی پشتون قوم کے موجودہ حالات ہی ہیں۔۔۔

اس وقت سامراج نے ثقافتی یلغار کے ذریعے پشتون قوم کو اس قدر اپنی رسیوں میں جکڑ رکھا ہے کہ آج خیبر پشتونخوا کی اکثر عوام اپنی نسل سے ہی منکر ہوچکی ہے اور اغیار سامراج کی تاریخ کو اپنی تاریخ، سامراج کے ادیبوں کو اپنا ادیب اور سامراج کے قائدین کو اپنا قائد مان کر ان کی پیروی کرتے ہیں جبکہ اپنے ادب، اپنی تاریخ، اپنے قائدین سے بے خبر اپنی ہی قوم کیلئے وہی جذبات رکھتے ہیں اور انہی جملوں اور الفاظ کا استعمال کرتے ہیں جو سامراج چاہتا ہے۔۔۔ اس کی بڑی مثال اور ایک المیہ یہ ہے کہ سامراج تو افغانستان کے افراد کو مہاجر کہتا ہے مگر پشتونخوا

کے لوگ بھی انہیں مہاجر کہتے ہیں (یہاں مہاجر اور ہجرت کا مطلب سامراجی معنوں میں ہیں یعنی غیر وطن سے آئے ہوئے غیر لوگ) یہ جانے بغیر کہ پشتونخوا ہر پشتون کی ملکیت ہے چاہے وہ کابل کا ہو یا پشاور کا اسلیئے یہاں کوئی پشتون مہاجر نہیں ہے چاہے وہ کابل کا ہی کیوں نہ ہو جبکہ لاہور میں ہر پشتون مہاجر ہے چاہے وہ پشاور کا ہی کیوں نہ ہو مگر یہاں معاملہ الٹا ہے۔ یہاں پشتونوں کے آبائی وطن پشاور میں کابل کا پشتون مہاجر جبکہ لاہور کا پنجابی مالک کی حیثیت سے رہتے ہیں---

آپ سب غور کریں تو واضح طور پر نظر آجائیگا کہ آج پشتون قوم سامراج کے نمائندوں کو اپنا ہیرو مان کر ان پر فخر کرتی ہے، سامراجی ثقافت کو اپنانے پر فخر محسوس کرتی ہے، آج پشتون قوم اغیار کی زبان پر فخر کرتی ہے، اغیار کی شناخت اپنا کر اس پر فخر کرتی ہے--آج کوئی کہے کہ پنجاب میرا بھائی ہے تو اس کی واہ واہ ہوتی ہے مگر کسی نے کہ دیا کہ افغان میرا سگا بھائی ہے تو اس کو دھتکارا جاتا ہے---

سامراج اسلیئے مقبوضہ اقوام کو اپنی ثقافت، تہذیب و تمدن اور تاریخ سے بیگانہ کرتی ہے تاکہ وہ اندر سے خالی ہوکر ایک خالی برتن کی مانند ہوجائے-- پھر اس خالی برتن میں جو بھی ڈالا جائیگا وہ اس کو قبول کرنے کیلئے تیار ہوگا لہذا اگر مقبوضہ قوم اپنی ثقافت، تاریخ اور اپنی اصلیت سے خالی ہوگی تو وہ سامراج کے تولید کردہ اشیاء اور نظریات اور افکار کی بہترین مصرف کننده ہوگی اس طرح وہ وہی کچھ سوچینگے اور کرینگے جو کچھ سامراج چاہیگی اور اس طرح وہ قوم سامراج کے سامنے سامراج کے مقاصد کی برآوری کرنے والی درجہ دوم کی نسل بن کر رہ جائیگی--

اب اس بات کی مثال تو بالا تحریر میں موجود ہے کہ مقبوضہ قوم سامراج کی نظریات قبول کرکے کس طرح اس کی پیروی کرتی ہے مگر یہاں درجہ دوم کے شہری ہونے کی بات بھی ہے---

اب درجہ دوم کے شہری کیسے ہوتے ہیں اس کیلئے بھی پشتونخوا کی مثال دونگا--

درجہ دوم کے شھری تو پشتون وہی پر ثابت ہوجاتے ہیں کہ جب پشتون سامراج کی تاریخ، سامراج کے ادب اور سامراج کے قائدین کی پیروی کرتے ہیں تو ان کیساتھ سامراج کا روئیہ تھوڑا نرم ہوتا ہے مگر جیسے ہی کوئی پشتون اپنے آباء کی بات کرتا ہے، اپنے رہنماوں کی بات کرتا ہے تو سامراج اس کو نفرت اور حقارت کی نظر سے دیکھتا ہے یعنی سامراج کی نظر میں پشتون صرف تب قابل قبول ہے جب وہ سامراج کی غلامی کرے اور اگر غلامی سے انکار کرے تو وہ واجب القتل ہے اور یوں پشتون دونوں صورتوں میں درجہ دوم کے شھری بن جاتے ہیں غلام کی شکل میں بھی اور اس احساس کیساتھ بھی کہ اپنی قوم کی بات کی تو مار دیا جاونگا اور یہاں اگر واضح مثال دوں تو ایک طرف حماد صافی جیسے لوگ جن کی کوئی کارکردگی نہیں ہے سوائے اس کے کہ وہ سامراجی تاریخ کا پرچار کرتے ہیں جبکہ دوسری طرف میں خود جس نے صرف پشتون ثقافت اور تاریخ کا پرچار کرنے پر سامراج کی قید میں عرصہ گزار دیا-- یہاں کوئی بھی جناح یا اقبال کیخلاف بات کرے تو اس کیخلاف پوری ریاست حرکت میں آتی ہے مگر یہی پر پشتون رہنماوں جیسے غفار خان بابا، صمد خان بانا، ولی خان بابا، غنی خان بابا، فقیر ایپی بابا، صنوبر حسین مهمند بابا اور حالیہ منظور احمد پشتین کیخلاف انتہائی حد تک مغلظات کہی جاتی ہیں ان کیخلاف مغلظات سے سرکاری لائبریریاں بھری پڑی ہیں اور سامراج ان پشتون مشران کو گالی دینے والے کی نہ صرف تعریف کرتا ہے بلکہ اس کو حفاظت بھی فراہم کرتا ہے--

اور اس طرح پشتون قوم یہاں درجہ دوم کی نسل بن کر رہ گئی ہے کہ جن کی اپنی کوئی حیثیت اور عزت نہیں ہے--

سامراج کن طریقوں سے قوم کو غلام بناتی ہے ؟؟؟

تیسرا حصہ :

سامراجی حربوں اور چالوں سے متعلق جامع علم سے واضح ہوتا ہے کہ سامراج کے کئی حربوں میں سے ایک حربہ ایک قوم کی سرزمین پر قبضہ کرکے اس قوم کو مہذب طریقے سے لوٹنا ہوتا ہے--- سامراج مقبوضہ قوم کی خام پیداوار کو اپنے ملک میں لیجاکر اس سے اشیاء تیار کرکے دوبارہ واپس لاکر مہنگے داموں فروخت کرتا ہے اور مقبوضہ قوم کو اپنی ہی پیدا کردہ اشیاء کا صارف بناکر دوہرا منافع کماتا ہے--- علاوہ ازیں سامراج یہ بھی کوشش کرتا ہے کہ اپنی تہزیب و ثقافت کو مقبوضہ قوم میں فروخت کیا جائے اور اسے پھیلایا جائے تاکہ مقبوضہ قوم سامراجی تہذیب و ثقافت کو آسانی کیساتھ قبول کرسکیں--- مقبوضہ قوم کو یہ باور کرایا جائے کہ وہ کھوکھلے اور بے وقعت ہے کیونکہ جب انہیں اپنے کھوکھلے، بے وقعت اور درجہ دوم کی نسل ہونے کا یقین ہوجائیگا تو وہ خود بخود بغیر ترغیب و تحریص کے سامراج کی ثقافت، تحذیب و تمدن اور سامراجی افکار کے گرویدہ ہوجائینگے اور ان کو اپنائینگے---

یہاں تین چیزوں کا ذکر ہے---

1 : خام مال کو اپنے وطن لیجاکر پھر سے اصل مالک کے ہاتھ بیچنا---

2 : سامراجی تہذیب و تمدن کو مقبوضہ قوم میں فروخت کرنا---

3 : مقبوضہ قوم کی نظر میں اپنے آپ کو بے وقعت بنانا---

اب آپ سب کے سامنے ہے اور اس پر میں کچھ پہلے کافی تفصیل بھی شائع کرچکا ہوں کہ سامراج پشتونوں کو کس طرح لوٹ کر کھا رہا ہے---

فرانس اور برطانیہ میں جب انڈسٹریل ریوولوشن آیا تھا تو ان کے پاس اپنا خام مال نہیں تھا۔۔۔ تو انہوں نے خام مال کیلئے افریقہ پر حملہ کیا اور وہاں سے معدنیات نکال کر اپنے ہاں کارخانوں میں بنانا شروع کردیا اور پھر انہی کو مہنگے داموں بیچا۔۔۔

اسی طرح موجودہ سامراج کے پاس بھی اپنا کچھ نہیں ہے مگر ہر بڑی انڈسٹری وہاں موجود ہے تو پھر سوال بنتا ہے کہ ان کی ان انڈسٹریز میں خام مال کہاں سے آتا ہے اور ان کے ہاں پیداوار کیسے ہوتی ہے ؟؟؟

سب سے بنیادی چیز یہاں پانی ہے جو پشتون وطن میں بیش بہاء ہے اور یہی سے تمام پانی جاتا ہے جس کو استعمال میں لاکر سامراج اپنی زمینوں کو آباد رکھ پارہا ہے۔۔۔

اس کیبعد انڈسٹری چلانے کیلئے بنیادی چیز بجلی ہے اور بجلی کہاں سے جاتی ہے یہ بھی سب کو علم ہے۔۔۔ بجلی بنتی پشتونخوا میں ہے، ڈیم تمام پشتونخوا میں ہیں، پانی کا بڑا ذریعہ پشتونخوا ہے مگر پشتونخوا کو کتنی بجلی دینی ہے اور کس قیمت پر دینی ہے اس کا فیصلہ لاہور میں ہوتا ہے۔۔۔

اس وقت اعداد و شمار کیمطابق پشتونخوا اپنی ضرورت سے ذیادہ بجلی بناتا ہے مگر پشتونوں کو اپنی ہی بجلی کا 10% بمشکل مل رہا ہے۔۔۔

اسی طرح آپ گیس کو دیکھیں تو جناب گیس پشتونخوا میں نکلتی ہے مگر اس کی ریفائنریز فیصل آباد میں ہیں اور وہاں سے فیصلہ ہوتا ہے کہ پشتونخوا کو کتنا اور کس قیمت پر دینا ہے۔۔۔

یہی صورتحال زمین کے اوپر کے خزانوں یعنی میوہ جات کی ہے جو پشتونخوا میں اگتے ہیں مگر اس کی منڈیاں لاہور میں لگتی ہیں اور لاہور میں فیصلہ ہوتا ہے کہ پشتونخوا کا اپنا میوہ اس کو کتنی قیمت پر ملنا ہے۔۔۔

یہی حال دیگر تمام خام مال کا ہے جو پشتونخوا سے نکلتا ہے مگر پشتونخوا میں پنجاب کے مقابلے میں 20% انڈسٹری بھی نہیں ہے--- پشتونخوا محظ ایک فوجی چھاونی بن کر رہ گیا ہے جبکہ پنجاب دنیا کے ساتھ کاندھے سے کاندھا ملا کر چل رہا ہے--- پشتونخوا کی وہ سرزمین جو ان خزانوں کا گڑھ ہے وہاں ایمبولینس سروس تک نہیں جب کہ پنجاب میں جدید میٹرو سسٹم چل رہا ہے یہ ایک چھوٹی مثال ہے---

پھر اگر تجارت کیطرف آئیں تو پشتونوں کی تجارت کو اس قدر مشکل کردیا گیا ہے کہ پشتونوں کو چند کلومیٹر قریب افغانستان کی منڈیوں کی بجائے سینکڑوں کلومیٹر دور لاہور بھیجا جاتا ہے---

اب دوسری بات سامراج اپنی تہذیب و تمدن مقبوضہ قوم میں فروخت کرتا ہے تو جناب اس طرف ہمارے 95% لوگ شائد غور ہی نہیں کرتے کہ پشتونوں کی اپنی روایات کے مقابلے میں سامراجی روایات کتنی مضبوط ہوچکی ہیں---

سب سے بنیادی چیز یہاں فلم انڈسٹری اور میڈیا کے ذریعے سامراجی تہذیب و تمدن کو اتنا Glorify کردیا گیا ہے کہ پشتون ان کی تہذیب کو اپناتے ہوئے فخر محسوس کرتے ہیں---

آپ نے شادیوں میں دیکھا ہوگا اور دیکھ بھی رہے ہیں کہ ہماری شادیوں میں پشتون لباس کی جگہ سامراج کی شیروانیوں اور غرارا شرارا نے لے لی ہے، اب پشتون گنڑ خت کو "د ماجرو جامي" مہاجروں کا لباس کہا جاتا ہے اور سامراجی غرارا شرارا کو فخر کیساتھ پہنا جاتا ہے، اب پشتون مردوں کے ثقافتی لباس کو تبلیغیوں کا لباس کہا جاتا ہے اور سامراجی طرز کی کمیز فخر سے پہنی جاتی ہے، ہمارے ہاں سامراجی لباس کو بطور فیشن پہنا جانے لگا ہے، یہاں کی شادیاں ہجروں سے شادی ہالوں میں ایسے شفٹ ہوگئی ہیں، ہجرہ سسٹم سکڑ کر بیٹھک تک آگیا ہے، جرگہ سسٹم کو فرسودہ کہ کر دھتکارا جارہا ہے، ہمارے ہاں اردو زبان خریدی جاتی ہے یقین نہیں تو اردو اخبار کے مقابلے میں پشتو اخبار شائع کرکے دیکھ لیں، پشتو اور اردو کتب کی خرید کا موازنہ کرکے

دیکھ لیں، یہاں کا معاشرتی نظام سامراجی نظام کے نقش قدم پر چل نکلا ہے جس کی بڑی واضح مثال "زان زانی" ہے یعنی غیر معاشرتی یا انفرادی ذندگی---

بہت باریک بینی سے دیکھیں تو ہم خود ہر میدان میں سامراجی تمدن کے صارف ہیں---

صرف یہی نہیں یہاں سامراجی ادب کو شوق کیساتھ پڑھا جاتا ہے، سامراجی رہنماوں کو اپنا رہنماء کہا جاتا ہے اور ان کی پیروی کی جاتی ہے---

یہ بہت مختصر مثال تھی---

تیسری بات کہی گئی ہے کہ مقبوضہ قوم کو اس کی نظر میں بے وقعت کردیا جاتا ہے---

یہ تو بہت ہی واضح ہے اور سب کے سامنے ہورہا ہے--- آج ہم اپنے وطن کی بات کرتے ہیں تو ہمارے ہی پشتون ہمارے ان قومیت، اتحاد اور خودمختاری کے نعروں کو فرسودہ کہتے ہیں اور کچھ تو کہتے ہیں کہ ہم مردہ گھوڑے کو ذندہ کرنے کی کوشش کررہے ہیں اور ان میں سرفہرست جناب پروفیسر اختر خان صاحب، مجید داوڑ وغیرہ ہیں میں واضح نام لونگا تاکہ قوم کو سمجھ آسکے کہ میں کیا کہ رہا ہوں--- میری قوم کیوجہ سے سامراج آج قائم ہے مگر اس قوم کو اسی کی نظر میں اتنا بے وقعت کردیا گیا ہے کہ آج سرعام کہا جاتا ہے کہ پنجاب مجھے روزگار دیتا ہے، پنجاب کی انڈسٹری مجھے ملازمت دیتی ہے، پنجاب کے سرکاری ادارے مجھے تنخواہ دیتے ہیں اسلیئے ہم پنجاب سے الگ نہیں رہ سکتے یہ سوچے بغیر کہ جس انڈسٹری میں ملازمت دیکر پنجاب اس پر احسان جتاتا ہے وہ انڈسٹری اس ملازم کے وطن کی بجلی اور خام مال سے چلتی ہے---

آج اس قوم کی اپنی نظریات کو اتنا بے وقعت کردیا گیا ہے کہ اس قوم کے افراد خود ڈنکے کی چوٹ پر کہتے ہیں کہ سامراج سے علیحدگی کفر ہے اور سامراج سے علیحدگی بات کرنے والا کافر ہے یعنی ایک قوم کی نظر میں اسے اتنا بے وقعت کردیا گیا ہے کہ وہ قوم خود اپنے آپ کو

نظریاتی، جسمانی اور جعرافیائی طور اپاہج اور معذور اور کمتر سمجھتی ہے اور آزادی کو اپنے لیئے خطرناک سمجھتی ہے اتنا خطرناک کہ آزادی کو کفر کہتی ہے---

آپ سب نے اکثر سنا ہوگا یہ جملہ کہ "پاکستان نہ رہا تو ہم بھی نہیں رہینگے پاکستان ہے تو ہم ہیں" اور اس سے ذیادہ واضح مثال ہو ہی نہیں سکتی کہ یہ قوم خود کو کس قدر بے وقعت تسلیم کرتی ہے---

اور یوں یہ قوم سامراج کی غلامی کو خود کیلئے نعمت کہ کر سامراج کی زبان، پہچان، تہذیب و تمدن و تاریخ اپنانے کیلئے ہمہ وقت تیار ہے---

اس تحریر کے آخری حصے میں پشتون قوم کی اقتصادی کمزوری کی وجوہات اور اس کا حل بھی ہے لہذا تحمل کیساتھ پڑھیئے---

سامراج ایک قوم کو کیسے غلام بناتی ہے ؟؟؟

چوتھا حصہ :

سرمایہ داری اور سامراجی رنگا رنگ کے نظریات بناتے ہیں--- وہ فرقہ وارانہ تعصب، قبائلی اور فسادی گروہوں کو پیدا کرتے ہیں--- وہ ورزشی حماقتوں کو توسیع دینے، مصرف پرستی، انفرادی اقتصاد اور خاندانی ذندگیوں میں حقیر مصرفیتوں کو پیدا کرکے مریض فنون، کھوکھلے فلسفوں، تھیٹر، سینماء، ریڈیو، ٹیلی ویژن کے ذریعے ایسے پراپیگنڈوں کو اس حد تک فروغ دیتے ہیں کہ سارے مخلص اور تعلیم یافتہ روشن خیال بھی ان حربوں سے متاثر ہوجاتے ہیں---

یہ تمام سامراجی نظریات ہیں جو صدیوں پہلے بنائی گئی جس کا واضح ثبوت تیسرے حصے میں فرانس اور برطانیہ کے سولویں صدیں کے انڈسٹریل ریولوشن کی مثال کی صورت میں دے چکا ہوں میں اپنی تحاریر میں ان نظریات کا پشتونوں کے آج کے حالات کیساتھ موازنہ کرکے اپنے موقف کو پیش کررہا ہوں کہ ہم اس وقت سامراج کے زیر اثر ہیں۔۔۔

سامراج فرقہ وارانہ تعصب اور قبائلی گروہوں کو پیدا کرتے ہیں جس کی بہت بڑی وجہ تقسیم بھی ہے مگر ایک اور وجہ بھی ہے۔۔۔ سامراج قوم کے اندر قبائلی اور تفرقاتی گروہ بناتا ہے جس کے ذریعے سامراج قوم کے قبائل کو آپس میں الجھا کر انہیں ایک قوم بننے نہیں دیتا اور اس وجہ سے قوم کا اجتماعی شعور ختم ہوجاتا ہے اور اجتماعی شعور ختم ہوجانے سے قوم میں ایک منظم سیاست نہیں رہتی اور یوں منظم سیاست ختم ہونے سے قوم منتشر رہ کر بے خبری میں سامراج کی غلامی کی دلدل میں دھنس جاتی ہے۔۔۔

آپ سب نے دیکھا ہوگا کہ جب پشتون قوم قبائل اور تفرقوں میں تقسیم تھی تو پشتون آپس میں ایک دوسرے سے بے خبر تھے اور سامراج انہیں بہت آسانی کیساتھ ہر طرف سے پچھاڑ رہا تھا معاشی، معاشرتی، جانی، مالی ہر طرح کا استحصال جاری تھا مگر قوم ایسی تقسیم تھی کہ کوئی آواز تک نہ اٹھاسکا۔۔۔ اب جب پشتون تحفظ موومنٹ بنی ہے تو سامراج کی چیخیں نکل رہی ہیں، سامراج بے چین ہے، سامراج چاہتا ہے کہ جلدی دے اس تحریک کو کسی بہانے ختم کا محدود کردے کیوں ؟؟؟

سامراج پشتون تحفظ موومنٹ کے وجود سے اتنا خطرہ کیوں محسوس کرتی ہے ؟؟؟ کیا پشتون تحفظ موومنٹ کے پاس ایٹم بم ہیں ؟؟؟ کیا پشتون تحفظ موومنٹ کے پاس جدید ہتھیار ہیں ؟؟؟ کیا پشتون تحفظ موومنٹ کے پاس کوئی بڑی منظم مسلح فوج ہے ؟؟؟

نہیں پشتون تحفظ موومنٹ ایک پرامن اور چندوں پر چلنے والی غریب تنظیم ہے مگر طاقتور ہے کیونکہ اس تنظیم نے پشتون قوم کو اکھٹا کیا ہے، اس تنظیم نے پشتون قوم کو فرقہ وارانہ اور قبائلی گروہ بندی سے نکال کر ایک صف میں کھڑا کردیا ہے، اس تنظیم نے پشتون قوم کو ٹولیوں سے نکال کر ایک لشکر بنا دیا ہے، اس تنظیم نے پشتون کو پشتون بنادیا ہے اور یہی اتحاد اس تنظیم کی سب سے بڑی طاقت اور سامراج کی سب سے بڑی کمزوری ہے۔۔۔

اب ایک تقسیم تو یہ بنتی ہے مگر ایک اور تقسیم سامراج اقوام کے مابین بھی بناتا ہے۔۔۔

انسانی فطرت یہ بھی ہے کہ اگر ان کو ایک دوسرے کیساتھ گھل ملنے کیلئے چھوڑ دیا جائے اور ان کے مابین کوئی پراپیگنڈا نہ بنایا جائے تو یہ آپس میں گھل مل جاتے ہیں اور ایک دوسرے کے قریبی ساتھی بن جاتے ہیں اور اسی سب کو سامراج نہیں ہونے دیتا۔۔

یہاں عام پنجابی اور پشتون کے مابین نفرت کی حد تک اختلافات کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ سامراجی سرمایہ دار نظام کو اس طریقے سے چلارہے ہیں کہ ان دو اقوام کے مابین ہمیشہ اختلاف رہے ایک کو کمتر بناکر اور دوسرے کو برتر کہ کر اور خود کو برتر کا نمائندہ بناکر ان دونوں کے درمیان نفرت کو فطری حساب سے پروان چڑھایا جاتا ہے اور اس کیوجہ یہ ہے کہ سامراجی اشرافیہ خود ایک بڑی قوم کیساتھ مقابلہ نہیں کرسکتی جب تک اس کو ایک بڑی قوم کی حمایت حاصل نہ ہو اب سامراج کو علم ہے کہ جس قوم سے وہ تعلق رکھتا ہے وہ قوم اس سے کہی نہیں جائیگی جبکہ محکوم قوم کے جانے کا خطرہ ہر وقت موجود رہتا ہے اسلیئے وہ اپنی قوم کیساتھ ایسا پرتاو کرتا ہے کہ اس کی قوم اس سے خوش بھی ہو اور بوقت ضرورت اگر کوئی محکوم قوم سامراج کیخلاف اٹھ کھڑی ہو تو دوسری قوم سامراج کا دفاع کرے اور یہی سب آج کل ہورہا ہے۔۔۔ لاہور کا میرا ایک دوست ہے جو راجپوت ہے میں نے ایک مرتبہ اس سے کہا کہ پنجابی فوج کو فرشتہ کہتے ہیں تو اس نے کہا کہ پنجابی اگر فوج کو فرشتہ کہتے ہیں تو ٹھیک کہتے ہیں کیونکہ

فوج پنجاب میں ہے ہی فرشتہ اور پنجابیوں کو نہیں معلوم کہ یہی فوج جو لاہور میں فرشتہ بنی ہوئی ہے یہ پشتونخوا میں کیا کرتی ہے اسلیئے جب کوئی پشتون اس فوج کو اس نظر سے دیکھتا ہے تو پنجابی اس کو جھوٹا کہتے ہیں اور یوں اختلاف اور نفرت پروان چڑتی ہے---

اب یہاں قوم کو کھوکھلا کرنے کی بھی بات ہوئی ہے جس کا ذکر میں نے تیسرے حصے میں بھی سرسری کیا تھا کہ سامراج مقبوضہ قوم کو انفرادی ذندگی کیطرف لیجاتی ہے تاکہ اس کا اجتماعی شعور ختم ہوجائے اور اس حد تک ختم ہوجائے کہ اگر ایک بازار میں دھماکہ ہوجائے اور اسی کے قوم کے 100 افراد مارے جائیں تو وہ اپنی قوم کے افراد کے قتل عام پر احتجاج کرنے کیبجائے خود کو محفوظ کرنے کی ترکیبیں سوچیگا---

سامراج مقبوضہ قوم میں ایسی مصروفیات پیدا کرتا ہے جس سے قوم کو کوئی فائدہ نہ ہو اور نہ اس فرد کو ہو مگر وہ اسے ضروری جانتا ہے، سامراج مقبوضہ قوم میں پیسے کی طلب، انفرادی اقتصاد یعنی وہ اقتصاد جس سے قوم کو کوئی فائدہ نہ ہو اور خاندانی ذندگیوں میں حقیر مصروفیتوں جیسے ٹی-وی ڈرامے، فیشن میگزینز کو پیدا کرتا ہے اور پھر وہاں سے میڈیا، سینماء، ریڈیو، نصاب اور ہر ممکن ذریعہ رابطہ سے ایسے پراپیگنڈے پھیلاتا ہے جس میں قوم کے اچھے خاصے روشن خیال لوگ دھاکہ کھا جاتے ہیں جیسے ہمارے معاشرے میں ان تمام ذریعوں سے پشتونوں کیخلاف اس قدر منظم پراپیگنڈہ کیا گیا کہ ہمارے اپنے ہی پشتون کہتے پائے جاتے ہیں کہ بربادی کے پیچھے پشتونوں کی اپنی غلطیاں ہیں---

ایک مشہور جملہ جو سامراج نے ہی پھیلا رکھا ہے کہ یہ ہمارے گناہوں کا عذاب ہے یعنی اس تمام معاشی، معاشرتی اور جانی استحصال کو اپنے ہی سر ڈال کر قوم خاموش بیٹھ جائے اور سامراج کیطرف اس کی توجہ ہی نہ جائے---

پانچواں حصہ :

ایسی نسل جو نہ خود کو پڑھتی ہو نہ اپنے لکھاریوں کو پڑھتی ہو وہ نسل خود کو نہیں پہچان سکتی اور ایسی نسل کی روح کو مارکر اس کو ذندہ لاش بنانا سامراج کیلئے کوئی مشکل کام نہیں ہوتا--

تعمیر فرد اور معاشرے کی بنیادیں تاریخ اور ماضی اور اصلیت پر استوار ہوتی ہیں یعنی اگر قوم کے افراد کی اور بحیثیت مجموعی پوری قوم کی تعمیر کرنی ہو، قوم کو کھڑا کرنا ہو، قوم کو معاشی، معاشرتی، سیاسی، نظریاتی اور افرادی ہر لحاظ سے مضبوط بنانا ہو تو اس کیلئے لازم ہے کہ قوم اپنی تاریخ، اپنے ماضی اور اپنی اصلیت سے باخبر ہو اور اس قوم کو علم ہو کہ وہ موجودہ دور تک کیسے پہنچی، کن حالات میں پہنچی اس کے بڑوں نے اس کے آبا و اجداد نے اس کیلئے کیا منتخب کیا تھا اور ان کے نظریات کیا تھے تبھی اسے علم ہوگا کہ قوم کو آگے کیسے لیکر جانا ہے--

اس لیئے سامراج مقبوضہ قوم کو ان کی تاریخ، ماضی اور اصلیت سے منقطع اور بیگانہ کرکے فاقد شخصیت کرنا چاہتا ہے-- فرد اور معاشرے کا اپنی تعمیر کیلئے اپنی تاریخ اور اپنی اصلیت سے آگاہ اور مربوط ہونا بہت ضروری ہے-- سامراج کی یہ کوشش ہوتی ہے کہ مقبوضہ قوم کو ان کی تاریخ سے منقطع کردیا جائے اس طرح وہ اپنے آپ کو فاقد شخصیت خیال کرنے لگینگے-- لہذا ان کیلئے سامراج کی ثقافت کو اپنانا آسان ہوجاتا ہے کیونکہ ماضی یعنی تاریخ اور اصلیت نہ رکھنے والا شخص یا قوم صفر سے آغاز کرتے ہیں اور اپنی ثقافت سے نآشناء بدوی ہوتا ہے--

سامراج کے کرتہ درتہ اس بات کو خوب سمجھتے ہیں کہ مقبوضہ قوم کو بے شخصیت کرنے، انہیں مکمل تباہ کرنے اور ان پر سوار ہونے کیلئے ان کو ان کی تاریخ سے جدا کردینا چاہیئے-- تاریخ سے جدا ہوکر ان کی کوئی شخصیت نہیں رہیگی اور ایسی صورت میں وہ خوفزدہ اور ایثار

کیساتھ سامراج کے پیچھے پیچھے دوڑیگا اور وہ خود ایک تشنگی والے جنون اور مکمل دیوانگی کے ساتھ سامراجی افکار کا صارف بن جائیگا اور اس مقصد کے حصول کیلئے اس کیساتھ ذبردستی، دھوکہ دینے اور ثقافتی دباو ڈالنے کی ضرورت نہیں رہیگی کیونکہ ایسے مرحلے پر ان حربوں کی ضرورت نہیں پڑتی--- بے شخصیت ہوجانے والا شخص اپنے آپ کو کسی شخصیت رکھنے والے شخص کیساتھ منصوب کریگا اور اس طرح بے شخصیت شدہ مقبوضہ قوم کا فرد بھی اپنے آپ کو سامراجی شخصیت سے منسوب کرنے میں فخر محسوس کریگا---

یہاں آپ غور کریں---

جب ایک بچہ پیدا ہوتا ہے تو وہ اس کا نکتہ آغاز یعنی صفر ہوتا ہے--- آپ اس بچے کی جیسی تربیت کرینگے وہ بچہ وہی بنیگا--- آپ بچپن سے اس بچے کو پستول پکڑا دیں اور اس کو باشعور معاشرے سے دور رکھ کر اس راستے پر اس کی تربیت کرینگے تو وہ بچہ بڑے ہوکر قتل کو بہادری اور باقی معاشرے کے شریف افراد کو کمتر سمجھیگا اور اگر آپ اس بچے کو شرافت سکھائینگے تو وہ پستول سے نفرت کریگا، اگر آپ اس بچے کے سامنے مسلسل کسی دوسری زبان میں بات کرینگے اور اسے وہی زبان سکھائینگے تو بچہ وہی زبان سیکھے گا اور اپنی مادری زبان سے بے خبر رہیگا کیونکہ جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو اس کے اپنے نظریات، زبان، سوچ نہیں ہوتی بلکہ یہ سب اسے سکھائے جاتے ہیں---

اسی طرح سامراج مقبوضہ قوم کو پہلے اس کی اپنی ثقافت، تاریخ اور اصلت سے دور اور بے خبر رکھ کر اس قوم کے افراد کو صفر پر لیکر جاتا ہے اور پھر اپنے لحاظ سے ان کے خالی دماغوں میں اپنے نظریات گھسا کر ان کو باآسانی اپنا گرویدہ بنالیتا ہے---. اور سامراج یہ سب بہت آسانی کیساتھ اور منظم طریقے سے کررہا ہے---

یہاں سامراج نے میڈیا اور تمام نصاب پر قبضہ کررکھا ہے اور اس قوم کی تربیت اپنے لحاظ سے کررہا ہے-- یہاں جب بچہ 4 سال کی عمر میں اسکول جاتا ہے تو روز اول سے وہ اردو کو بحیثیت لازمی زبان دیکھتا ہے، اس کی تربیت اردو میں شروع ہوتی ہے، اس کو روز اول سے دیواروں، کتابوں اور میڈیا پر جناح اور اقبال کی تصاویر دکھائی جاتی ہیں ان کا تعارف کروایا جاتا ہے، انہیں صرف 73 سالہ تاریخ تک محدود رکھا جاتا ہے یا پھر یہ کہ 1857 میں پنجاب نے کتنی جنگ لڑی کون کونسے لیڈرز تھے اور 1947 میں کتنی قربانیاں دی گئی اور ایسے بے شمار چیپٹرز ان کو پڑھا پڑھا کر ان کو ذہنی طور پر اپنی تاریخ، اپنے آبا اور اپنی اصلیت سے دور رکھا جاتا ہے-- یہ تمام بچے جب ایک وقت تک سامراجی نظریات پڑھ پڑھ کر مکمل طور پر سامراج کے قبضے میں چلے جاتے ہیں اور پھر جب سامراج ان کو چند لیڈران جو ان کے اپنے پشتون ہوتے ہیں مگر سامراج ان کو کچھ اس انداز سے بتاتا ہے کہ تم اس ملک کے باسی ہو اور یہ سب اس ملک کے غدار ہیں یعنی اس لیڈران کیساتھ ان کے تعلق کو صرف ملک تک محدود کردیا جاتا ہے اور یہ نہیں بتایا جاتا کہ ان لوگوں کیساتھ تمھارا اصل رشتہ کیا ہے اور عجیب اتفاق کی بات آپ دیکھیں کہ پشتونخوا میں صرف پشتون اور بلوچستان میں صرف بلوچ لیڈران کو بدنام کیا جاتا ہے آج تک کسی پنجابی کا نام اس لسٹ میں سامنے نہیں آیا-- پھر جب یہ بچے بڑے ہوکر عملی میدان میں آتے ہیں تو اپنی تاریخ اور اپنی اصلیت سے بے خبر یہ افراد سامراج پر فخر کرتے ہیں اور خود کو سامراج کیساتھ جوڑنے کی جستجو کرتے ہیں--

پچھلے دنوں میں فاروق فراق صاحب کی ایک وڈیو دیکھ رہا تھا جس میں وہ پشاور میں ایک طالب علم سے پوچھتے ہیں کہ آپ کے ہیروز کون ہیں تو وہ طالب علم جناح، اقبال، عزیز بھٹی وغیرہ سب کے نام لیتا ہے مگر کسی پشتون لیڈر کا نام نہیں لیتا اس پر جب فاروق فراق اس سے پوچھتا ہے کہ خوشحال خان، غنی خان یہ سب کون ہیں تو لڑکا کہتا ہے کہ غنی خان تو شاعر تھے--

اسی طرح ایک اور وڈیو میں حماد صافی نام کا ایک بچہ تقریر کرتے ہوئے لوگوں سے کہتا ہے کہ اقبال اور جناح ہمارے اصل ہیروز ہیں--

آپ اس پر غور کریں کہ پشتون قوم کی نوجوان نسل سامراجی بڑوں کو اپنے ہیرو اور Ideal مانتے ہیں اور اپنے ہیروز سے بے خبر ہیں---

اسی طرح میڈیا کے ذریعے دیکھیں کہ اقبال جو ایک قوم کا شاعر تھا اس کی برسی اور پیدائش کے دن ملکی سطح پر منائے جاتے ہیں مگر خوشحال خان، رحمان بابا، احمد شاہ بابا اور ایسے سینکڑوں پشتون لیڈران جو اصل میں ہیروز ہیں انہیں یاد تک نہیں کیا جاتا اور وہ سب گمنام ہیں---

سامراج کی اس تربیت اور نظریاتی یلغار کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ لر پشتون اپنی اصلیت یعنی افغانیت سے ہی منکر ہوچکے ہیں یہاں پشتون خود افغان یعنی اپنی نسل کو گالی دیتے ہیں، اغیار کے قائدین کو ہیرو مان کر اپنے آبا ء اجداد کو گالی دیتے ہیں، سامراجی نظریات یعنی پنجاب پشتون بھائی بھائی یا اردو ہماری قومی زبان ہے کے نعرے کو صحیفے کا درجہ دیتے ہیں اور اس سب کا نتیجہ کیا نکلتا ہے ؟؟؟

اس سب کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ مقبوضہ قوم اتنی کھوکھلی اور بے شخصیت اور نظریاتی طور پر اتنی کمزور ہوجاتی ہے کہ وہ خود کو ہر صورت سامراج کا محتاج سمجھتی ہے اور سامراج کے بغیر ذندگی کا تصور نہیں کرسکتی اور یہی وجہ ہوتی ہے کہ سامراج ان کی زمین، ان کے وطن پر قبضہ کرکے ان کے وسائل کو لوٹتا ہے، ان کا معاشی، معاشرتی استحصال کرتا ہے، ان کو درجہ دوم نسل کیطرح رکھتا ہے مگر یہ لوگ سامراج کے خوف سے اف بھی نہیں کرسکتے اور یوں سامراج کا راج چلتا ہے--- ایک قوم غلامی میں جس حد تک جاسکتی ہے یعنی اپنے گھر، اپنی عزت لٹتے ہوئے بھی خوف کے مارے نظریں نیچی رکھے پشتون قوم اس حد تک بہت پہلے پہنچ چکی ہے اور یہ سامراج کی منظم ذہن سازی ہی کا نتیجہ ہے---

اس سب میں میری قوم کے لکھاری، میری قوم کے مشران، میری قوم کے صحافی، میری قوم کے استاد، میری قوم کے قوم پرست سیاستدان برابر کے شریک ہیں جو ایک نوکری، ایک عہدے، چند ٹکوں کی تنخواہ اور ایک الیکشن کیلئے اپنی قوم کو حقائق سے دور رکھتے ہیں اور سامراجی پرچار کے مقابلے میں اپنی قوم کے جوانوں کی ذہنی تربیت نہیں کرتے اور انہیں سامراج کے رحم و کرم پر چھوڑ دیتے ہیں---

آج الحمدللہ نئی نسل میں بے شمار ایسے قوم پرست جوان اٹھ چکے ہیں جو اپنی قوم کی ذہن سازی کررہے ہیں اور قوم کو اپنی تاریخ، اپنی اصلیت کیطرف لارہے ہیں اور اسی اصلیت اور تاریخ کیطرف لانے کے مرحلے کا ایک نعرہ "لر او بر یو افغان" ہے--- ہم اس قوم کو چیخ چیخ کر بتارہے ہیں کہ تم وہ نہیں ہو جو تمھے بنادیا گیا ہے تم اصل میں کچھ اور ہو اور اسی لیئے سامراج کو سب سے ذیادہ تکلیف بھی اس نعرے سے ہے کیونکہ یہ نعرہ اس قوم کو اپنی اصلیت کیطرف لاکر سامراج کے نرغے سے نکال رہا ہے---

اس نعرے اور قومی تربیت کی راہ میں بہت سارے ہمارے اپنے وہ لوگ رکاوٹ ہیں جو خود کو باشعور اور تعلیم یافتہ کہتے ہیں جیسے اختر خان اور ان کے کئی ساتھی مگر میری نظر میں اس نعرے کے یہ مخالفین اور حماد صافی ایک ہی سکے کے دو رخ ہیں بس اختر خان جیسے لوگ قوم کو کہتے ہیں کہ لر او بر یو افغان کا نعرہ فرسودہ ہے غلط ہے اور پھر جب قوم کہتی ہے کہ اچھا اگر یہ غلط ہے تو پھر ہم کہاں جائیں تو تب وہاں حماد صافی آتا ہے اور قوم کو کہتا ہے کہ جناح اور اقبال کیطرف آو---

چھٹہ حصہ :

سامراج کا مقصد صرف اتنا نہیں ہوتا کہ مقبوضہ قوم اپنے ماضی، اپنی اصلیت، اپنے محاسن اور باطنی اوصاف سے منقطع ہوجائے بلکہ وہ تو چاہتا ہے کہ مقبوضہ قوم اپنے بارے میں احساس بیزاری میں مبتلاء ہوجائے-- اس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ جب مقبوضہ قوم اپنی تاریخ، اپنی اصلیت، اپنی ثقافت، اپنے فنون اور اپنے ذوق کا احساس کرے تو اس میں احساس کمتری پیدا ہو-- سامراج مقبوضہ قوم کی نسلوں کو اپنی ثقافت سے منقطع کرنا چاہتا ہے اور چاہتا ہے کہ جو کوئی اور جو کچھ بھی مقبوضہ قوم کو سامراج سے الگ ہوکر قوم کو آزاد شکل دینے کی کوشش کرے مقبوضہ کے بے راہ لوگ خود ہی اس کے سخت دشمن بن جائیں--

مقبوضہ قوم میں احساس محرومی پیدا کرنا سامراج کے اہم اہداف میں سے ایک ہوتا ہے--

سامراج پہلے مقبوضہ قوم میں احساس جرم پیدا کرتا ہے پھر احساس جرم کے ذریعے مقبوضہ قوم میں احساس کمتری پیدا کی جاتی ہے اور احساس کمتری کے ذریعے قوم کا اعتماد ختم کیا جاتا ہے اور پھر اعتماد کا فقدان بنا کر قوم کو بہت ہی دفاعی پوزیشن پر لیکر جاتا ہے اتنا دفاعی پوزیشن کہ قوم صرف منت سماجت تک محدود رہ جاتی ہے--

آپ نے دیکھا ہوگا کہ اکثر ہمارے آبا و اجداد، ہمارے سیاسی اور قومی نظریات کو فرسودہ کہا جاتا ہے اور اس کو فرسودہ ثابت کرنے کیلئے بہت بڑے بڑے Tricky دلائل پیش کیئے جاتے ہیں ایسے دلائل جو اصل میں دلائل نہیں بلکہ الفاظ کا جال ہوتا ہے جس میں مقبوضہ قوم کے سادح لوح افراد پھس جاتے ہیں--

لر او بر یو افغان نعرے کو فرسودہ کہنا اور اس بنیاد پر پشتون سیاسی مشران کو فرسودہ سوچ کے مالک ثابت کرنا اور قوم کو کہنا کہ یہ نعرہ کفر ہے ملک دشمنی ہے وغیرہ وغیرہ پھر یہ سوال اٹھانا کہ قوم پرستوں نے قوم کو تباہ کیا، جس فوج نے باقاعدہ قتل عام کیا اس فوج کا دفاع کرنا مگر جن سیاستدانوں نے آپریشنز کی اجازت دی ان کو قوم کے سامنے انہی آپریشنز کے نام پر بدنام کرنا اور قوم کو احساس بھی نہیں ہوتا کہ ایک ہی آپریشن جس میں سیاست دان نے اجازت دی اور فوج نے آپریشن کیا اس آپریشن میں فوجی عظیم اور سیاستدان غلیظ کیسے ؟؟؟

اس کیبعد قوم کے اندر ایسی سوچ بنانا جیسے پشتون جاہل ہیں، پشتونوں کی تباہی میں خود پشتون شریک ہیں، پشتون اپنے نفاق کیوجہ سے برباد ہوئے، دہشتگرد بھی تو سارے پشتون ہی ہیں، پشتون قوم پرست ہیں اسلیئے پاکستان سے مستفید نہیں ہوپائے، پشتون پیسے کے لالچی ہیں وغیرہ وغیرہ---

یہ تمام جملے کثرت سے سامنے آتے ہیں یہ جملے مختلف ہیں مگر غور کریں تو ان تمام جملوں کا مطلب ایک ہی ہے کہ "پشتون خود مجرم ہے"---

اب جب مقبوضہ قوم ان تمام جملوں سے متاثر ہوجاتی ہے تو وہ سامراج کو ہر طرف سے پاک صاف بناکر تمام الزامات اپنے قومی رہنماوں اور قومی نظریات پر ڈال دیتی ہے اور یوں ایک قوم اس احساس کیساتھ کہ سامراج تو ٹھیک ہے ساری خرابیاں خود ہم میں ہیں وہ قوم احساس کمتری اور احساس بیزاری میں چلی جاتی ہے--- احساس کمتری اور احساس بیزاری میں جانے کیبعد قوم خود بخود دفاعی پوزیشن پر چلی جاتی ہے اور جب قوم دفاعی پوزیشن پر چلی جاتی ہے تب اس کی ذہنیت عجیب اور قابل رحم ہوجاتی ہے---

ذرا غور کیجئے جب قوم دفاعی پوزیشن پر چلی جاتی ہے تو قوم کا اعتماد صفر پر چلا جاتا ہے اور پھر قوم اپنے حقوق، مسائل اور ان کے حل کے تکرار سے ذیادہ وقت سامراج کے سامنے اپنی

صفائیاں دینے میں گزارتی ہے--- ان کے دل میں ہروقت یہ خیال رہتا ہے کہ میری اس حرکت یا اس نعرے سے کہی سامراج ناراض نہ ہوجائے اور یہ ناراضگی کا ڈر کسی خوف کیوجہ سے نہیں بلکہ احساس جرم کیوجہ سے ہوتا ہے مقبوضہ قوم کے افراد خود اپنے آپ کو مجرم اور ہر غلطی کا ذمہ دار سمجھتے ہیں---

مقبوضہ قوم جب اپنے حق کی بات کرتی ہے تو کچھ اس انداز سے کرتی ہے کہ سامراج ناراض نہ ہوجائے اور اسے برا نہ لگے اور اس کی چند واضح مثالیں موجود ہیں---

میرے جیل جانے سے پہلے لر او بر یو افغان کی بحث کافی گرم تھی ان دنوں میں نے ایک مختصر تحریر لکھی تھی کہ چند لوگوں کیمطابق حق مانگنے کا طریقہ یہ ہوتا ہے کہ سامراج کے قدموں میں بیٹھ جاو اور اس سے کہو کہ "اللہ کے نام پہ تھوڑا سا حق دیدو صاحب" اور اسی موضوع پر میری ایک اور تفصیلی تحریر موجود ہے "نظریاتی خواجہ سرا" "نظریاتی ہجڑاگان" کے نام سے جہاں میں نے تفصیل کیساتھ لکھا تھا کہ کچھ لوگ سامراج کے خوف سے قوم کو کنفیوز کررہے ہیں کہ حق بھی مانگنا ہے اور حق تلفی کرنے والے کا نام بھی نہیں لینا--- میں نے یہاں اکثر کچھ لوگوں کو دیکھا ہے جن کی ذہنیت کچھ اسطرح ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ ہمارے ان نعروں سے پنجابی ناراض ہونگے، عام پنجابی کیا سوچیگا ؟ وغیرہ وغیرہ---

پچھلے دنوں ڈاکٹر زبیر صاحب نے فرہان ورک نامی بچے کیساتھ بحث کی معذرت کیساتھ اس بحث کے دوران بھی ڈاکٹر زبیر صاحب کی اپروچ بہت دفاعی تھی اور وہ شائد غیر محسوسی طور پر فرہان ورک کو یقین دلانے کی کوشش کررہے تھے کہ جی ہم کوئی خودمختاری کی بات نہیں

کرتے، یہ ہمارا ملک ہے وغیرہ وغیرہ اور اسی وجہ سے میں نے فرہان کے سوالات کے پھر سے جوابات لکھے---

اسی طرح کسی کو یاد ہو تیسرا فریق ایک گروپ بنا تھا اور وہ گروپ بھی یہی کہتا تھا کہ یہ نعرے مت لگاو سامراج کو برا لگتا ہے اور وہ پھر مطالبات منظور نہیں کریگا اور اس تیسرے فریق کی ایک تحریر تھی کہ "منظور پاشتین کی تقریر غیرپشتون کی نظر میں" تو اصل میں یہ غیر پشتون کی نظر سے خود ناپنا ہی احساس جرم اور دفاعی پوزیشن کا ثبوت ہے---

قوم کی اس بیچاری ذہنیت اور احساس کمتری کے ذمہ دار وہ تمام لوگ ہیں جو خود بھی سامراج سے ڈرتے ہیں یا سامراج کے ساتھی ہیں اور قوم کو بھی سامراج کی ناراضگی سے ڈراتے ہیں---

سامراج روز اپنی گندم کا ذکر کرتا ہے اپنی گندم کا احسان جتاتا ہے مگر پشتون قوم کے خودساختہ باشعور افراد میں سے ایک نے بھی پشتون قوم کو یہ نہیں بتایا کہ سامراج کے گندم کے جواب میں تمھارے پاس کیا ہے اور تم کتنے مضبوط ہو ؟؟؟

کل ایک صاحب نے لر او بر یو افغان نعرے کے حوالے سے سوال کیا تھا جس پر ایک کمنٹ تھا کہ " اگر ہم افغانستان کیساتھ شامل ہوگئے تو کیا ہم ترقی کرلینگے ؟ کیا ہم امن پالینگے ؟ کیا ہم محفوظ ہوجائینگے ؟ اور اس کا جواب ہوگا نہیں---" اب اس افلاطون صاحب نے خود ہی سوال کرڈالا اور خود ہی اپنے سوال کو Minus کردیا مگر یہ نہیں بتایا کہ ان سوالات کا جواب نفی میں کیوں آئیگا ؟؟؟ کونسے نظریئے کونسے دلائل کی بنیاد پر آپ نے اس سوال کا جواب نفی میں دیا ہے ؟؟؟ اور ان افلاطون صاحب کو خود بھی نہیں معلوم کہ انہوں نے جواب نفی میں کیوں دیا کیونکہ اس جیسے لوگ Zombies کی مانند ہیں جنہیں سامراج نے لاشعور اور لاعقل کردیا ہے وہ صرف وہی کرتے ہیں جو سامراج ان کے دماغ میں ڈالتا ہے ان کی اپنی سوچ نہیں ہے اور یہ سب غیر محسوسی طور

پر اپنی قومیت اور اپنی اصلیت کے بارے میں احساس کمتری یعنی خود کو کمتر اور نالائق سمجھنے کیوجہ سے یہ سب سوچتے ہیں---

یہ لوگ صرف ظاہر کو دیکھتے ہیں اور اصل نظریات سے ناواقف اور لاعلم ہوتے ہیں---

میں نے اپنی سینکڑوں تحاریر میں تفصیلی دلائل کیساتھ ثابت کیا ہے کہ ہمارے مسائل کا واحد حل خودمختاری ہے جبکہ اس کے جواب میں ان جیسے لوگوں کے پاس صرف طنز، گالی اور تنقید جبکہ دلیل صفر---

اگر اپنے مسائل کا حل جاننا ہے تو قوم کو احساس کمتری سے نکالنا ہوگا قوم کو دفاعی پوزیشن سے نکالنا ہوگا تب آپ کو اور قوم کو علم ہوگا کہ ہم کتنے پانی میں ہیں---

میں اگر ان "نفی" والے ساتھی کے سوال کا نفی کیبجائے مثبت میں جواب دوں تو میں ہمیشہ سے کہتا آرہا ہوں کہ ہماری بربادی کی بنیادی وجہ بدامنی ہے اور بدامنی اسلیئے ہے کیونکہ پشتون کا آدھا علاقہ Direct سامراج کے قبضے میں ہے اور آدھا Indirect اور یہ جو آدھا Indirect قبضے میں ہے یہ صرف اس Direct قبضے والے علاقے کی مدد سے قبضے میں ہے--- اگر سامراج کی سرحد ڈیورنڈ کیبجائے اٹک ہوتی اور افغانستان میں حملے کا اثر تورخم یا وزیرستان یا پشاور کیبجائے پنڈی اور لاہور میں ہوتا تو سامراج کبھی بھی یہاں اتنی لمبی پراکسی جنگ نہ لڑتا بلکہ خود توبہ توبہ کرکے امن مانگتا-- اس وقت اگر سامراج بے فکر ہوکر اس جنگ کو طول دے رہا ہے تو اس کی بڑی وجہ یہ ہے یہ ڈیورنڈ لائن کے اس پار حملے کا اثر پشاور تک آتا ہے اور سامراج کو کھک اثر نہیں پڑتا کہ یہاں کتنے پشتون مرتے ہیں---

یہ علاقہ سامراج کیلئے صرف ایک جنگی مورچہ ہے بس---

اس کے علاوہ اس Direct مقبوضہ پشتون علاقے کا پشتون گمنام، بدنام اور رسواء ہے آزادی کو ترس گیا ہے یہاں انسانی حقوق تو کیا صرف حقوق بھی میسر نہیں ہیں---

اب اس صورت میں ہم نے قوم کو بتانا ہے کہ تم کتنے طاقتور ہو اور تمھارے نظریات جو اصل میں کسی قوم کا فخر ہونے چاہیئے اسے سامراج نے تمھاری نظروں میں فرسودہ بناکر پیش کرکے تمھے غلام بنایا ہوا ہے--- ہم نے قوم کو اس کی تاریخ، اصلیت اور ثقافت کیساتھ ساتھ اس کے وسائل، خزانوں، جعرافیائی اہمیت اور قوت سے آشناء کرنا ہے قوم کی نظر میں ان نظریات کو بحال کرنا ہے اور قوم کو اپنی اور سامراج کی پوزیشن بتانی ہے---

میں ہمیشہ سامراج اور ان احساس کمتری کے شکار افراد سے دو سوالات کرتا ہوں---

سامراج سے میرا سوال ہمیشہ یہ ہوتا ہے کہ اگر پشتون دہشتگرد ہیں، پشتون غدار ہیں، پشتون غریب ہیں اور اس ملک کی معیشت پر بوج ہیں، پشتون فرسودہ ہیں تو تم ان پشتونوں کو خود سے الگ کیوں نہیں کردیتے ؟؟؟

سوال تو بنتا ہے کہ ایک طرف تم کہتے ہو کہ ہم پشتونوں سے تنگ ہیں دوسری طرف پشتونوں کو ذبردستی اپنے پاس رکھنا چاہتے ہو کیوں ؟؟؟

اس کا جواب بہت آسان ہے---

یہ لوگ پشتون کو ہر حال میں اپنے پاس رکھنا چاہتے ہیں اور ہر حال میں ایک غلام کی طرح رکھنا چاہتے ہیں---

اپنے پاس اسلیئے رکھنا چاہتے ہیں کیونکہ پشتون ان کی بقاء کے ضامن ہیں--- ذرا مختصر بتادوں کہ سامراج کے پاس اپنا کوئی دریا نہیں ہے، سامراج کی زمین پر ڈیم نہیں بن سکتا، سامراج کی جعرافیائی پوزیشن ایسی ہے کہ اس میں نہ تو بین القوامی تجارت ہوسکتی ہے اور نہ ہی دفاع، سامراج کے پاس نہ سمندر ہے نہ خام مال---

جبکہ پشتون کے پاس یہ سب کچھ بیش بہاء موجود ہے---

سامراج کے پاس لے دے کے ایک گندم ہے پر اگر یہاں صرف لکی مروت، ڈیرہ اسمعیل خان اور کرک کی زمینیں سیراب کیجائیں تو سامراج کے گندم سے کئی گناہ ذیادہ یہاں سے حاصل ہوگا اس لیئے سامراج ان تمام وسائل کیلئے پشتونوں کو ہر حال میں اپنے ساتھ رکھنا چاہتا ہے اور سامراج پشتون کو اپنے ساتھ بحیثیت غلام کیوں رکھنا چاہتا ہے تو اس کا حواب بہت آسان ہے کہ سامراج ان تمام وسائل کو بغیر کسی روک ٹوک کے لوٹنا چاہتا ہے اور یہ تب ہی ہوگ جب پشتون سامراج کے غلام ہونگے اور سامراج کے سامنے اپنے حقوق اور وسائل کا تذکرہ کرنے سے گھبرائینگے---

تو پھر ایسی صورت میں پشتون قوم احساس کمتری اور دفاعی پوزیشن میں کیوں رہے ؟؟؟

ہونا تو یہ چاہیئے تھا کہ یہ سامراج میری ناراضگی سے ڈرتی مگر الٹا پشتون قوم سامراج کی ناراضگی سے ڈرتی ہے کیوں ؟؟؟

کیونکہ سامراج نے قوم میں موجود کچھ لوگوں کے ذریعے اس قوم کو احساس کمتری میں مبتلاء کرکے اس قوم کو ذہنی طور پر مفلوج کیا ہوا ہے---

میں دعوے کیساتھ کہتا ہوں کہ یہ جتنے لوگ روز پشتون قوم کو سامراج کی ناراضگی سے ڈراتے ہیں آپ سب جاکر ان کے فیسبک پیجز سے ایک ایسی تحریر یا جملہ نکال کر دکھادیں جس میں انہوں اپنی قوم کو اس کی طاقت کے بارے میں بتایا ہو---

آپ کو کبھی بھی ان کی طرف سے یہ سب نہیں ملیگا کیونکہ یہ ان کا مشن اور طریقہ واردات ہے کہ قوم کو صرف مسائل بتاتے رہو اور وسائل کو چھپاکر رکھو اور قوم کے ذہن میں احساس کمتری پیدا کرکے قوم کے اعتماد کو صفر پر رکھو ان میں سے ایک مونچھوں والے غلام نے کئی بار پشتونوں کو کہا ہے کہ تم پنجاب میں روزگار کرتے ہو مگر ایک بار بھی یہ نہیں بتایا کہ تم پنجاب میں روزگار کرنے پر مجبور کیوں ہو ؟؟؟

کیونکہ یہ نہیں چاہتے کہ قوم کا دماغ کھلے اور وہ سیاسی شعور حاصل کریں وہ قوم کو پنجاب کے احسانات یاد دلا دلا کر قوم کو احساس کمتری میں رکھنا چاہتے ہیں----

اور اس احساس کمتری والے گروپ جو کہتے ہیں کہ احتجاج کرو مگر خودمختاری کی بات نہ کرو ان سے میرا صرف ایک ہی سوال ہوتا ہے کہ احتجاج کب تک ؟؟؟

اگر ہم سامراج کے سامنے Consequences نہیں رکھینگے تو سامراج کو Pressurise کیسے کرینگے ؟؟؟

اور جب سامراج پریشرائز نہیں ہوگا تو سامراج کو تمھارے اس بے معنی اور 3rd Gender طرز کے بے ضرر احتجاج سے کوئی فرق نہیں پڑتا تو ایسے میں تم کیا تاقیامت اس قوم کو احتجاجوں اور جلسوں میں ذلیل کرواگے یا اس قوم کو سکون کے دن میں دیکھنے کو دوگے ؟؟؟

یہ جو کہتے ہیں نہ کہ خودمختاری کی بات مت کرو یہ تمھے اصل میں کہتے ہیں کہ مقبوضہ رہو کیونکہ خودمختاری کا متضاد مقبوضہ ہے---

میں یہاں ساتھیوں سے درخواست کرونگا کہ قوم کے اعتماد کو بحال کریں قوم کو احساس جرم اور احساس کمتری سے نکالیں اس قوم کو اعتماد کی ضرورت ہے آپ نادانسہ طور پر وزیرستان نامی گروپ میں ایسے سوالات کرکے قوم کو راہ دکھانے کیبجائے کنفیوز کررہے ہیں---

خدارا اس قوم پر رحم کیجئے خدارا اپنی دانشوری کو فالحال ایکطرف رکھ کر قوم کو آسان الفاظ میں سمجھایئے کہ ان کیساتھ کیا ہورہا ہے---

آپ میں سے کئی افراد نے طنز کرکے کہا کہ شیراز جب جیل میں تھا تو یہ سامراج کا لفظ کہی کھوگیا گیا تھا مگر اصل میں یہ تم سب کیلئے شرم کا مقام ہے کہ شیراز جب قید ہوتا ہے تو تم سب صرف یہ لفظ سامراج لکھنے کی بھی ہمت نہیں رکھتے یا شائد غفلت کی انتہاء۔

ساتواں اور آخری حصہ :

انسان کے دو وجود ہوتے ہیں :

ایک انسان کا جسمانی وجود جس کو وہ مجازی وجود کہتا ہے اور دوسرا اس کا حقیقی وجود جس کو اس کی ثقافت اور تاریخ کا طولانی عمل بناتی ہے--- یہ وجود حقیقی ہی انسان کی انفرادیت اور ثقافتی شخصیت ہوتی ہے اور اپنی ایک ثقافتی شخصیت رکھنے والا شخص ہی ایک آزاد انسان ہوتا ہے---

آزاد انسان وہ انسان ہوتا ہے جو جس طرح وہ مشین بناتا ہے اسی طرح وہ فکر، نظریات اور حرکت کو تخلیق کرتا ہے--- جب تک کوئی قوم معنوی، فکری اور ثقافتی آزادی کی سطح نہ پہنچی ہو تب تک وہ قوم اقتصادی اور صنعتی ترقی تک نہیں پہنچ سکتی---

سامراج کی یہ کوشش ہوتی ہے کہ اس مقصد کیخاطر کہ کوئی قوم اقتصادی اور صنعتی ترقی تک نہ پہنچے اس کی فکری اور ذہنی ترقی کے امکانات کو چھین لینا چاہیئے اور اس خاطر کہ مقبوضہ قوم سامراج کا مقابلہ کرنے کی ہمت اور طاقت کھودیں اس قوم کی اصلی انسانی اور ثقافتی بنیادوں کو ختم کردے تاکہ وہ کھوکھلے اور بے وقعت ہجوم کی شکل اختیار کرلیں---

سامراج چونکہ انسانیت سے عاری ہوتا ہے جیسا کہ آبرممی نے کہا ہے کہ "سامراج میں صرف مقبوضہ قوم ہی ذلیل نہیں ہوتی بلکہ سامراج میں سامارجیوں کے چہرے کی حقیقی تصویر بھی مزید انسانی تصویر نہیں رہتی کیونکہ انسان جب کسی دوسرے انسان کو قتل کرتا ہے تو جس طرح مقتول اپنی کھوئی ہوئی انسانی خصوصیات کی بناء پر ایک لاش میں تبدیل ہوجاتا ہے اسی طرح خود قاتل بھی انسانی شکل سے تبدیل ہوکر ایک بھیڑیئے اور گدھ میں تبدیل ہوجاتا ہے"

اسی لیئے سامراج کی نظر میں جائز و ناجائز کی تمیز ختم ہوجاتی ہے وہ نہ صرف کمزور اقوام کو اپنا غلام بنا کر رکھنا چاہتا ہے بلکہ کمزور اقوام سے ان کی تاریخ، ثقافت، اصلیت، معیشت سب کچھ چھین کر ان کی روح سے بھی انہیں محروم کرنا چاہتا ہے--- لہذا ایسے طاغوتی نظام کا تہ و بالا ہونا ہی بہتر ہے---

یہ بات میں ہمیشہ کہتا آرہا ہوں اور یہی بنیادی بات ہے کہ معاشرہ اور قوم انسانوں کے مرنے سے ختم نہیں ہوتے بلکہ اپنی تاریخ، ثقافت، اصلیت، تہذیب و تمدن کو بھولنے سے ختم ہوتے ہیں---
پشتون کروڑوں میں ہیں لاکھ دو لاکھ یا دس لاکھ پشتونوں کو مار کر کوئی پشتون قوم کی نسل کشی نہیں کرسکتا مگر پشتونوں سے ان کی نظریات، افکار اور اصلیت چھین کر انہیں ختم کیا جاسکتا ہے (میرا یہ جملہ کچھ ساتھیوں نے چی گویرا کیساتھ منصوب کیا ہے مگر یہ الفاظ اس کے نہیں ہیں) اور یہی وجہ ہے کہ میں نے ہمیشہ نظریات کی مضبوطی پر زور دیا ہے---

میں نے اکثر کہا ہے کہ پشتون اپنے جنازوں میں کلمہ کی بجائے قومیت کا نعرہ بلند کریں تو سامراج ان کو مارنے سے بھی گھبرائیگا---

یہاں سب کچھ ہمارے سامنے اور واضح ہے میری ایک تحریر جو سب نے پڑھی ہوگی کہ سامراج پشتون تحفظ موومنٹ کے بہت ہی آسان مطالبات حل کیوں نہیں کرتا ؟؟؟

سامراج پشتون تحفظ موومنٹ کے مطالبات اسلیئے حل نہیں کرتا کیونکہ اگر پشتون تحفظ موومنٹ کے مطالبات حل ہوگئے اور پشتون تحفظ موومنٹ کامیاب ہوگئی تو پشتون خطہ میں پشتون کی نوجوان نسل میں قوم پرست سیاست اور اپنی تنظیم کا وجود بہت مضبوط ہوجائیگا پشتون قوم منظم ہوجائیگی اور یہاں قومی سیاست عروج پر آجائیگی اور یہی چیز سامراج نہیں چاہتا کیونکہ اگر قوم پرست سیاست عروج پر آگئی اور پشتون نوجوان نسل سیاسی طور پر منظم اور باشعور ہوگئی تو پھر سامراج نہ ان کو فکری غلام رکھ سکیگا اور نہ ہی ان کی معیشت پر اپنا قبضہ برقرار رکھ سکیگا۔۔

سامراج کو مسئلہ تحریک کے نعروں سے نہیں ہے یہ تو محظ بہانے ہیں اسے تو اصل مسئلہ اس تحریک کے وجود سے ہے۔۔۔

اس وقت سامراج نے 73 سالہ محنت کرکے پشتون قوم کو ان کی اصلیت، تاریخ، ثقافت سے دور رکھ کر اپنا معاشی اور نظریاتی محتاج بنایا ہوا ہے ان کو باندھا ہوا ہے پشتون قوم کی ذہنی ترقی کو روکا ہوا ہے جبکہ پشتون تحفظ موومنٹ پشتون قوم کو لر او بر یو افغان نعرے اور پشتون مشران، پشتون نظریات، پشتون افکار، پشتون وسائل، پشتون جعرافیہ کے حوالے سے معلومات دیکر پشتونوں کو ذہنی آزادی کیطرف لارہی ہے اور یہ سب سامراج کو بالکل بھی منظور نہیں ہے اسی لیئے سامراج پشتون تحفظ موومنٹ کیخلاف پوری مشینری کام پر لگاچکی ہے۔۔ میں یہ بات بتادوں کہ عاصم سلیم باجوہ کا مشیر اطلاعات تعینات ہونا اس بات کیطرف اشارہ کررہا ہے کہ فوج کوئی بڑا اقدام اٹھانے والی ہے اور اس کیلئے فوج کو اطلاعات کے شعبے میں ایسا شخص چاہیئے جو ان کے اقدام کا بھرپور دفاع کرے۔۔۔

کچھ عرصہ پہلے کسی نے مجھ سے کہا کہ تم پشتون ہمیشہ روتے رہتے ہو جاکر انگریز کو دیکھو وہ ایک ملک سے نکلیں اور اپنی زبان کو پوری دنیا میں رائج کردیا تو میں نے اسے جواب دیا کہ بالکل ہم بھی تو یہی کہ رہے ہیں کہ یہ ہمیں آزادی دیں تاکہ ہم اپنی زبان اور اپنی پہچان کو دنیا سے

متعارف کروائیں پھر پتہ چلیگا کون کتنا قابل ہے اس وقت تو آپ نے ہمارے ہاتھ پیچھے کیطرف باندھے ہوئے ہیں اور ہم سے کہ رہے ہیں کہ اپنا منہ کھجاو۔۔۔

جب ایک قوم ذہنی غلام ہوتی ہے تو اس کی سوچ صرف نوکری تک ہی جاتی ہے دنیا میں آگے جانے کی جستجو صرف آزاد اقوام کرتی ہیں۔۔۔ اس وقت آپ دیکھیں پشتون مڈل پاس ہو یا PhD ہولڈر اس کی سوچ نوکری اور عہدے تک ہی ہوتی کیونکہ وہ سب ذہنی غلام ہیں۔۔۔

دنیا میں جن اقوام نے ترقی کی صرف اس بنیاد پر کی کہ وہ قومی طور پر آزاد تھے کسی سامراج کے زیراثر نہیں تھے۔۔۔

اگر صنعتی ترقی کرنی ہے، پشتون کو دنیا کے برابر کھڑا کرنا ہے، پشتون کو دنیا میں ایک ترقی یافتہ قوم کی حیثیت سے متعارف کروانا ہے تو سب سے پہلے پشتون کو سامراج کی محتاجی سے نکالنا ہوگا قوم کو بتانا ہوگا کہ تمھاری اپنی زمین کتنی طاقتور ہے اور یہ سب تب ہوگا جب قوم نظریاتی اور فکری طور پر آزاد ہوگی اور قوم نظریاتی اور فکری طور پر آزاد تب ہوگی جب قوم اپنی اصلیت، اپنی ثقافت اور اپنی تاریخ سے آشناء ہوگی نہ کہ غیر کے جناح اور اقبال اور چوہدری رحمت علی۔۔۔

اور اس کیلئے اس قوم کو قوم پرستی کیطرف لانا ہوگا۔۔۔ جب ایک قوم قوم پرست ہوجاتی ہے تو وہ فکری آزادی کے راستے پر گامزن ہوجاتی ہے۔۔۔

باشعور اور فکری طور پر آزاد اقوام کے نزدیک تہذیب و تمدن، ثقافت، زبان، تاریخ مختصر یہ کہ قومیت کی کتنی اہمیت ہوتی ہے اس کی مختصر مثال میں دونگا کہ انڈسٹریل ریولوشن کے دنوں میں جب الجزائر کے لوگوں کو معلوم ہوا کہ فرانس صرف ان کے ملک کی دولت لوٹنے نہیں آیا بلکہ وہ یہاں اپنی تہذیب، اپنی تاریخ، اپنی ثقافت، اپنی زبان اور اپنی قومیت نافذ کرنے آیا ہے تو الجزائر کے تمام مسلمان علماء دین نے مشترکہ اور متفقہ فیصلہ جاری کیا اور اس فتوے کی بنیاد پر تحریک

چلائی کہ "الاسلام دیننا والعربیہ لساننا و الجزائر وطننا" یعنی اسلام میرا دین ہے، عرب میری قومیت ہے اور الجزائر میرا وطن ہے---

جناب قوم پرستی کفر ہے یہ صرف یہاں کے سامراجی کارندے کہتے ہیں مگر قومیت عین لازم ہے اس کے حق میں، میں نے پورے ملک کے مسلمان علماء کا متفقہ فتوی دکھا دیا ہے وہ ملک جو سامراج کے اس حربے سے گزرچکا ہے---

کسی بھی قوم کی بقاء، ترقی اور اونچے مقام کے حصول کیلئے لازم ہے کہ قوم اپنی پہچان کیساتھ خودمختار زندگی گزارے----

تر دې ځايه ستاسو ټولو لوستونکو ښخه مننه کوم غواړم د شيراز خان مهمند صاحب يوښو نورې ليکنې په همدې پېږ دي ايف کې ستاسو سره شريکې کړم هيله ده ترپايه يې ولولئ..

کچھ اہم نقات لکھاریوں کیلئے

ایک قلم کار اپنی قوم کو غلام بھی بناسکتا ہے اور آزاد بھی کرواسکتا ہے--- بڑے بڑے لکھاریوں نے اپنے قلم کے ذریعے قوم کی ذہن سازی کی اور قوم کو اس قابل بنایا کہ قوم اپنے لیئے آزادی چھین سکے---

ایک لکھاری تاریخ بدل سکتا ہے مگر اس کیلئے سب سے بنیادی چیز یہ ہے کہ لکھاری کے پاس علم کیساتھ ساتھ Will Power ہو ایک لکھاری خود اعتماد اور ذہنی طور پر آزاد ہو اور اس کا روئیہ معذرت خواہانہ نہ ہو---

معذرت خواہانہ روئیہ Apologetic Approachاحساس جرم کیوجہ سے پیدا ہوتی ہے اور ایک لکھاری کے اندر احساس جرم اس بات کا ثبوت ہوتا ہے کہ لکھاری خود سامراج یا قبضہ گر کی ذہن سازی کا شکار ہے اور جب ایک لکھاری خود سامراج کی ذہن سازی کا شکار ہو وہ قوم کی ذہن سازی کیسے کریگا ؟؟؟

لکھنا آسان کام نہیں ہے کانٹوں پر ننگے پیر چلنے سے ذیادہ مشکل ہے--- یہاں لکھنے سے مراد الفاظ لکھنا نہیں کیونکہ اس طرح تو کئی لوگ افسانے لکھ کر، کئی لوگ رومانوی شاعری میں اپنا نام تاریخ میں درج کرواچکے ہیں--- لکھنے سے مراد قاری کو پڑھنے والے کو یعنی قوم کو ایک سوچ دینا ہے قوم کی ذہن سازی کرنا ہے--- جب ایک لکھاری قوم کی ذہن سازی کرتا ہے تو سب سے پہلے لکھاری کو خود تمام زنجیریں توڑنی پڑتی ہیں اور جب معاملہ سامراج کا ہو تو زنجیریں توڑنے کا یہ مرحلہ یا خود کو آزاد کرنے اور قوم کو آزاد کیطرف لانے والا یہ مرحلہ اکثر لکھاری کی ذندگی چھین لیتا ہے یا لکھاری کو عمر کا ایک بڑا حصہ قید میں گزارنا پڑجاتا ہے---

ایک لکھاری جب خود آزاد ہوجاتا ہے تو وہ سامراج کا پہلا نشانہ ہوتا ہے اور اس کی ایک ایک تحریر خود اپنے اوپر خودکش حملے کے برابر ہوتی ہے---

اسلیئے میں یہاں اپنے چند قلم کار ساتھیوں سے گزارش کرونگا کہ تحریر لکھنے کو مذاق مت بنائیں پہلے خود آزاد ہوجائیں پھر قوم کی ذہن سازی کریں کیونکہ آپ کا معذرت خواہانہ روئیہ قوم کو بھی غلط راستے پر ڈال دیگا اور یہ بات یاد رکھیں کہ آنے والی نسلیں ہمیں پڑھینگی تو ان کیلئے ایسا کچھ چھوڑ کر جائیں کہ مستقبل میں ہماری قوم آزاد ہو اور انہیں احساس جرم کا تاثر نہ ملے---

اب تحریر کے اہم حصے کیطرف آتے ہیں---

ایک ساتھی لکھاری نے کئی مرتبہ پشتون تحفظ موومنٹ کے مطالبات لکھے ہیں اور باور کرایا ہے کہ ہمارے مطالبات آئین پاکستان کے عین مطابق ہیں اسلیئے پشتون تحفظ موومنٹ کو جائز کہا جائے---

مطالبات کچھ یوں تھے :

1 : پشتونوں کو ملک میں آزادی کیساتھ چلنے پھرنے کی اجازت دیجائے---

2 : پشتونوں کو کاروبار کی آزادی دی جائے---

3 : عوام اور پریس کو فریڈم آف اسپیچ یعنی بولنے کی آزادی دی جائے---

میں تو بالکل ہی حیران و پریشان ہوں کہ اگر یہ پشتون تحفظ موومنٹ کے مطالبات ہیں تو پھر اس تحریک کی بنیاد ہی ناجائز ہے کیونکہ یہ سب تو پشتونوں کو پاکستان میں حاصل ہے پھر اس تحریک کو ختم کردیں---

عجیب مطالبات ہیں جو میں نے پہلی مرتبہ سنے ہیں---

جناب پشتون تحفظ موومنٹ کے مطالبات میں ان مطالبات کا کوئی ذکر نہیں ہے--- سوال و جواب کو مذاق مت بنائیں کسی کو جواب دینے سے پہلے مکمل اسٹڈی کرلیا کریں---

مطالبات میں کئی مرتبہ لکھ چکا ہوں آپ میری وال پر دیکھ سکتے ہیں پہلے میں آپ کو بتاتا ہوں کہ اپروچ کیا ہے اور کیا ہونا چاہیئے---

کیا میں اس بات کا پابند ہوں کہ اپنے مطالبات کو آئین پاکستان یا کسی دوسرے انسان کے بنائے ہوئے آئین کے مطابق ناپوں اور تولوں ؟؟؟

بالکل نہیں---

اپنے بنیادی انسانی حقوق کے حصول اور مطالبے کیلئے ہم کسی آئین کے پابند نہیں ہیں بلکہ فطری اصولوں کے پابند ہیں اور اسی حساب سے جائینگے---

ہم کسی کو یہ باور کرانے کے پابند نہیں ہیں کہ ہمارے مطالبات آئین کے تحت درست ہیں یا نہیں ہم یہ پوچھینگے کہ ہمارے مطالبات بنیادی انسانی اصولوں کے مطابق ہیں ؟؟؟

اب اگر تمھارا آئین ان بنیادی اصولوں کو مانتا ہے تو ٹھیک ہے میں آئین کیخلاف نہیں ہوں پر اگر تمھارا آئین بنیادی انسانی اصولوں کو نہیں مانتا اور مجھے میرے بنیادی انسانی حقوق سے محروم رکھتا ہے تو جناب میں اس آئین کے ہزار بار خلاف ہونگا---

یہ معذرت خواہانہ روئیہ مت اپنائیں کہ لوگوں کو کہتے پھریں کہ "جی ہم تو آئین کیخلاف نہیں جاتے ہم محب وطن ہیں" قوم کو حقیقت بتائیں اور آئین کے عاشقوں سے پوچھیں کہ کیا تمھارا آئین میرے مطالبات کو مانتا ہے ؟؟؟

کچھ سال پہلے کسی نے کہا تھا کہ پشتون پاکستان کو نہیں مانتے تو میں نے پوچھا کہ کیا پاکستان پشتونوں کو مانتا ہے ؟؟؟

تو براہ مہربانی اپنے اپروچ کو آگے بڑھائیں یا پھر پہلے اپنی سوچ کو آزاد کروائیں اس کیبعد قوم کو درس دیں---

اس کیبعد یہ صاحب بار بار کہتے ہیں کہ ہم ریاست کیخلاف نہیں ہیں ظلم کیخلاف ہیں---

اس حوالے سے میں نے ایک سال پہلے ایک آرٹیکل لکھا تھا "نظریاتی خواجہ سرا" مطلب ایسے نظریاتی جو خلاف ہیں مگر خلاف نہیں ہیں---

میں ان سے پوچھتا ہوں کہ تم پر ظلم کون کررہا ہے ؟؟؟

جب تم کہتے ہو کہ میرے ساتھ ظلم ہوگیا اور کوئی پوچھے کہ ظلم کس نے کیا ہے تو تم کیا جواب دوگے ؟؟؟

پہلی بات جناب ریاست کے 5 ستون ہوتے ہیں---

1 : پارلیمنٹ

2 : عدلیہ

3 : فوج

4 : میڈیا

5 : عوام

اب ان میں مجھے بتائیں کہ آپ کس کیخلاف نہیں ہیں ؟؟؟

کیا پارلیمنٹ نے آپ کیساتھ ظلم نہیں کیا ؟

کیا فوج نے آپ کیساتھ ظلم نہیں کیا ؟

کیا میڈیا نے آپ کا مذاق نہیں اڑایا ؟

کیا عدلیہ نے آپ کیساتھ ذیادتیاں نہیں کی ؟

تو جناب آپ کیساتھ تو ریاست نے ظلم کیا ہے اب اگر آپ ان سب کیخلاف ہیں تو آپ ریاست کیخلاف ہیں---

قوم کو کنفیوز مت کریں معاملات کو واضح کریں اور معاملات کو واضح کرنے کیلئے ضروری ہے کہ پہلے آپ خود واضح اور آزاد ہوں---

ادب ایک سنجیدہ شعبہ ہے اس شعبے کو مذاق مت بنائیں---

#شیراز_خان_مہمند

ہم نے قوم کو ایسے خودساختہ مفادپرست لیڈران سے بچانا ہوگا جو

چرواہا کہلانے کے شوق میں قوم کو بکریوں جیسی زندگی اختیار کرنے کا مشورہ دیتےہیں...

پشتونوں ! تم نے حکمرانی دیکھی ہے، تمہارا وطن جنت تھا تم نے اس دنیا میں جنت دیکھی ہے، تم پرامن، مہذب اور مساوات کے نظام کی مثال تھے، تمہاری تاریخ غیرت، جرآت، تہذیب، تنظیم اور ادب کا نمونہ تھے-- تم اپنی زبان، اپنی پہچان، اپنی تاریخ، اپنا ادب، اپنی ثقافت، اپنی زمین اور اپنے خزانے رکھتے ہو---

تم نے تاریخ کا سیاہ ترین دور بھی دیکھ لیا ہے، تم نے غلامی بھی دیکھ لی ہے، تمہارا وطن، تمہاری زبان، تمہاری پہچان، تمہاری ثقافت، تمہارے گھر بار، تمہارے خزانے سب منفی ہوگئے ہیں-- تم نے قومی پستی کا بدترین دور بھی دیکھا جب تم اس قدر منتشر تھے کہ اپنے بھائی کے قتل پر خاموش تھے اور کئی جگہ خود اپنے بھائی کے قاتل ٹھرے، جب تمہاری عزتیں لٹ رہی تھی تب تمہارا فنکار، شاعر، ادیب رومانوی حسن پر نغمے لکھ اور گارہے تھے، جب پشاور میں خودکش حملے ہوئے تو تمہارے شاعر نے ایک جنس کو خودکش دھماکہ لکھا----

کیا تمھے کبھی اندازہ ہوا کہ ہم نے بحیثیت قوم یہ پستی یہ تباہی کیوں دیکھی ؟؟؟

کیونکہ ہم منتشر ہوچکے تھے تقسیم ہوچکے تھے، بحیثیت قوم ہماری اجتماعی حیثیت ختم ہوگئی تھی، قومی اجتماعی شعور ختم ہوچکا تھا سب قبیلوں اور خاندانوں اور سرحدوں میں تقسیم ہوچکے

تھے--- یہاں احتجاج ہوتے رہے، بہترین تقاریر ہوتی رہی، خبریں چھپتی رہی مگر سب بے فائدہ کیونکہ سب اپنا اپنا الگ مورچہ بنائے بیٹھے تھے، اپنی الگ شناخت کیساتھ اپنا الگ اسٹیج سجائے بیٹھے تھے کوئی اتفاق نہیں تھا---

اب پشتون تحفظ موومنٹ کی شکل میں ایک تحریک اٹھی اس قوم کو پھر سے ایک کرنے، اس قوم کو پھر سے ایک مورچے اور ایک اسٹیج پر بٹھانے، اس قوم کو پھر سے ٹولیوں سے نکال کر ایک لشکر بنانے، اس قوم کو اس کی پہچان، ثقافت، زبان، تاریخ، ادب اور زمین کیطرف واپس لانے کیلئے---

اس لیئے ہر پشتون کو اس قوم کی بقاء کیخاطر پشتون تحفظ موومنٹ کا حصہ بن کر متحد ہوکر اس سامراج کے سامنے کھڑا ہونا پڑیگا---

پشتونوں ! تمھاری اس رسوائی کا مداوا خاموش رہ کر یا الگ الگ رہ کر شور مچانے سے نہیں ہوگا--- یہ سوچ کر کہ میرے قاتل کو مجھ رحم آجائیگا اور اس سوچ کیساتھ اپنے قاتل سے رحم کی امید تمھاری بے وقوفی ہوگی--- اگر تمھارا قاتل کچھ وقت کیلئے تمھارے ساتھ بیٹھ بھی جائے اسے اس کی ہمدردی نہیں بلکہ قومی تحریک کے اٹھنے کیوجہ سے اس کی مجبوری سمجھو اور یقین کریں کہ جب سامراج اس مجبوری سے آزاد ہوگا وہ تمھے پھر سے نئے طریقے سے ماریگا---

اس خطے میں جو کچھ ہوا وہ کوئی جہاد، ملکی مفاد یا دہشتگردی کی جنگ نہیں تھے بلکہ انسانی اور پشتون تاریخ کا بدترین یکطرفہ قتل عام تھا جس کو مہذب جواز فراہم کرنے کیلئے یہ سب نام استعمال کیئے گئے--- ہر طرف اور ہر شکل میں صرف پشتون نشانہ بنا---

مگر آج بھی اس قوم میں ایسے ضمیر فروش موجود ہیں جو صرف اپنے مفادات کیخاطر اس قاتل سامراج کے مظالم پر پردہ ڈالتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس سب کے ذمہ دار خود پشتون ہیں--- ان کا

ایک مشہور فقرہ ہے کہ "ہم مانتے ہیں کہ پشتون بیگناہ مرے، ریاست سے غلطیاں ہوئی مگر دہشتگرد بھی تو سارے پشتون ہی تھے" یعنی یہ اقرار کرتے ہیں کہ سامراج نے پشتونوں کو بیگناہ مارا مگر اس کی ذمہ داری بھی مقتولین کے ورثاء پر ڈالتے ہیں---

ایسے لوگ کئی شکلوں میں موجود ہیں اور سامراج کیخلاف مذاحمت سے قوم کی توجہ ہٹانے کیلئے یہ لوگ "استحمار" کا سہارا بھی لیتے ہیں--- (استحمار کی تعریف آئیندہ تحاریر میں کرونگا) ---

یہ لوگ کہتے ہیں کہ غربت ہے، افلاس ہے، مذاحمت کرنے والے اپنا پیسہ تحریکوں پر ضائع کرنے کیبجائے ان لوگوں کو دیں جن کے پاس گھر نہیں کھانا نہیں، جو بیمار ہیں، زخمی ہیں اور اکثر ہمیں کہتے ہیں کہ جن زخمیوں کو تم سامنے لاتے ہو ان کا علاج کیوں کرتے---

ان کی سفاکی ملاحظہ کریں کہ سامراج قوم کے افراد سے ان کے گھر چھین لے، روزگار چھین لے، عزت چھین لے، انصاف چھین لے مگر یہ لوگ اف تک نہیں کرتے اور جب اس ظلم کیخلاف قوم کے جوان مذاحمت کرتے ہیں تو یہ لوگ مذاحمت کاروں سے کہتے ہیں کہ ان مظلوموں کو سہولیات دو---

یعنی جہالت اور سفاکی کی حدیں تمام ہیں کہ سامراج ہمیں مارتا ہے ، لوٹتا ہے اور یہ ہمیں کہتے ہیں کہ خود اپنی مدد کرو اور جب ہم خود اپنی مدد کرکے قوم کو سہولیات دینے کیلئے خودمختاری اور علیحدگی کی بات کرتے ہیں تاکہ ہمارے وسائل ہمارے ہوجائیں اور ہم قوم کو پال سکیں تو یہی ہوگ ہمیں غدار اور واجب القتل ٹھراتے ہیں---

اور سب سے اہم بات یہ کہ قوم کی غربت، افلاس اور جلاوطنی انہیں تب نظر نہیں آتی جب پنجاب اس قوم کیلئے اپنی سرحدیں بند کرتا ہے اور ان کیخلاف بدترین لسانی آپریشن کرتا ہے اور یہ لوگ تماشہ دیکھتے رہے جب تک قومی مذاحمتی تحریک نہیں اٹھی کیونکہ اس قوم کی ذلت سے ان

لوگوں کو نقصان نہیں تھا ان کو مذاحمتی تحریک سے مسئلہ ہے کیونکہ سامراج کا سایہ ان کیلئے سایہ خدا ہے---

یہ لوگ اکثر اتحاد کی رٹ لگائے دکھائی دیتے ہیں جیسے پنجابی پٹھان بھائی بھائی، مسلمان بھائی بھائی، ملکی مفاد، اتحاد میں قوم کی بقاء وغیرہ---

ان کے اتحاد، بھائی بھائی اور اسلام اور انسانیت کا یہ درس اس وقت نہیں تھا جب سامراج اس قوم کو تقسیم کرکے ملکی مفاد کے نام پر بے دردی سے ماررہا تھا مگر پشتون تحفظ موومنٹ کے آنے کیبعد اس وقت یہ ہوگ اتحاد اتحاد کی رٹ لگا کر اس قوم کو پھر سے اتحاد کی رسی میں باندھ کر سامراج کے اس کنویں میں پھینکنا چاہتے ہیں جس کنویں کا پانی پہلے ہی ملکی مفاد، بھائی چارے اور اتحاد کے نام پر پشتونوں کے خون سے سرخ ہوچکا ہے---

یہ لوگ کہتے ہیں یہ ملک سب کا ہے مگر یہ عجیب بات ہے کہ اس ملک کیلئے جب قربانی کا وقت آتا ہے تو اجتماعی قبریں صرف پشتونوں کی بنتی ہیں---

یہ لوگ اکثر یہ بھی کہتے ہیں کہ اگر ہم آزادی اور علیحدگی کی بات کرینگے تو ہمیں فسادی اور غدار کہا جائیگا لہذا آزادی کا نام مت لیں کیونکہ اس سے فساد پھیلے گا اور بیگناہوں کا قتل عام ہوگا---

ان سے ذرا پوچھا جائے کہ جب یہ بھائی بھائی کی بات کرتے ہیں تو پھر ہماری آزادی کیخلاف کیوں ہیں ہم اپنی زمین، اپنی پہچان، اپنا شعور رکھتے ہیں اور اپنے وطن کے فیصلے کا حق رکھتے ہیں مگر یہ ہمیں ذبردستی اپنے ساتھ رکھنا چاہتے ہیں تو یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ یہ بھائی نہیں بلکہ قابض ہیں---

اور جناب اس وطن میں جتنا فساد ہوچکا ہے جتنے بیگناہ مارے جاچکے ہیں کیا انہوں نے آزادی یا علیحدگی کی بات کی تھی ؟؟؟ قتل عام اور فساد تو ہورہا ہے اور اسی میں اس سامراج کی بقاء ہے

اسلیئے آزادی سے مسئلہ محکوم قوم کو نہیں بلکہ سامراج اور قوم کے اندر ان سامراجی کارندوں کو ہے---

پشتونوں ! بہت آسان الفاظ میں مثال دونگا اس سامراج اور اس کے کارندوں کی---

پڑوس میں رہنے والا ہوشیار ڈاکو گھر کے غدار کیساتھ ہاتھ ملاتا ہے اور گھر کا غدار گھر کے محافظ کو کہتا ہے کہ تم گھر کی چوکیداری مت کرو اس سے پڑوسی ناراض ہوگا وہ سمجھیگا کہ تم پڑوسی کو ڈاکو سمجھتے ہو اور ایسے ہمارا بھائی چارہ خراب ہوگا---

اسی طرح یہاں کے غدار باہر کے ڈاکو یعنی سامراج کیساتھ ہاتھ ملاتا ہے اور پھر اپنی قوم کے نظریاتی محافظوں یعنی قوم پرستوں کو کہتا ہے کہ تم بات نہ کرو کیونکہ اس سے سامراج ناراض ہوگا اور بھائی چارہ خراب ہوگا اور یوں وہ سامراج یعنی ڈاکو کو گھر کے اندر آنے کا راستہ دیتا ہے---

قوم کے یہ غدار چرواہا کہلانے کے شوق میں قوم کو بکریوں جیسی ذندگی اختیار کرنے کا مشورہ دیتے ہیں--- یہ لوگ قوم کو ڈراتے ہیں کہ تم ختم ہوجاوگے مگر حقیقت یہ ہے کہ آزادی سے قوم نہیں بلکہ یہ غدار ختم ہونگے اور اسی سے یہ لوگ ڈرتے ہیں اور سامراج کی گود میں بیٹھ کر قوم کو غلام بنانے میں سامراج کی مدد کرتے ہیں---

میرے پشتون جوانوں ! ہم اور آپ نے مل کر اس قوم کو ان جیسے لوگوں سے بچانا ہے، اس قوم کی ذہنی تربیت پر محنت کرنی ہے اور قوم کو آگاہی دینی ہے---

شکاری ڈوری کیساتھ کانٹا باندھتا ہے، پھر ایک کیڑا پکڑتا ہے اور اسے کانٹے کیساتھ لگاتا ہے اور پانی میں پھینک دیتا ہے--- مچھلی سمجھتی ہے کہ کیڑا اس کا کھانا ہے اور جب وہ کیڑے کو پکڑتا ہے تو کانٹا اس کے حلق میں پھنس جاتا ہے---

پشتونوں ! اس وقت تم مچھلی ہو، سامراج شکاری ہے، سامراجی سیاستدان کانٹے ہیں اور گل خان ان کے کیڑے ہیں---

سامراج ان کانٹوں اور کیڑوں کو تمھارے لیئے ذندگی بنا کر تمھارے سامنے پیش کرتا ہے مگر جب تم ان کیڑوں کے ظاہر کو دیکھ کر کانٹے یعنی سامراجی سیاستدان کی چال میں آجاتے ہو تو تم مکمل طور پر سامراج کے قابو میں آجاتے ہو---

اسلیئے قوم کو آگاہی دیں کہ ان کی ہمدردیوں سے خود کو بچائیں اور سامراج کے کھیل کو ناکام بنائیں--- یاد رکھیں جب قوم ان کیڑوں کے پیچھے نہیں جائیگی تو یہ کیڑے اور کانٹے سامراج کیلئے ناکارہ ہوجائینگے اور یوں ان کانٹوں اور کیڑوں کو ان کی اوقات معلوم ہوگی---

#شیراز_خان_مہمند

تاسو به وایئ چه شیراز لیونی شو ...

مقبوضہ قوم میں جھالت اور انتہاپسندی سامراج کی بنیادی ضروریات ہوتی ہیں اور اسی لیئے سامراج مقبوضہ قوم کو سیاسی شعور سے دور رکھتا ہے تاکہ قوم میں معاشرتی شعور نہ آسکے اور قوم جھالت سے نہ نکل پائے---

انتہاپسندی دو طریقوں سے آتی ہے اور وہ دونوں طریقے ایک دوسرے کیساتھ جڑے ہیں---

میں کافی تفصیلی آرٹیکل اس پر لکھ چکا ہوں آج مختصر بتاونگا---

ایک قوم کو سیاست سے دور کرکے اس کے تمام اختیارات سامراج اپنے قبضے میں لیتا ہے--- پھر اس قوم کو فرسٹریٹ کرتا ہے---

فرسٹریشن ایک معاشی بدحالی سے آتی ہے اور دوسرا بدامنی سے آتی ہے---

سامراج مقبوضہ قوم کو بدامنی اور معاشی بدحالی میں رکھتا ہے تاکہ قوم فرسٹریٹ رہے اور یہ فرسٹریشن انتہاء پسندی میں تبدیل ہوتی ہے---

فرسٹریشن جب انتہا پسندی میں تبدیل ہوجاتی ہے تو قوم کے افراد فطری طور پر لڑائی جھگڑوں اور مار دھاڑ کیطرف جاتے ہیں---

یہی مار دھاڑ ایک قوم کو سفاک بنادیتی ہے بے حس بنادیتی ہے اور وہ قوم قاتلوں کا ایک گروہ بن جاتی ہے---

پشتون اس وقت معاشی بدحالی اور بدامنی دونوں سے دوچار ہیں اور اگر غور کریں تو معاشی بدحالی اور بدامنی دونوں چیزیں پشتونوں پر Impose کی گئی ہیں یہ پشتونوں کے اپنے مسائل نہیں تھے---

اب حالت یہ ہوگئی ہے کہ پشتون انتہاپسند ہوچکے ہیں اور یہاں کسی کا قتل ایک معمولی بات سمجھی جاتی ہے---

اس صورتحال سے نکلنے اور پشتون قوم کی اصلاح کیلئے ضروری ہے کہ پشتون قوم کی سیاسی تربیت کیجائے پشتون قوم کو سیاسی طور پر باشعور بنایا جائے اور اس قوم میں معاشرتی شعور کو بیدار کیا جائے---

یاد رہے سیاسی شعور اپنی قومیت، اپنی پہچان، اپنی ثقافت، اپنی تاریخ، اپنا جعرافیہ اور اپنے وسائل سے باخبر ہونے کو کہا جاتا ہے---

جو قوم اپنی قومیت، پہچان، ثقافت، تاریخ، جعرافیئے اور اپنے وسائل سے باخبر ہوگی وہی قوم سیاسی باشعور کہلاتی ہے---

الیکشن لڑنے، پارلیمنٹ میں جانے یا جلسے کی اسٹیج سے تقریر کرنے کو سیاسی شعور نہیں کہا جاتا ہے---

اس وقت پشتون قوم بڑی تعداد میں الیکشنز میں حصہ لیتی ہے، بڑی بڑی پارٹیوں سے وابسطہ ہے مگر سیاسی شعور اور قومی شعور ان سب میں صفر ہے کیونکہ جو شخص پارلیمان میں پہنچ کر اقبال کو اپنا قومی شاعر اور اردو کو قومی زبان کہے وہ شخص صرف ایک روبوٹ ہے جس نے پارلیمان جانے کا راستہ دیکھا ہے بس---

لہذا قوم کو سیاسی شعور دلوائیں یہ تمام مسائل حل ہونگے---

سوال تو ہوگا کہ انتہا پسندی سے پھر پہچان والی بات پر آگئے یعنی وہی بات کہ "لینده به جوړوم او مرغۍ به پرې اولم" تو جناب معاملہ یہ ہے کہ جب ایک قوم سیاسی باشعور ہوگی وہ قوم خودمختار ہوگی اور جب قوم خودمختار ہوگی تو وہ معاشی طور پر بھی مستحکم ہوگی اور امن بھی قائم رکھ سکیگی اور جب معاشی استحکام اور امن ہوگا تو قوم فرسٹریشن سے بچی رہیگی----

میں مختصر اور واضح مثال دوں کہ خود میری ہمشیرہ پشتون تحفظ موومنٹ کا حصہ ہے، میں یا قوم پرست سیاست کو سمجھنے والے لوگ عورتوں کو کمتر کیوں نہیں سمجھتے ؟؟؟ وہ ہمیشہ قوم یا معاشرے میں عورت کو بنیادی کردار دینے اور عورت کو ایک طاقت کیوں کہتے ہیں ؟؟؟

کیونکہ قوم پرست جاہل اور انتہاپسند نہیں ہوتے کچھ لوگ اس کو بیغیرتی کہتے ہیں مگر اصل میں یہ سیاسی اور معاشرتی شعور ہے---

قوم کو اس تنگ نظری سے نجات دلائیں، اپنی بہن کو اپنی طاقت بنائیں کمزوری نہیں---

معاشرتی شعور لے آئیں قوم کو کسی کے کہنے پر یا چند ٹکوں کے عوض یا کسی کورکمانڈر کے خوف سے گمراہ نہیں کریں تو یہ تمام مسائل حل ہوجائینگے اور پھر یہ نہیں کہنا پڑیگا کہ آج قیامت ہے---

ذیادہ تفصیل نہیں لکھونگا آپ خود سمجھدار ہیں---

#شیراز_خان_مہمند

پشتون وطن میں قومی لاشعوری اور انتہاء پسندی ایک باقاعدہ پالیسی ہے--

اکثر لوگ کہتے ہیں کہ پشتون انتہاءپسند ہیں جو کہ سہی ہیں مگر دیکھنا یہ ہے کہ پشتون فطری طور پر انتہاء پسند ہیں یا ان کو اس راستے پر ڈالا گیا ہے ؟؟؟

سامراج مقبوضہ قوم کی زمین کو اپنے مفاداتی اور دفاعی جنگوں کیلئے استعمال کرتا ہے---

جیسے انڈیا کیخلاف جنگ کو پراکسی کی شکل میں پشتونستان منتقل کیا، سوشلزم کیخلاف جنگ اس زمین پر لڑی اور دیگر تمام بڑی جنگیں--- ان تمام جنگوں میں پنجاب کیساتھ کیا ہوا اور پشتونستان پر کیا گزری یہ آپ سب نے دیکھا ہے---

اس سب میں سب سے اہم کردار مقبوضہ قوم کے افراد کا ہوتا ہے--- مقبوضہ قوم کے افراد سامراج کے مفاداتی جنگوں کوا حصہ نہیں ہونگے تو سامراج کبھی بھی ان کی زمین پر اپنی جنگیں نہیں لڑسکتا اسلیئے سامراج سب سے پہلے اس قوم کے افراد کو استعمال کے قابل بنانے پر کام کرتا ہے اور یہ کام ترتیب کیساتھ ہوتا ہے جس میں کہی پر نظریاتی حملہ ہوتا ہے اور کہی پر زوربازو استعمال ہوتا ہے---

سامراج ان سب کو دو حصوں میں تقسیم کرکے ان کو اپنے استعمال میں لاتا ہے---

ایک تعلیمی میدان میں اور دوسرا معاشی میدان میں---

سامراج پوری کوشش کرتا ہے کہ مقبوضہ قوم کو تعلیم سے دور رکھا جاسکے جس کی مثال قبائلی اضلاع کی صورت میں موجود ہے مگر جو لوگ دوسرے علاقوں میں جاکر تعلیم حاصل کرلیں ان کو تعلیم ایسی دیجائے کہ اس میں قوم کو گمنام رکھا جائے اور اس فرد کو معلوم ہی نہ ہوسکے کہ اس کو کس طرف جانا چاہیئے---

مقبوضہ قوم میں سامراج کی چالوں اور پالیسیوں کیخلاف قوم کی بقاء کیلئے لڑنے والے لوگ صرف قوم پرست ہی ہوتے ہیں اسلیئے جب محکوم قوم کا فرد تعلیم حاصل کرتا ہے تو سامراج اپنی نصاب میں اول تا آخر اسے یہی پڑھاتا ہے کہ قوم پرستوں سے دور رہو اور سامراج کی مدد کرو اور یہ پڑھائی مختلف شکلوں میں مسلسل 20 سال تک جاری رہتی ہے--- 20 سال تک محکوم قوم

کے جوانوں کے ذہنوں پر نصاب اور میڈیا کے ذریعے کام کیا جاتا ہے اور تب جاکر سامراج محکوم قوم کے اندر ایسے افراد تیار کرپاتا ہے جو سامراج کے مفادات کیلئے استعمال ہوسکیں---

اب ان جوانوں کو سامراج سے بچانے کیلئے قوم پرست ہی ہوتے ہیں مگر سامراج ایکطرف ان جوانوں کو مسلسل سامراجی تعلیم دیتا ہے اور دوسری طرف قوم کے اندر قوم پرستوں کو منظم نہیں ہونے دیتا ان کو تنظیم نہیں بنانے دیتا اور یوں یہ جوان قوم سے دور ہوجاتے ہیں اور سامراج کے زیراثر آجاتے ہیں---

اور آج کل آپ دیکھ رہے ہیں کہ بیشمار تعلیم یافتہ جوان سامراج کے انتہائی مضحکہ خیز اور جاہلانہ باتوں کو سچ مان کر اس کا دفاع کرتے نظر آتے ہیں---

آج ہماری قوم کے تعلیم یافتہ جوان اپنی باتوں میں اقبال کے اشعار بطور مثال پیش کرتے ہیں، جناح کو اپنا قائد کہتے ہیں، اپنے آبا و اجداد کو خود گالی دیتے ہیں حتہ کہ اپنی قومیت افغان سے منکر ہوچکے ہیں ان کو سامراجی نصاب کے ذریعے شعوری طور پر ایسا اندھا کردیا گیا ہے کہ ہر اس بات کو سچ مانتے ہیں جو سامراج کیطرف سے ہو اور ہر اس بات کو فریب کہتے ہیں جو قوم پرست کرتے ہوں---

ایک واضح مثال دوں تو دنیا میں مسلمان بیشمار ممالک میں تقسیم ہیں جنہوں نے قومیت بنیاد پر اپنے لیئے ممالک بنائے جیسے ایران، ترکی، سعودی عرب، تاجک، ازبک، چیچن اور ترقی یافتہ بھی ہیں مگر جب پشتون اپنے لیئے آزادی کا مطالبہ کرتا ہے تو یہ لوگ کہتے ہیں کہ یہ قوم پرست اسلام دشمن ہیں مسلمانوں کو تقسیم کرتے ہیں مطلب الگ ہی سطح کی جہالت ان میں بھر دی جاتی ہے جو ان کو اتنی سمجھ نہیں آتی کہ قومیت کے نام پر بنے مسلمان ممالک کہاں پہنچ گئے اور اسلام کے خودساختہ نعرے کی بنیاد پر بننے والا یہ ملک کہاں پڑا ہوا ہے---

قومیت کی بنیاد پر بننے والے ممالک سے بھیک مانگ کر کہتے ہیں کہ قوم پرستی قوم کو تباہ کرتی ہے---

دوسرا حربہ ان کو معاشی ہوتا ہے---

یہ ایک فطری عمل ہے کہ انسان کو روزگار چاہیئے ہوتا ہے خاص طور پر اس جدید معاشی دور میں اور پاکستان جیسے Capitalist ممالک میں تو روزگار انسان کی ذندگی اور موت کا فیصلہ کرتا ہے---

اب سامراج مقبوضہ قوم کی زمین پر قبضہ کرکے وہاں کے وسائل کو اپنے ہاتھ میں لیکر مقبوضہ قوم کی معاش کا فیصلہ کرتا ہے---

سامراج محکوم قوم کے وسائل اپنے قبضے لیکر خود فیصلہ کرتا ہے کہ اس قوم کو کتنا دینا ہے اور کتنا معاشی کمزور کرنا ہے---

مقبوضہ قوم کو معاشی طور پر اپاہج کرنے کیبعد سامراج اس قوم کو اپنا محتاج بناتا ہے---

پھر تعلیم یافتہ لوگوں کو اپنے ہاں لاکر دو کام کرتا ہے---

1 : تعلیم یافتہ افراد کو یہ احساس دلاتا ہے کہ اس کے اپنے وطن میں اس کیلئے روزگار نہیں ہے اور سامراج ان کو روزگار دیکر پال رہا ہے اور اس کی تکرار آپ سب اکثر سنتے ہونگے---

2 : تعلیم یافتہ افراد کو مقبوضہ وطن سے نکال کر ان سے اپنے وطن کی تعمیر کرواتا ہے اور یہ بھی آپ سب دیکھتے ہونگے کہ تمام تعلیم یافتہ افراد جو کسی بڑے عہدوں پر ہیں وہ اپنے خاندانوں سمیت پنجاب شفٹ ہوجاتے ہیں---

اب مقبوضہ قوم میں وہ لوگ رہ جاتے ہیں جو انپڑھ ہوں اور جن کا اپنا چھوٹا کاروبار ہو جیسے دوکان مارکیٹیں وغیرہ---

ان کو بھی سامراج تقسیم کرتا ہے---

سامراج مقبوضہ قوم کی زمین پر ایسے حالات بنادیتا ہے کہ باروزگار افراد کو اپنا معاش بچانے کیلئے اپنے وطن سے ہجرت کرنی پڑتی ہے جیسے آپ آج کل دیکھ رہے ہیں کہ لاکھوں باروزگار پشتون اپنا روزگار پشتون وطن سے نکال کر پنجاب جاچکے ہیں اور ان حالات کیوجہ سے نیا روزگار نہیں بن پاتا جس کے باعث مقبوضہ وطن معاشی طور پر بدحال اور محتاج ہوجاتا ہے---

اب اس صورتحال میں نیچرل فینامینا کے تحت وہاں کے افراد فرسٹریٹ ہوجاتے ہیں اور فرسٹریشن انتہاء پسندی کیطرف لیجانے والا سب سے آسان راستہ ہے اور سامراج بھی اسی راستے کا انتخاب کرتا ہے---

قوم کی زمین پر رہنے والے افراد جب انپڑھ، فارغ اور فرسٹریٹڈ ہوتے ہیں تو ان کے اندر انتہاء پسندی جنم لیتی ہے---

وہ دنیا کیساتھ کاندھے سے کاندھا ملا کر نہیں چل سکتے، وہ بہت پیچھے ہوتے ہیں، ان میں کوئی تعمیری سوچ نہیں ہوتی اور یوں یہ فرسٹریشن لڑائیوں جھگڑوں اور مار دھاڑ کی شکل میں نکلتا ہے--- جب فرسٹریشن مار دھاڑ کی شکل میں نکلنا شروع ہوجائے تب فرسٹریٹڈ افراد کے ذہن کو خادساختہ سکون دلانے کیلئے سامراج مختلف طریقے استعمال کرتا ہے جن میں سب سے آسان اور کارآمد دوائی مذہب ہے--- ایک فرسٹریٹڈ شخص جو بے روزگار ہو ذندگی سے بیزار ہوچکا ہو کو بآسانی حور اور جنت کے نام پر اور کچھ کو پیسے کی لالچ دیکر استعمال کیا جاسکتا ہے اور یوں یہ لوگ سامراج کی نظر میں جنگ کیلئے تیار ہوتے ہیں اور پھر انہیں بہت آسانی کیساتھ کسی بھی جنگ میں استعمال کیا جاسکتا ہے---

اب انتہاء پسندی یہ نہیں ہوتی کہ ایک شخص مذہب، غیرت، زمین جائداد یا کسی اور نام پر کسی کا قتل کردے---

انتہاء پسندی کی مختلف شکلیں ہوتی ہیں جن میں ہر شکل اپنے وقت اور دائرے میں سامنے آتی ہے---

مار دھاڑ اور قتل عام والی شکل صرف قوم کے اندر بنائی جاتی ہے جہاں سامراج نے اپنے مفادات پورے کرنے ہوتے ہیں---

دوسری شکل میں پڑھے لکھے افراد جو سامراج کے قابو میں ہوتے ہیں وہ بھی قوم پرستوں کیخلاف مختلف فتوے دیتے ہیں جیسے غدار، خارجی، فسادی، دہشتگرد وغیرہ--- اور دوسرے ممالک کیلئے ان کے ذہن میں صرف ایک ہی بات ہوتی ہے کہ یہ ہمارے دشمن ہیں اور وہ ہمارے دوست---

انڈیا، افغانستان اور اسرائل ہمارے بدترین دشمن ہیں یہ بھی پڑھے لکھوں کی انتہاپسندی ہے اور چین کیساتھ ہماری دوستی حمالیہ سے اونچی، سمندر سے گہری وغیرہ کہنے والے بھی انتہاپسند ہی ہیں کیونکہ ان کے اذہان پر ایسے کام کیا گیا ہے کہ ان کی نظر میں دنیا ڈپلومیسی سے نہیں بلکہ دشمن اور دوست کے ناموں سے چلتی ہے---

تو جناب تحریر میں تفصیلی وضاحت کا مقصد یہ ہے کہ مقبوضہ قوم میں ہر بیماری کی وجہ سامراج ہوتی ہے اور سامراج ہی یہ سب بناتا ہے مگر صرف باریکی سے دیکھنا پڑتا ہے---

اب اس انتہاء پسندی کا حل کیا ہے ؟؟؟

اس کا واحد حل قوم پرستی ہے---

ایک قوم پرست انسان ہی جان سکتا ہے کہ اس کی قوم معاشی اور نظریاتی طور پر کتنی مضبوط ہے، ایک قوم پرست انسان ہی اپنی قوم کے افراد کو بتاسکتا ہے کہ اس کی زمین کس قابل ہے اور وہ اس سے کتنا فائدہ اٹھا سکتا ہے، ایک قوم پرست انسان ہی اپنی قوم کو اس معاشی فردٹریشن سے نکال سکتا ہے کیونکہ جب قوم خودمختار ہوگی اور اپنی زمین پر صرف اس کا اختیار ہوگا تو قوم کے وسائل اسی قوم پر خرچ ہونگے اور قوم فرسٹریشن سے بچی رہیگی اور یہ بات صرف قوم پرست کرتے ہیں---

دوسری طرف ایک قوم پرست ہی اپنی قوم کو سہی تاریخ، ثقافت، روایات، آبا و اجداد اور ان کے کردار، قومی اثاس، قومی ضروریات، قومی نظریات پڑھا کر قوم کے اذہان کو تعمیری سوچ کی طرف لاسکتا ہے---

ایک قوم پرست ہی اپنی قوم کا بہتر مفاد سوچ سکتا ہے کیونکہ قوم پرست کی بقاء اس کے قوم کی بقاء میں ہوتی ہے---

#پشتون_تحفظ_موومنٹ

میں نے اسٹیٹس لکھا تھا اس پر ذیادہ سوالات پشتون وسائل کے حوالے سے آئے--- ان کا جواب--

سامراج قبضہ کیوں کرتا ہے اس پر میں ہمیشہ لکھتا ہوں مگر پچھلی اور آج کی تحاریر میں تھوڑا فرق ہے---

پچھلی تحاریر میں یہ بتاتا آرہاں کہ سامراج کن مقاصد کیلئے قبضہ کرتا ہے اور موجودہ سامراج نے پشتونخوا پر کیسے قبضہ کیا اور اس قبضے کو برقرار کیسے رکھا جارہا ہے---

جب ایک قوم طاقت میں آکر ارد گرد کے اقوام پر قبضے کرتی ہے تو وہ سامراج بنانی ہے اور یہ قبضے دو مقاصد کیلئے ہوتے ہیں---

1 : دیگر اقوام کی زمین قبضے میں لیکر اپنی سرحدات وسیع کرنا تاکہ اپنی دفاع کی جنگیں مقبوضہ قوم کی زمین پر لڑے اور دفاعی پوزیشن لینا---

2 : دیگر اقوام کی زمین پر قبضہ کرکے وہاں کے وسائل، دولت، معدنیات اور تجارت کو قبضے میں لیکر انہیں اپنی قوم پر خرچ کرنا---

یہ سب میں کئی مرتبہ لکھ چکا ہوں آج بتاونگا کہ کونسے وہ وسائل ہیں وہ کونسی دولت ہے جس پر سامراج نے قبضہ کیا اور قبضہ برقرارا رکھنے کیلئے پشتونخوا کا یہ حال کیا---

معدنیات کے حوالے سے پشتونستان مالامال ہے---

صرف قبائلی علاقہ جات کی بات کروں تو اورکزئی ایجنسی میں اس وقت بہت بڑے کوئلے کے ذخائر موجود ہیں---

جنوبی وزیرستان میں اتنے قدرتی معدنیات ہیں جو پورے پشتون وطن کی تقدیر بدل سکتے ہیں---

ان معدنیات میں تانبا، سونا، چاندی، یورانیم، کرومائیٹ، گرینائٹ، تیل، اور گیس کے بے تحاشہ ذخائر ہیں. ان معدنیات کی مقدار اتنی ہے کہ اگر ان کو نکالا جائے تو یہ ایک سال میں پشتون وطن کی قسمت بدل دینگے---

جبکہ پشتونخوا دنیا کا امیرترین علاقہ اور پشتون دنیا کے امیرترین لوگ ہونگے.

قبائلی علاقوں میں معدنیات کی مقدار کے حوالے سے معلومات ہیں کہ اس وقت صرف جنوبی وزیرستان میں 36 ہزار ملین ٹن تانبا ہے اور بین الاقوامی مارکیٹ میں ایک ٹن تانبے کی قیمت 7 لاکھ ڈالرز ہے. فاٹا میں اس وقت سونے کے ذخائر کی مقدار 15 ہزار ملین ٹن ہے. وانا میں کوئلے کے بڑے ذخائر ہیں. سپین قمر میں تانبے اور سرہ خاورہ میں کرومائیٹ کے بڑے ذخائر ہیں .صرف وزیرستان میں تیل اور گیس کے اتنے ذخائر ہیں کہ پشتون وطن کو 140 سال تک کسی سے تیل اور گیس خریدنا نہ پڑے جبکہ 1946 میں ایک برٹش کمپنی کی سروے کیمطابق فاٹا میں مشرق وسطہ سے ذیادہ تیل اور گیس ہے. اور مشرق وسطہ پوری دنیا کے 50% سے ذیادہ تیل کا مالک ہے---

اس کے علاوہ دنیا میں یورانیم کے بڑے ذخائر میں سے ایک شلمان میں موجود ہے---

کرم میں کوئلے کے سب سے بڑے ذخائر ہیں، خیبر کے گرینائٹ، سیمینٹ اور مھمند کے پہاڑوں کے پتھر سونے سے ذیادہ قیمتی ہیں---

دیگر پشتونخوا کیطرف آئیں تو کرک، لکی مروت کے علاقے گیس، سیمینٹ سے مالامال ہیں اور کرک سے کوہاٹ تک علاقے نمک سے بھرے پڑے ہیں اور اسی زیر زمین نمک کیوجہ سے ہم کالا باغ ڈیم کیخلاف ہیں کیونکہ اگر کالا باغ ڈیم بن گیا تو کوہاٹ اور دیگر علاقوں کا پانی نمکین ہوجائیگا اور پینے کے قابل نہیں رہیگا جس کے باعث لوگ ان علاقوں کو چھوڑ دینگے، کوہاٹ سے اسطرف آئیں تو درہ آدم خیل کے علاقے کوئلے سے مالا مال ہیں---

تھوڑا اوپر جائیں تو سوات، دیر، ملاکنڈ، چترال تک یہ تمام علاقے میواہ جات اور سیاحت کے خزانے ہیں--- جبکہ بونیر میں ایلم میں یورینیم کے بڑے ذخائر ہیں---

جبکہ قبائلی علاقوں میں بھی اورکزئی، پارہ چنار، رزمک، سراروغہ، تیرا، سپرے اپر مھمند، باجوڑ سیاحوں کیلئے جنت ہیں اور باقی سوات سے چترال تک کی خوبصورتی سے آپ سب واقف ہی

ہیں۔۔۔ پشتونخوا صرف خوبصورتی کے دلدادا لوگوں کیلئے ہی نہیں بلکہ تاریخ ٹٹولنے والے سیاحوں اور آرکیولوجی کیلئے بھی بہترین خطہ اور پرکشش ہے یہاں سے دنیا کی تاریخ کی کئی گھتیاں سلجھ سکتی ہیں۔۔۔

یہ پشتونخوا کی زمین کے اندر اور اوپر کے خزانے ہیں اب ذرا مزید جعرافیئے پر نظر دوڑائیں۔۔۔

پشتونخوا کے پاس پہاڑ اور میدان دونوں ہیں، پشتونخوا کے پاس سخت اور قابل کاشت دونوں قسم کی زمینیں ہیں، پشتونخوا کی سرحدات اونچائی پر ہیں، پشتونخوا میں چاروں اطراف برفباری ہوتی، پانی بیش بہاء ہے، پشتونخوا ایشیاء کا سینٹر ہے اور تجارتی روٹس کیلئے بہترین راستے یہاں سے گزر کر جاتے ہیں، پشتونخوا کے اپنے تجارتی پوائینٹس، مختصر پشتونخوا کے پاس دنیا کی وہ اسٹریٹجک پوزیشن ہے جس کی دنیا ارمان کرتی ہے۔۔۔

اب آپ سب ذرا غور کریں ایکطرف پشتونخوا کا ایسا جعرافیہ کہ تحارت کیلئے انتہائی پرکشش اوپر سے پشتونخوا کے چاروں اطراف انتہائی اونچے دفاعی پوزیشنز، پشتونخوا کا پانی اپنا ہے اور جعرافیاں ایسا کہ ایک دریا پر کئی ڈیم بن سکتے ہیں، برفباری اور جنگلات اور بارشوں کی کثرت سے یہاں پانی کی کمی نہیں ہوتی، قابل کاشت زمینیں سب کو معلوم ہیں۔۔۔

اور سب سے اہم افرادی قوت کئی ممالک سے ذیادہ ہے۔۔۔

یاد رہے ایک ملک کو چلنے کیلئے یا تو سمندر چاہیئے ہوتا ہے یا ایسا جعرافیاں اور معدنیات کہ وہ سمندر کے بغیر خود کو پال سکے اور پشتونخوا کے پاس بہترین جعرافیاں اور بیش قیمت معدنیات ہیں دبئی کے پاس صرف تیل اور سمندر ہے جبکہ پشتونخوا کے پاس اس کے متبادل اتنا تیل اور ایسا جعرافیا ہے کہ پشتونخوا دوسرا دبئی بس سکتا ہے۔۔۔

مگر سامراج کے پاس کچھ نہیں ہے۔۔۔

سامراج کے پاس نہ تو سمندر ہے، نہ جعرافیاں، نہ معدنیات، نہ اونچائی، نہ دریا، نہ برفباری--- موجودہ دور کیلئے دو انتہائی اہم چیزیں ڈیم اور فوج یہ دونوں موجودہ سامراج کے جعرافیئے پر نہیں بن سکتے--- سامراج کی زمین پر ڈیم نہیں بن سکتا، سامراج اونچائی کے حامل ممالک میں ایسا گرا ہے کہ ان کی زمین پر بڑی سے بڑی فوج بھی ان کا دفاع نہیں کرسکتی---

اور اسی لیئے سامراج نے پشتونخوا، بلوچستان، کشمیر پر قبضہ کررکھا ہے---

پشتونخوا سے سامراج کو دفاعی پوزیشن، معدنیات، تجارتی روٹ، سیاحت اور ڈیم مل رہے ہیں پانی سمیت، بلوچستان سے ان کو سمندر مل رہا ہے جو اگر بلوچستان کے اختیار میں آجائے تو عربی بلوچستان میں نوکریاں کرینگے اور کشمیر سے انہیں اونچی دفاعی پوزیشن، سیاحت اور پانی ڈیم وغیرہ مل رہے ہیں اور ان سب کے دم پر سامراج خود کو پال رہا ہے---

تو جناب یہ ہی وہ وجوہات جن کیلئے ان تمام علاقوں میں 72 سالوں سے فوج ہی فوج ہے اور اسی وجہ سے ان علاقوں میں سیاسی استحکام نہیں آتا---

پشتونخوا کے وسائل اس سے کئی ذیادہ ہیں--- درج بالا وسائل کی تفصیل میری اپنی محدود معلومات ہیں---

#شیراز_خان_مهمند

اہم بات یہ ہے کہ ہم نے قدرت کے قانون کو دیکھنا ہے پنجاب کے قانون کو نہیں، ہم نے فطرت کے اصولوں کو دیکھنا ہے پنجاب کے اصولوں کو نہیں، ہم نے انسانیت کے قاعدے کو دیکھنا ہے پنجاب کے قاعدے کو نہیں، ہم نے یہ دیکھنا ہے کہ ہماری قوم کا فائدہ کس چیز میں ہے یہ نہیں دیکھنا کہ پنجاب کی خوشی کس چیز میں ہے--- مختصر ہم سب سے پہلے اپنی قومی بقاء کے بارے میں سوچینگے اس کیبعد کسی ملک یا صوبے کی بقاء کا سوچینگے جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا ہے کہ پشتون ہونگے تو ملک اور بھی بن جائینگے پر اگر پشتون ہی نہیں ہونگے تو اس دنیا کے نقشے پر ہزار افغانستان اور ہزار خیبرپشتونخوا کا وجود فضول ہونگے----

اور یہی بات مسلمانیت پر بھی لاگو ہوتی ہے کہ پشتون سلامت ہونگے تو نماز، روزہ بھی کرلینگے اور دوسرے مسلمانوں کیساتھ اتحاد بھی کرلینگے پر اگر پشتون ہی نہ رہے تو اس دنیا میں اسلام چلتا ہے یا عیسایت اس سے کوئی فرق نہیں پڑیگا---

یقین مانیئے پشتونوں کے مرنے سے نہ پاکستان کے پنجابی کو فرق پڑتا ہے اور نہ ہی اسلام کے عربی اور ترک کو اور اس کا واضح ثبوت آپ پچھلے 40 سال میں دیکھ چکے ہیں---

اسلیئے سب سے پہلے پشتون قوم اس کیبعد کوئی اور---

مزید وضاحت درج ذیل تحریر میں پڑھیئے---

میں پہلے بھی واضح کرچکا ہوں کہ قوم جعرافیئے سے نہیں بنتی بلکہ جعرافیہ قوم سے بنتا ہے--- ایک خاص جعرافیئے کے اندر مختلف انسانوں کو ڈالنے سے کوئی قوم نہیں بنتی اور نہ ہی اسے قوم کہا جاسکتا ہے---

اب سوال یہ ہے کہ ایک قوم اپنے لیئے مخصوص جعرافیئے کا انتخاب کیوں کرتی ہے ؟؟؟

ایک خاندان اپنے لیئے گھر بناتا ہے، ایک قبیلہ اپنے لیئے دیہات بناتا ہے یا ایک قوم اپنے لیئے مخصوص جعرافیئے پر مشتمل ایک ملت یا ایک ملک بناتا ہے ان سب کا مقصد ایک ہوتا ہے---

ایک قوم اپنے لیئے مخصوص جعرافیہ منتخب کرتی ہے تاکہ وہاں اس کا اپنا اختیار ہو، وہ قومی، مذہبی اور ہر نظریاتی معاملے میں آزاد ہو، اس کو انصاف، تحفظ، عزت ملے، وہ اپنی ثقافت کے مطابق ذندگی گزارے، اس کی شناخت، پہچان محفوظ ہوں، اس کے وسائل، دولت، تجارت پر اس کا اختیار ہو، وہ اپنا دفاع خود کرسکے، وہ دنیا میں اپنی قومی پہچان کیساتھ پہچانا جائے، اس کی نسل آزاد ماحول میں آگے بڑھے، وہ بحیثیت قوم ترقی کرے اور دنیا کیساتھ چلے---

مختصر یہ کہ اس کو تمام بنیادی انسانی حقوق حاصل ہوں---

اب جناب ہر چیز کا ایک نظام ہوتا ہے جس کے تحت چلنے سے ہی وہ چیز سلامت رہتی ہے---

بہت مختصر اور واضح مثالیں دونگا کہ آپ اپنے بازو کو سامنے کیطرف موڑیں تو وہ مڑیگا مگر آپ اس کو اس کے نظام کیخلاف پیچھے کیطرف موڑینگے تو وہ ٹوٹ جائیگا اور ناکارہ ہوجائیگا، آپ کے دل کی دھڑکنوں کی مخصوص رفتار ہے اگر آپ کا دل اس مخصوص رفتار سے کم یا ذیادہ مرتبہ دھڑکیگا تو آپ کی موت ہوسکتی ہے---

اسی طرح اقوام بھی ایک نظام کے تحت چلتے ہیں--- میں نے اوپر تحریر میں قوم کے جعرافیئے کے انتخاب کے حوالے سے جو لکھا وہ انسانی فطرت ہے اور اسی لیئے جب آپ انسانی فطرت کیخلاف جائینگے یعنی ایک قوم پر جبر کرینگے، اس کی بے عزتی کرینگے، اس کو گمنام کرینگے، اس کو بھوکا پیاسا اور بے روزگار رکھینگے، اس کو انصاف اور تحفظ نہیں دینگے، اس کو لوٹینگے اور اس کو احساس کمتری کا احساس دلا کر درجہ دوم کے انسانوں کیطرح رکھینگے، اس کی نظریات پر پابندی لگائینگے تو وہ قوم کسی صورت آپ کیساتھ اکھٹی نہیں رہ سکتی وہ اپنے

لیئے ایسا جعرافیہ بنانے کا سوچیگی جہاں اسے تمام سہولیات میسر ہوں اور وہ آزاد ہو۔۔۔ انسان تو کیا آپ کسی جانور کو بھی ذبردستی اپنے ساتھ نہیں رکھ سکتے۔۔۔

یہ تو تھا عام تجزیہ۔۔۔

اب ذرا پشتون قوم پر بات کرتے ہیں۔۔۔

پشتون ایک بڑی قوم ہے اور انسان ہیں یہ الگ بات ہے کہ سامراج انہیں جانوروں سے بھی بدتر سمجھتا ہے۔۔۔

پشتون کی فطرت بھی وہی ہے جو ایک بڑی قوم کی ہوتی ہے، پشتون پر بھی قدرت اور انسانیت کے قاعدے قوانین لاگوں ہوتے ہیں۔۔۔

اب لر پشتون موجودہ دور میں کیسی ذندگی جی رہے ہیں ؟؟؟

تمام قاعدے قوانین اور انسانیت کو ایکطرف پھینک کر سامراج پشتونوں کو مسلسل اذیت میں رکھ رہا ہے۔۔۔

پشتونوں کو اس وقت کوئی حقوق میسر نہیں ہیں۔۔۔ پشتونوں کو نہ انصاف میسر ہے، نہ تحفظ، نہ عزت۔۔۔

پشتونوں کے اپنے گھر اور روزگار تھے وہ بھی سامراج نے چھین لیئے۔۔۔

پشتونوں کی ثقافت، پہچان، تاریخ، تہذیب و تمدن، زبان سب کچھ گمنام اور بدنام ہے۔۔۔

پشتونوں کو تعلیم، صحت اور موجودہ دور کی انتہائی اہم انٹرنیٹ، میڈیا اور بجلی تک میسر نہیں۔۔۔

ان میں سے اگر بجلی، تعلیم، صحت، انٹرنیٹ وغیرہ نکال بھی دیں تو ایک بڑی قوم اور پشتون جیسی بڑی قوم اپنی پہچان، ثقافت اور عزت پر کبھی بھی سمجھوتہ نہیں کرتیں---

اب یہ بہت ہی فطری بات ہے کہ پشتون ان سب حالات کیبعد علیحدگی کا مطالبہ کریں یا جدوجہد کریں---

یاد رکھیں آزادی کو سامراج کے آئین میں جرم قرار دیا گیا ہے مگر یہ بنیادی انسانی حق ہے اور میں پہلے بتاچکا ہوں کہ ہم نے پنجاب کے قانون کو نہیں بلکہ فطرت اور انسانیت کے اصولوں کو دیکھنا ہوگا---

پشتونوں کے پاس ایک بھی سہولت اور حق نہیں ہے مگر کچھ پشتونوں نے ذبردستی خود کو اور پوری قوم کو فطرت کیخلاف ظلم کی اس چکی میں بند کرکے رکھا ہوا ہے--- یہ لوگ خود تو انسانی فطرت کیخلاف جاکر غلامی سے عشق کرتے ہیں ساتھ میں قوم کو بھی یہی درس دیتے ہیں---

اور اسی انسانی فطرت کیخلاف چلنے کیوجہ سے ہی آج پشتون قوم تباہ ہوچکی ہے--- جیسا میں نے پہلے کہا کہ آپ اپنے بازو کو بھی اس کے نظام کیخلاف غلط سمت ذبردستی موڑوگے تو وہ ٹوٹ کر ناکارہ ہوجائیگا اسی طرح پشتون قوم کو اس کی فطرت کیخلاف ذبردستی غلامی میں دھکیلا گیا ہے جس کا خمیازہ ہم آج اتنی سنگین تباہی کی صورت میں دیکھ رہے ہیں---

اس بات کو سمجھنا ہوگا کہ اپنا جعرافیہ جرم یا قوم پرستی نہیں ہے بلکہ یہ کسی بھی قوم کی بقاء کیلئے عین لازم ہے کہ وہ خودمختار ہو---

آزادی جرم نہیں ہے اس کو جرم مت سمجھیئے کھل کر اظہار کریں اور کھل کر آزادی کا تقاضہ کریں---

#شیراز_خان_مہمند

دو قومی نظریہ---

ایک فرد کی موت یا قوم کے دکھ پر کون خوشی مناتا ہے ؟؟؟

ظاہری بات ہے بدترین دشمن خوشی مناتا ہے---

ارمان کی موت کا مذاق آڑانے والے، خڑکمر قتل عام کو کتا مار مہم کہنے والے اور عارف وزیر کی موت پر اس کے خاندان کی عزت پر انگلی اٹھانے والے کون ہیں ؟؟؟

خڑکمر میں کس نے ہمارے حق میں ٹویٹ کیا اور کس نے ہمارے خلاف پراپیگنڈہ کیا ؟؟؟

کس نے ہمارے حق میں احتجاج کیا اور کس نے ہماری موت پر جشن منایا ؟؟؟

کونسا میڈیا ہمارے ساتھ یکجہتی کرتا رہا اور کس نے ہمارے قتل عام پر ہمیں ہی قاتل قرار دیا ؟؟؟

یہ سب عام باتیں نہیں ہیں---

دو قومی نظریہ اسی کو کہتے ہیں---

ایک قوم جو ہندوستانی عرفان خان اور رشی کپور کی موت پر غمگین ہوتی ہے وہ اس کی قوم کے افراد ہیں اور ایک قوم جو میرے غم میں غمگین ہوتی ہے وہ میری قوم کو افراد ہیں---

کیا ساہیوال کے دہشتگردوں پر ٹرپنے والے پنجاب میں ارمان یا عارف یا خڑکمر شہداء کی نماز جنازہ ہوئی ؟؟؟

نہیں---

مگر افغانستان کے ہر شہر میں آنسوں بہے--

اسی کو کہتے ہیں دو قومی نظریہ---

کیا بجلی کے کرنٹ سے معذور ہونے والے بچے پر آنسوں بہانے والی پاکستان کی میڈیا نے میرے بچوں کی معذوری اور میرے قتل پر ایک خبر چلائی ہے ؟؟؟

نہیں---

مگر افغانستان کا میڈیا میرے قتل پر بے چین ہوتا ہے---

اسی کو کہتے ہیں دو قومی نظریہ---

کیا ذینب کے قتل پر کہرام مچانے والی میڈیا نے فرشتہ کے قتل پر پراپیگنڈے نہیں کیئے ؟؟؟

اسی کو کہتے ہیں دو قومی نظریہ---

کیا ساہیوال کے بچوں کے غم میں آنسوں بہانے والے اور پوری رات جاگنے والے وزیراعظم نے ارمان اور میرے معذور بچوں کے حق میں ایک بات کی ؟؟؟

اسی کو کہتے ہیں دو قومی نظریہ---

کیا ساہیوال کے واقعے پر دھڑا دھڑ پریس کانفرنسز کرنے والی حکومت نے ارمان اور عارف کے قتل پر ایک بات کی ؟؟؟

اسی کو کہتے ہیں دو قومی نظریہ---

جالیہ والا باغ میں سکھوں کے قتل عام پر انگریزوں سے حساب مانگنے والی حکومت نے کبھی بابڑہ اور لیاقت باغ قتل عام کا ذکر کیا ؟؟؟

اسی کو کہتے ہیں دو قومی نظریہ---

جنگ سے دونوں طرف کے پنجاب کا نقصان ہوگا کہنے والوں نے کبھی پشتونخوا میں جنگ کو ناجائز قرار دیا ؟؟؟

اسی کو کہتے ہیں دو قومی نظریہ---

کیا پنجاب کے ایک واقعے پر لرزنے والی پارلیمنٹ نے پشتون قتل-عام پر ایک مذمتی قرارداد پاس کی ؟؟؟

اسی کو کہتے ہیں دو قومی نظریہ---

فاٹا میں ڈرون حملوں پر خاموش رہ کر پنجاب میں ڈرون جہاز گرانا---

اسی کو کہتے ہیں دو قومی نظریہ---

پنجاب میں ایک قدرتی وباء پر آنسوں بہانے والے ملاوں نے میرے قتل پر ایک لفظ بولا ؟؟؟

اسی کو کہتے ہیں دو قومی نظریہ---

جناب دو قومی نظریئے کے ثبوت کے طور پر ہزاروں مثالیں دے سکتا ہوں---

دو قومی نظریہ یہاں گلی کوچوں میں ہر جگہ بکھرا پڑا ہے بس اس پر نظر ڈالنے والوں کی کمی ہے---

دو قومی نظریئے کو سمجھیئے---

میں ایک اضافی بات کہ دوں کہ پشتون قوم اس وقت غلامی کی پستیوں میں پہنچی ہوئی ہے اور قوم کو غلامی کی اس پستی سے نکالنے کیلئے ہمیں اپنے بدن کا بہت خون بہانا پڑیگا--

ہمارے بڑوں نے جو غلطیاں کی ہیں یہ خون ان کی غلطیوں کا خمیازہ ہے---

ہمارے اپنے پشتونوں نے اس وطن پر اغیار کیخاطر جو ظلم کیا ہے یہ وطن اب ہم سے وفا کی گارنٹی مانگ رہا ہے اور یہ گارنٹی ہم اپنے خون کی صورت میں دے رہے ہیں---

جذبات سے کام نہ لیں---یہ تو شروعات ہیں اس وطن اس زمین پر ہمارے اپنوں نے اغیار کیخاطر جو داغ لگائیں ہیں ان داغوں کو اب ہم نے اپنے خون سے دھونا ہے اور میں بذات خود اس کیلئے تیار ہوں---

انشاآللہ اس وطن کیخاطر خون کا ایک قطرہ بہائینگے مگر اس وقت ہمیں جوش سے نہیں ہوش سے کام لینا ہے---

#شیراز_خان_مہمند

عارف وزیر، ارمان اور لر او بر پشتون وطن میں قتل ہونے والے ہر پشتون کے خون کا حساب لینا ہے تو ہمیں ذندہ رہنا ہوگا۔۔

اکثر کارکنان نے کہا ہے کہ ہم بیغیرت ہوگئے ہیں تو جناب ہم بیغیرت نہیں بلکہ عقلمند ہوگئے ہیں۔۔ ہمیں معلوم ہوچکا ہے کہ اس قوم کو کیسے اور کس راستے آگے لیکر جانا ہے۔۔ وقت اور حالات دیکھ کر فیصلہ سازی کو بیغیرتی نہیں بلکہ ہوشیاری کہا جاتا ہے۔۔

عارف وزیر کو شہید کردیا گیا جس کے باعث بہت ہی غصے اور جذبات کا اظہار کیا گیا اور ہونا بھی چاہیئے مگر معاملہ یہ ہے کہ اس وقت ہم بحیثیت قوم اس پوزیشن میں نہیں ہیں کہ کسی سخت اور بڑے ردعمل کا مظاہرہ کرسکیں۔۔ اس وقت ہمارا کوئی بھی جذباتی اور غصے میں کیا گیا فیصلہ قوم کو تباہی کیطرف لیجاسکتا ہے۔۔ عارف وزیر سے ہمیں بھی پیار تھا اور بخدا علی وزیر کے چہرے کو دیکھتا ہوں تو سینے میں آگ کے شعلے بھڑک اٹھتے ہیں مگر ہم نے ابھی بہت کام کرنا ہے ابھی بہت قربانیاں دینی ہیں اور بہت سی قربانیوں پر صرف خاموشی کیساتھ آنسوں بہانے ہیں بس کیونکہ اس وطن پر جو ذہنی اور سیاسی یلغار ہوا ہے اس سے قوم کو باہر نکالنے میں بہت وقت لگیگا۔۔ میں پہلے بھی کہتا آرہا ہوں کہ پشتون تحفظ موومنٹ بڑے بڑے سانحات کیلئے ذہنی طور پر تیار رہے کیونکہ جن سے ہمارا سامنا ہے وہ طاقتور اور منظم ہے اور پشتون قوم منتشر اور تقسیم ہے اور قوم کو ایک کرنے اور اپنے وطن کو دوبارہ حاصل کرنے کیلئے ہمیں بہت سے عزیزوں کو کھونا پڑیگا اور شائد ہم ان سے پہلے چلے جائیں۔۔

یہ بات یاد رکھیں کہ اصل انقلاب ذہنوں کے ذریعے آتا ہے، جسموں کا انقلاب عارضی ہوتا ہے--- آپ جنگ میں ایک لاکھ لوگوں کی قربانیاں دیکر وطن کو آزاد تو کروالینگے مگر جب تک قوم ذہنی طور پر آزاد اور سیاسی تربیت یافتہ نہیں ہوتی تب تک قوم آباد نہیں ہوسکتی--- آپ اس قوم کو ایک قبضہ گر سے آزاد کروالینگے تو کوئی دوسرا قبضہ گر کسی اور شکل میں آکر قوم کو بیوقوف بناکر قبضہ کرلیگا اور یوں یہ سب چلتا رہیگا---

ایک قوم کو صرف آزاد کروانا ہی کافی نہیں ہوتا بلکہ آزادی حاصل کرنے کیبعد اپنی آزادی کو برقرار رکھنا بنیادی مسئلہ ہوتا ہے اور آزادی کو صرف سیاسی تربیت اور تنظیم سے ہی برقرار رکھا جاسکتا ہے---

جیسا میں ہمیشہ سے کہتا آرہا ہوں کہ ہم قوم کو ساری ذندگی جلسوں اور احتجاجی مظاہروں میں نہیں رکھ سکتے اسی طرح قوم کو ہمیشہ جنگی موڈ پر بھی نہیں رکھ سکتے--- قوم کو سہی معنوں میں آزاد کروانا ہے اور قوم کو اس قابل بنانا ہے کہ قوم اپنی آزادی کی حفاظت کرسکے اور دنیا کا مقابلہ کرسکے تو سب سے پہلے قوم کی سیاسی تربیت کرنی پڑیگی---

فرض کریں اس وقت اگر ہم سب ہتھیار اٹھالیں اور قوم کیخاطر جان قربان کردیں تو اس سے کیا ہوگا ؟؟؟

ہم تو مارے جائینگے مگر قوم پھر سے سامراج کے رحم و کرم پر ہوگی اور پھر سے کسی لیڈر کے آنے کا انتظار کریگی اور تب تک سامراج قوم کو ذہنی غلامی کی پستیوں تک پہنچا چکا ہوگا--- اس وقت قوم کو ہمارے لیکچرز کی ضرورت ہے بندوق کی نہیں---

اس وقت سب سے ذیادہ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم قوم کو سیاسی طور پر اتنا تربیت یافتہ بنادیں کہ وہ لیڈرشپ کے نام کسی کے ہاتھوں کا کھلونا نہ بنے--

ہماری موت سے اس قوم کو کوئی فائدہ نہیں ہوگا ہم اس قوم کیلئے جان دے دینگے تو ہماری ٹینشن تو ہماری موت کیساتھ ختم ہوجائیگی مگر اس قوم کا کیا بنیگا ؟؟؟

اس وقت اس قوم کو ہماری ذندگی کی ضرورت ہے ہم نے ذندہ اور اس قوم کے درمیان رہ کر اس قوم کی سیاسی تربیت کرنی ہے اس قوم کو ایک کرنا ہے اور اس قوم کو اس قابل بنانا ہے کہ مستقبل میں یہ قوم کسی ظالم کیخلاف اٹھنے کیلئے کسی پی-ٹی-ایم کی محتاج نہ ہو بلکہ خود اتنی منظم اور سیاسی تربیت یافتہ ہو کہ دشمن ان کیطرف آنکھ اٹھا کر بھی نہ سیکھ سکے---

جب قوم کی سیاسی تربیت ہوگی تو قوم اپنے اور غیر، اچھے اور برے، غلامی اور آزادی میں فرق کرسکیگی، جب قوم کی سیاسی تربیت ہوگی تو قوم اپنی قومیت، اپنے جعرافیئے اور اپنے وسائل سے باخبر ہوگی اور یقین مانیئے جس دن اس قوم کی سیاسی تربیت ہوگئی اس دن اغیار تو درکنا اغیار کے جانور بھی اس وطن کی حدود میں داخل نہیں ہوسکینگے--- آج الیکشن میں ہزاروں ووٹ حاصل کرنے والے مراد سعید، علی محمد خان، شہریار، پرویز، محمود خان جیسے لوگ اپنے گھر سے باہر بھی نہیں آسکینگے---

اس وقت ہم نے قوم کو چھوڑ کر پہاڑوں میں نہیں جانا بلکہ قوم کے سر پر ہاتھ رکھنا ہے---

پشتون تحفظ موومنٹ ایک باشعور تحریک ہے اور اس تحریک کو سپورٹ کرنے والا ہر فرد باشعور ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ اس کا اصل مسئلہ کیا ہے اور اس مسئلے کا حل کیا ہے اسلیئے میں پشتون تحفظ موومنٹ کے کارکنان سے امید کرتا ہوں کہ اپنے جذبات کو فالحال قابو رکھیں اور قوم کو شعور اور آگاہی دلوائیں---

کچھ دن پہلے میں نے کہا تھا کہ انقلاب کب آتا ہے یہ آپ سب پر منحصر ہے کہ اگر یہ انقلاب 10 سال میں آتا ہے اور آپ ایک ہفتہ طارق جمیل، ایک ہفتہ تبلیغی، ایک ہفتہ عمران خان، ایک ہفتہ

کورونا پر کامیڈی کرکے اور ایک ہفتہ فضول ٹرینڈز چلا کر اپنا وقت ضائع کرینگے تو پھر انقلاب شائد 50 سال میں آسکے---

اور پھر جب آپ نہ خود ذہنی تیاری کرتے ہیں اور نہ قوم کو تیار کرتے ہیں تو ایسے سانحات میں پھر آپ خود بھی کنفیوز ہوتے ہیں کہ اب کیا کریں---

خدارا اب بھی وقت ہے ان فضول باتوں کو چھوڑدیں یہ ہماری قومی بقاء اور قومی عزت کا معاملہ ہے اگر ارمان، عارف، خڑکمر، وانا، ہمزونی اور لر او بر پشتون وطن میں قتل ہونے والے ہر پشتون کا حساب لینا ہے تو اپنی ذاتی Enjoymentsکو ختم کردو، فضول باتیں چھوڑ دو اور اپنا پورا وقت قوم کی ذہن سازی اور سیاسی تربیت میں لگادو---

اگر اسی طرح اپنا وقت ضائع کرتے رہے تو ارمان اور عارف کیساتھ ہر وہ فرد ضائع ہوگا جس نے اس قوم اور اس تحریک کیلئے جان نچھاور کردی---

قوم کی سیاسی تربیت کرو قوم سیاسی طور پر باشعور ہوگی تو کوئی سامراجی سیاستدان یہاں ووٹ حاصل نہیں کرسکیگا، کوئی جوان یہاں جہاد کے فتووں کا شکار نہیں ہوگا، کوئی پشتون کسی غیر کا آلہ کار نہیں بنیگا اور جس دن قوم ایسی باشعور ہوگئی اس دن آپ بغیر بندوق اور بغیر جنگ کے دشمن کو یہاں سے بھگادینگے---

#شیراز_خان_مھمند

نظریہ پرستی اور شخصیت پرستی(قوم کی موت)

بالکل معمولی بلکہ یوں کہ لیں کہ 19, 20 کے فرق سے قوم غلام اور محتاج رہ جاتی ہے اور اسے محسوس بھی نہیں ہوتا---

معاملات کو بہت باریک بینی سے یعنی Criticallyدیکھنے کی ضرورت ہے---

دو چیزیں ہیں---

1 : نظریہ پرستی

2 : شخصیت پرستی

1 :نظریہ پرستی انسان کو نظریاتی محتاج بنادیتی ہے اور یہ محتاجی بعد میں غلامی کی شکل اختیار کرجاتی ہے--- مخالف یا سامراج تو اپنے سامراجی نصاب اور اپنے سامراجی نظریات کے ذریعے مقبوضہ قوم کو ذہنی غلام بناتی ہے مگر قوم کے اندر کچھ خودساختہ آزاد ذہن ساز بھی قوم کو سامراج کی غلامی سے نکال کر کسی اور کی غلامی میں دے دیتے ہیں اور قوم کو آزادی نہیں دے پاتے اور اس کی بڑی وجہ اندھی تقلید اور نظریہ پرستی ہے جو ہمارے ہاں ہر طبقے میں غیر محسوسی طور پر مضبوط جڑیں بناچکی ہے---

میں نے کل بھی لکھا تھا کہ ایک ذہن ساز یا ایک لکھاری جب قوم کی ذہن سازی کرتا ہے تو سب سے پہلے تو یہ ضروری ہے کہ ذہن ساز خود آزاد ہو---

یہاں بیشمار لکھاری پنجاب کے نظریات کیخلاف ہیں کہ یہ غیر کے نظریات ہیں مگر وہی مبارزین نیلسن منڈیلا اور چی گویرا کی سوچ اور اس کے لائحہ عمل کو قوم پر مسلط کرتے ہیں پھر بندہ ان

سے پوچھیں کہ جناح اور قبال غیر ہے تو چی گویرا اور نیلسن منڈیلا کیا آفریدی اور یوسفزئی ہیں ؟؟؟

میں نے لکھا ہے کہ معمولی سے فرق کیساتھ قوم نظریاتی آزادی سے دور رہ جاتی ہے تو وہ معمولی فرق کیا ہے ؟؟؟

لکھاری پوری دنیا کو پڑھتا ہے ہمارے لکھاری بھی سب کو پڑھتے ہیں جن میں منڈیلا اور چی ان کے پسندیدہ ہیں مگر انہیں یہ پتہ نہیں ہوتا کہ نظریات سے کچھ سیکھنے اورسالم نظریات کو قوم پر مسلط کرنے میں فرق ہوتا ہے--- ہمارے ہاں اکثر لکھاری اور مبارزین درج بالا افراد کے نظریات اور افکار کو جوں کا توں اٹھا کر قوم کو پڑھانا شروع کردیتے ہیں کہ جناب منڈیلا نے یہ کیا تھا چی نے وہ کیا تھا اور یوں قوم ان دونوں افراد کے نظریات کی محتاج ہوجاتی ہے---

ہمارے لکھاری اور مبارزین یہ نہیں سوچتے کہ افریقہ اور امریکہ کے حالات پشتونخوا سے بہت مختلف ہیں وہاں کے لوگوں کی ذہنیت، وہاں جن ادوار میں قبضے ہوئے ان قبضوں کا طریقہ کار اور سامراجی حربے وہاں کے دیگر حالات یہ سب آپ پشتونخوا پر Apply نہیں کرسکتے یہاں تک کہ آپ آج سے 100 سال پہلے اپنی قوم کے بڑوں کی سوچ کو آج کے حالات پر Apply نہیں کرسکتے---

پہلی بات تو یہ کہ اپنی قوم کی ذہن سازی موجودہ حالات اور مستقبل کو نظر میں رکھ کر کریں ماضی کو نہیں، آپ کے بڑوں نے جو کیا تھا وہ اپنے وقت کے حالات کیمطابق کیا تھا اور آپ کو آج کے حالات دیکھنے ہونگے--- کیا تاقیامت انہی کی پیروی کروگے اپنا کچھ بھی تخلیق نہیں کروگے ؟؟؟ ماضی سے آپ صرف اور صرف Moral ویلیوز حاصل کرسکتے ہیں موجودہ وقت اور حالات کو کس طرح ہینڈل کرنا ہے اس کا فیصلہ آپ نے ماضی کو نہیں بلکہ موجودہ وقت اور حالات کو دیکھ کر کرنا ہے اور دوسرا یہ کہ اپنی قوم کو ایسا کچھ دیں کہ قوم کہ سکے کہ یہ ہمارا اپنا ہے---

اپنی قوم کو اپنی نظریات کا مالک بنائیں انہیں ایسا کچھ دیں کہ دیگر اقوام اس قوم کی نظریات کی پیروی کریں ناکہ یہ قوم ہمیشہ دوسروں کی نظریات کے پیچھے دوڑتی رہے---

اکثر ساتھی مجھ سے پوچھتے ہیں کہ تم کس کو پڑھتے ہو کس کو فالو کرتے ہو تو میرا بہت سیدھا جواب ہوتا ہے کہ "میں نظریہ فالو نہیں کرتا میں نظریہ بناتا ہوں" کچھ لوگ اس بات پر کہتے ہیں کہ تم غرور کرتے ہو تم خود کو منڈیلا سے اوپر سمجھتے ہو مگر یہ نظریاتی غلاموں کی سوچ ہے--- میں اپنی قوم کو منڈیلا یا چی کا غلام نہیں بنانا چاہتا میں اپنی قوم کو کچھ ایسا دینا چاہتا ہوں کہ آج سے 100 سال بعد بھی میری قوم کہے کہ ہاں یہ فکرہ، یہ قول، یہ نظریہ، یہ سوچ یہ سب خالص پشتون ہے کیونکہ یہ ایک پشتون کی اپنی سوچ ہے وہ نظریات کی اسٹڈی کیلئے اغیار کیطرف نہ دیکھیں اور اسی کو نظریاتی آزادی کہتے ہیں--- میں کسی اور کی نظریات کی پیروی نہیں کرتا کیونکہ جب میں خود آزاد نہیں ہونگا کسی اور کے افکار سے متاثر ہونگا تو اپنی قوم کو کیسے ذہنی آزادی دلواسکونگا ؟؟؟ ہمارے اکثر ساتھی منڈیلا یا چی کی تصویر لگاکر کہتے ہیں کہ ہم آزاد ہیں انقلابی ہیں مگر اصل میں وہ منڈیلا اور چی کے نظریاتی غلام ہوتے ہیں اور اسی کو غلامی اور آزادی کے بیچ کا غیر محسوسی فرق کہتے ہیں جو بظاہر نظر نہیں آتا مگر باریک نظر ڈالنے سے واضح ہوجاتا ہے---

2 : شخصیت پرستی ایک قوم کو معذور بنادیتی ہے--- ایک قوم شخصیت پرست تب ہوتی ہے جب وہ قوم ایک فرد کے نظریئے اور ایک فرد کی سوچ کے پیچھے اندھا دھند چل پڑے اور بس اس کی ہی پیروی کرے اور خود ان نظریات ان افکار کو اپنے اندر تخلیق کرنے یا ان کو سمجھنے کی کوشش نہ کرے جیسے آج کل ہورہا ہے---

میں نے کافی عرصہ پہلے نظریئے پر لکھے گئے اپنے ایک آرٹیکل میں لکھا تھا کہ نظریاتی انسان کبھی کسی کا غلام یا پیروکار نہیں بنتا--- ایک نظریاتی انسان کبھی کسی اور کا نظریہ نہیں اپناتا بلکہ وہ دیکھتا ہے کہ اس کے نظریئے پر چلنے والے یا اس جیسی سوچ رکھنے والے لوگ کہاں ہیں اور کتنے ہیں--- اس کیبعد وہ دیکھتا ہے کہ اس کے نظریئے اور اس کی سوچ رکھنے والے افراد میں

ایسا کوئی ہے جو اس کی سوچ پر اس سے ذیادہ عبور رکھتا ہو ؟؟؟ جب اسے وہ بندہ مل جاتا ہے تو وہ اسے اپنا لیڈر بنالیتا ہے اور اسے کہتا ہے کہ ہمارا نظریہ ہماری سوچ ایک ہے مگر تم اس نظریئے کو ہم سے ذیادہ سمجھتے ہو اسلیئے تم آگے آو---

یہی سب پشتون تحفظ موومنٹ میں بھی ہے--- میں نے پہلے بھی لکھا تھا کہ پشتون تحفظ موومنٹ نے ہمیں نہیں بنایا بلکہ پشتون قوم کے حوالے سے ایک ہی جیسا نظریہ رکھنے والے مختلف افراد نے پشتون تحفظ موومنٹ بنائی ہے--- مگر ہمارے ہاں کچھ لوگ قوم کو اس راستے پر ڈال رہے ہیں کہ بس اندھوں کیطرح تقلید کرتے جاو اسی میں بہتری ہے حالانکہ اصل میں یہ قوم کی تباہی ہے--- جب قوم کے پاس اپنی سوچ نہیں ہوگی، قوم ذہنی طور پر آزاد اور خودمختار نہیں ہوگی اور ایک شخصیت کی اندھی تقلید کریگی تو قوم شخصیت پرست اور شخصیت کی محتاج بن جاتی ہے اور یوں قوم کی ذندگی اس شخص کی ذندگی کیساتھ ختم ہوجاتی ہے---

پھر قوم منتشر ہوجاتی ہے اور راستہ بھٹک جاتی ہے اور پھر قوم کسی شخصیت کے انتظار میں ذلیل ہوتی ہے---

مگر اس کے برعکس جب ایک قوم ذہنی طور پر آزاد اور خودمختار ہوتی ہے نظریاتی طور پر منظم ہوتی ہے تو وہ قوم شخصیات کے جانے سے منتشر نہیں ہوسکتی کیونکہ اس قوم کو شخصیت نے نہیں بلکہ نظریات نے متحد رکھا ہوتا ہے اور نظریہ کبھی مرتا نہیں ہے---

میں اپنی قوم کو جوانوں سے درخواست کرتا ہوں کہ پشتون تحفظ موومنٹ کو سمجھیں، اپنے حالات اپنی نظریات پر غور کریں، خود تخلیق کے عمل کا حصہ بنیں کسی اور کی تخلیق شدہ چیز پر اکتفاء مت کریں، اپنی نظریات پر چلیں اغیار کو چھوڑ دیں---

اور چند لکھاریوں سے بھی کہونگا کہ قوم پر منڈیلا اور چی کو مسلط کرنا بند کردیں اور اگر کچھ کرسکتے ہو تو اپنی نظریات تخلیق کرو اور قوم کو نظریاتی طور پر خودمختار بناو اور اگر یہ نہیں کرسکتے تو خدارا قوم کو اغیار کا غلام اور اغیار کی نظریات کا شیدائی مت بناو---

قوم کو ایسا کچھ دو کہ قوم کہ سکے کہ ہم نے ہر دور میں ہر سامراج کیخلاف اپنی ذہنی تخلیق کی کسی اور کی تخلیق پر نہیں چلے--- قوم کو اغیار کی نظریات پڑھا کر آپ قوم کو احساس کمتری کا شکار کروارہے ہیں اور احساس کمتری ایک قوم کی موت ہوتی ہے---

#شیراز_خان_مہمند

جاہل پٹھان

بطور مثال---

آپ ایک مقام پر کسی کیساتھ لڑرہے ہیں--- وہاں آپ کسی کے گھر میں گھس جاتے ہیں، اس گھر والے کیساتھ آپ کا کوئی رشتہ کوئی تعلق نہیں ہے نہ خونی، نہ قومی، نہ ثقافتی، نہ علاقائی کوئی بھی نہیں--- اور آپ اس گھر کے افراد کو کہتے ہیں کہ میں وہاں لڑرہا ہوں آپ آکر میری مدد کریں اور میرے ساتھ مل کر لڑیں---

تو ان گھروالوں کا ردعمل کیا ہوگا ؟؟؟

وہ تو آپ کو دو لاتیں مارکر باہر نکال دینگے نہ کہ ایک تو سیدھا منہ اٹھائے گھر میں داخل ہوگیا، دوسرا میرے پرسکون گھر میں لڑائی جھگڑے کی بات کررہا ہے اور پرائی جنگ کو میرے گھر میں گھسارہا ہے----

آگے بڑتے ہیں---

آج اسلام آباد اور لاہور دنیا کے ترقی یافتہ شہروں میں شمار ہوتے ہیں وہاں ہر قسم کی آزادی ہے ہر وہ شخصی آزادی جو مغربی معاشرے میں لوگوں کو میسر ہے--- مثلاً یہاں بارز اور پبس ہیں، جدید ترین مغربی لباس پہنا جاتا ہے (عورتیں بالخصوص) ، ہالی ووڈ اور بالی ووڈ کی ذیادہ کمائی یہاں سے ہوتی ہے، Sex Workers یہاں موجود ہیں جنہیں لائیسنس کے تحت اجازت حاصل ہے، یہاں کے بازار انتہائی رنگین جبکہ اسی لاہور اور اسلام آباد کے انہیں رنگین مسلمانوں کے اسلام کیلئے پشاور، کوئٹہ، وزیرستان اور کابل کھنڈر بن چکے ہیں---

خود اسلام آباد اور لاہور جمھوریت اور سیکیولرزم کو خوب انجوائے کررہے ہیں جبکہ کابل میں ان کی خلافت کی خواہش کو پورا کرنے کیلئے روز جنازے اٹھتے ہیں---

ہے نہ عجیب معاملہ ؟؟؟

یہ تو موجودہ حالت ہے جو میں، آپ اور پوری دنیا دیکھ رہی ہے مگر یہ پالیسی یہ Mindset آج کل کے نہیں ہیں یہ بہت پہلے سے چلتے آرہے ہیں---

آپ سب کو یاد ہوگا ایک مرتبہ پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کی پاک اسٹڈی کی کتاب میں پٹھانوں کیلئے "جاہل پٹھان" کا لفظ استعمال ہوا تھا---

اس لفظ کو استعمال کرنے کیوجہ یہ بتائی گئی تھی کہ سکھوں کیخلاف جنگ میں پٹھانوں نے سید احمد کا ساتھ نہیں دیا تھا اور سکھ جیت گئے تھے---

یاد رہے سید احمد پنجابی تھا---

پنجاب کے ٹیکسٹ بک بورڈ میں شروع سے بچوں کو 1857 کی جنگ آزادی اور اس جنگ کے ہارنے پر افسوس پڑھایا جاتا ہے۔۔ بچوں کو اس جنگ میں شکست کی کئی وجوہات بتائی جاتی ہیں مگر یہ بات ہمیشہ چھپائی جاتی ہے کہ وہ جنگ مسلمان صرف اسلیئے ہارے تھے کیونکہ اس وقت کے تمام بڑے بڑے پنجابی خاندانوں نے انگریزوں سے بڑی بڑی جائدادیں لیکر خود مسلمانوں کا قتل عام کیا تھا۔۔ اس جنگ میں شکست کی بنیادی وجہ یہ بڑے پنجابی خاندان تھے جن میں سے کئی کے بچے آج بھی حکومت میں ہیں مگر جناب اس حرامخوری کی بنیاد پر کبھی پنجاب کو جاہل یا لالچی یا دین فروش یا وطن فروش نہیں کہا گیا کبھی پنجاب کو طعنہ نہیں دیا گیا بلکہ یہ بات چھپائی جاتی ہے مگر ایک ایسا عمل کہ جس میں پشتون بالکل حق پر تھے اس کو بنیاد بناکر پشتونوں کو اپنی کتابوں میں "جاہل پٹھان" لکھا گیا ہے۔۔۔

تفصیل کیطرف آتے ہیں۔۔۔

جس دور میں سید احمد سکھوں اور پھر اس کے پیروکار انگریزوں کیخلاف برسر پیکار رہے اس دور میں پشتون مکمل آزاد تھے اور کسی کے زیر اثر نہیں تھے اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ سید احمد کی اپنی کتابوں میں پشتون خطے کیلئے "آزاد پٹھانستان" کا لفظ استعمال ہوا ہے۔۔۔

سکھ اور انگریز اس وقت ہند کو آدھا آدھا بانٹ چکے تھے انگریزوں نے کچھ علاقے سکھوں کے حوالے کردیئے تھے جبکہ ہند کے مسلمان مکمل غلامی میں چلے گئے تھے۔۔۔

ان دنوں سید احمد نے ہند کو چھوڑ کر پشتونستان کا رخ کیا اور بہت ہی طریقے کیساتھ ہند کی جنگ کو پشتونستان منتقل کردیا اور سکھوں اور انگریزوں کیخلاف پشتونستان میدان خون و لاش بن گیا۔۔ سید احمد اور اس کے ساتھیوں نے پنجاب سے آکر پشتونستان میں ڈیرے ڈال لیئے اور یہاں سے سکھوں اور انگریزوں پر حملے کرنے لگے جس کے باعث سکھوں اور انگریزوں نے بھی پشتونخوا کا رخ کیا۔۔

اب ہند کے معاملات کیساتھ پشتونوں کا کوئی تعلق نہیں تھا اسلیئے پشتونوں نے بڑی تعداد میں سید احمد اور اس کے ساتھیوں کو مسترد کردیا اور انہیں واضح کہا کہ ہمارے وطن میں پرائی جنگ لاکر اس وطن کو میدان جنگ نہ بناو۔۔ سید احمد اور اس کے ساتھی جس گاوں میں ٹھرتے وہاں کے پشتون انہیں وہاں سے نکال دیتے یہ کہ کر کہ تمھاری وجہ سے اس گاوں کے امن کو خطرہ ہے اگر جنگ کرنی ہے تو پہاڑوں میں جاکر رہو آبادی میں کیوں پناہ لیتے ہو ؟؟؟

اس سب کو سید احمد اور اس کے لکھاریوں نے اس انداز سے لکھا ہے کہ خود کو بہت عظیم اور مظلوم بنایا ہے اور پشتونوں کو بہت ظالم دکھایا ہے۔۔۔ سید احمد کے لکھاریوں نے بھی پشتونوں کو بزدل اور پیسے کا لالچی اور جاہل لکھا ہے اور آزاد پشتونستان کے علاقوں میں اس دور میں کچھ پمفلٹس بھی شائع کیئے تھے جن میں پشتونوں کو "آزاد پٹھانستان" کے نام سے یاد کرکے انہیں غفلت اور ظلم کے طعنے دیئے گیئے ہیں اور انہی پمفلٹس میں پشتونوں کو ہند کے مسلمانوں کا نجات دہندہ بھی کہا ہے۔۔۔

ان پمفلٹس میں کچھ یوں کہا گیا ہے کہ "اے آزاد پٹھانستان کے پٹھانوں ! تم غفلت سے بیدار ہوجاو، باہر نکل آو، اٹھو، انگریزوں نے تمھارے مسلمانوں کو غلام بنایا ہوا ہے اور تم غفلت اور جہالت کی نیند سورہے ہو، اٹھو اور مسلمانوں کو آزاد کرو"۔۔ یہ اس پمفلٹ کا خلاصہ ہے باقی پمفلٹ کافی لمبا ہے۔۔۔

اس دوران سید احمد اور اس کے ساتھیوں نے پشتونوں کے اندر جہاد کیلئے تبلیغ کی اور جہاد کے نام پر کئی پشتونوں کو جذباتی کرکے اپنے ساتھ ملایا اور پھر جنگ مخالف پشتونوں کیخلاف فتوے جاری کرکے جنگ کے حمایتی اور جنگ کے مخالف پشتونوں کو آمنے سامنے کھڑا کردیا اور پشتونوں کو آپس میں لڑوادیا۔۔

سید احمد اور اس کے ساتھی سکھوں اور انگریزوں کیخلاف جہاد کے نام پر پشتونستان آئے تھے مگر ان کیوجہ سے پشتون آپس میں ایک دوسرے کے دشمن ہوگئے اور آپس میں لڑپڑے اور یہ

لوگ ان کو تھپکی دیتے رہے اور سید احمد اور اس کے ساتھی ایک پشتون گروپ کیساتھ مل کر جہاد کے نام پر دوسرے پشتون گروپ کا قتل عام کرتے اور یوں آپس میں اور پھر انگریزوں اور سکھوں کیخلاف جنگ میں پشتونوں کی ہزاروں لاشیں گری بے تحاشہ مالی نقصان ہوا جبکہ پنجابی ہند میں انگریز کی غلامی میں امن اور سکون انجوائے کرتے رہے اور پنجاب کے گلی محلوں میں امن تھا تمام آپریشنز اور معرکے پشتون وطن پر ہوتے رہے اور یوں ہند کی جنگ پشتون وطن میں پشتونوں کے سروں پر لڑی گئی اور جب مسلمان ناکام ہوئے تو پنجابیوں نے تمام شکست پشتونوں کے سر ڈال دی اور اپنی کتابوں میں پشتونوں کو "جاہل پٹھان" لکھا۔۔

موجودہ وقت کیساتھ اس کا موازنہ بڑا دلچسپ ہے مگر اس سے پہلے میں اتنا پوچھنا چاہونگا کہ جو پشتون آزاد تھے اور جن پشتونوں نے اپنی آزادی کو قائم رکھا تھا وہ پشتون بزدل، غافل اور پیسے کے لالچی جبکہ ہند کے لوگ جنہوں نے تن من دھن سے غلامی کو قبول کیا تھا اور کئی بڑے پنجابی خاندانوں نے انگریزوں سے مراعات لیکر اصل میں پیسے کی لالچ کا ثبوت دیا اور جو ہند کے مسلمان انگریز کے سامنے سر جھکا کر رکھتے تھے ان مسلمانوں کو سید احمد نے نہ تو غافل کہا، نہ بزدل اور نہ لالچی۔۔۔

جن جذباتی اور Awareness پر مبنی پمفلٹس کی ضرورت غلام ہند کو تھی وہ پمفلٹس پشتونستان میں بانٹے گئے۔۔۔

عجیب بات ہے۔۔۔

اب ذرا موجودہ دور کیساتھ اس کے کنکشن کیطرف آتے ہیں۔۔۔

صدی پہلے بھی پنجاب کی جنگ کو پشتونستان منتقل کیا گیا اور پنجاب کو پرسکون رکھ کر پشتونوں کی گلیوں میں جہاد لڑ کر پشتون وطن کو تباہ کیا گیا اور آج بھی وہی سب ہورہا ہے۔۔۔

صدی پہلے انگریزوں اور سکھوں کیخلاف ہونے والی شکست کو پشتونوں کے سر تھوپ کر پشتونوں کو آج جاہل، غافل اور لالچی کہا جاتا ہے اور ان پشونوں کا ذکر نہیں کیا جاتا جنہوں نے سید احمد کا ساتھ دیا اور آج بھی اپنے ہی بنائے گئے مجاہدین اور اپنے ہی لائے گئے جنگ اور تباہی کو پشتونوں کے سر تھوپ کر پشتونوں کو دہشتگرد، جاہل، خوارج کہا جارہا ہے---

صدی پہلے بھی پشتونوں کو طعنے دیکر پنجاب کی جنگ کیلئے اکسایا گیا اور آج بھی پنجاب کی جنگ میں پشتونوں کو غیرت اور بہادری کے نام پر ایندھن بنایا جارہا ہے---

صدی پہلے بھی اسلام اور جہاد کے نام پر پشتونوں کو تقسیم کرکے آپس میں لڑایا گیا اور آج بھی پشتونوں کو مسلمان مجاہد اور قوم پرست کے نام پر تقسیم کرکے آپس میں لڑایا جارہا ہے---

صدی پہلے بھی پشتون وطن میں جنگ کی مخالفت کرنے والوں کو مرتد اور لالچی کہا گیا اور آج پشتون وطن میں جنگ کی مخالفت کرنے والوں کو ملحد، کافر اور یہودی ایجنٹ کہا جاتا ہے---

صدی پہلے بھی ہند کی جنگ کو پشتونستان منتقل کرکے پشتونوں کے کاندھوں پر لڑا گیا اور آج بھی پنجاب کی جنگوں کو پراکسی وارز کی شکل میں پشتونخوا منتقل کرکے وہاں لڑا جارہا ہے ---

پشتونخوا میں جنگ کو عین جہاد کہا جاتا ہے جیسے صدی پہلے سید احمد کہتا تھا مگر جب پنجاب پر بات آتی ہے تو ایکطرف سے بیان آتا ہے کہ "جنگ میں صرف انسانیت کی ہار ہوتی ہے" اور دوسری طرف سے بیان آتا ہے کہ "جنگ سے دونوں طرف پنجاب کا نقصان ہوگا" یعنی جہاد وغیرہ سب کچھ وہاں (پنجاب) پر ٹھس ہوجاتا ہے---

یہ "بل ته مسلې او پخپله پې حملې" والی پالیسی اور ذہنیت بہت پرانی ہے بس پشتونوں کو ہی سمجھ نہیں آرہی---

میں پٹھان جاہل تو نہیں کہونگا مگر پٹھان بیوقوف ضرور کہونگا جن کی عقل پر پردے پڑچکے ہیں---

ذرا سوچیئے--

#شیراز_خان_مہمند

سوالات، اعتراضات اور الزامات....

پہلا حصہ---

سوال : کیا قوم پرستی مسائل کا حل ہے ؟ قوم پرستی نے ہمیں کیا دیا ؟؟؟

جواب : قوم پرستی ہم نے کی ہی کہاں ہے ؟ ہم نے تو اپنی تاریخی زبان کو اردو اور پنجابی کے نیچے رکھ دیا، اپنی ثقافت سے دستبردار ہوگئے، اپنے شہر چھوڑ کر پنجاب کے شہر اسلام آباد کو اپنا دارالحکومت مانا اور اپنی زمین، دولت، سرحد، تجارت، جعرافیاں، وسائل اور اپنی ذندگی کے تمام فیصلوں کا اختیار اسلام آباد کے ہاتھ میں دے دیا، ہم اپنی زبان سے دستبردار ہوکر غیر کی زبان میں پاک سرزمین شادباد گاتے ہیں، ہماری جیب میں پڑا ہمارا شناختی کارڈ بھی کسی اور کی زبان میں ہے پھر ہم نے کونسی قوم پرستی کی ہے ؟؟؟

ہاں جب اپنا سب کچھ ریاست کو سونپنے کیبعد بھی ریاست نے ہمیں صرف پشتون کہ کر مارا، ہمیں پشتون کہ کر ہمارا استحصال کیا، پشتون لباس، پشتون ثقافت، پشتون زبان کی غلط پروفائلنگ کی تو ہم نے اپنی پشتونولی کا دفاع کیا اور کررہے ہیں جس پر مکار پنجابی ریاست نے کہا کہ دیکھیں یہ صرف پشتونوں کی بات کرتے ہیں---

کیوں نہ کریں ہم صرف پشتونوں کی بات ؟؟؟ کیا ہم یہ کہیں کہ پشتونوں کو دہشتگرد کہا جارہا ہے پنجاب کو انصاف دو ؟؟؟ یا ہم یہ کہیں کہ پشتونوں کا استحصال ہورہا ہے ہم پنجاب کیساتھ کھڑے ہیں ؟؟؟

بھئ جب پشتونوں کا استحصال ہوگا تو ہم پشتون کی ہی بات کرینگے---

71 سال تک تو ہم نے کوئی قوم پرستی نہیں کی مگر ہم نے بدترین استحصال اور قتل عام دیکھا مگر کسی پنجابی نے ہمارے حق میں آواز بلند نہیں کی بلکہ الٹا اپنے صوبوں میں ہمارے داخلے پر پابندی لگائی پورے پنجاب میں ہمارے خلاف آپریشن لانچ ہوئے اورجب اب ہم نے آواز اٹھائی ہے تو سب کو ایک پاکستان یاد آرہا ہے--- یہ ایک پاکستان تب کہاں تھا جب پشتون کی نسل کشی ہورہی تھی، پشتون خیموں میں ذلیل ہورہے تھے، پشتون اجتماعی جنازے پڑھارہے تھے---

کہتے ہیں تم صرف پشتون بن کر کیوں بات کرتے ہو پاکستانی اور مسلمان بن کر بات کیوں نہیں کرتے قوم پرستی کیوں کرتے ہو ؟؟؟

جناب !

ہم تو پاکستانی ہی تھے اور صرف نام کے نہیں تھے بلکہ ہم نے ثابت بھی کیا ہر دور میں---

ہم بہت اچھے مسلمان بھی ہیں مگر وہ مسلمان نہیں جو پاکستان چاہتا ہے---

ہم نے پاکستانیت اور مسلمانیت ثابت کرنے کے چکر میں پاکستان کا جعلی جہاد لڑا مگر پاکستان نے ہی اس جہاد اور اسلحے کی بنیاد پر ہماری ریشل پروفائلنگ کرکے ہمیں بتایا کہ تم صرف پشتون ہو---

ہم نے پاکستانیت ثابت کرنے کے چکر میں اپنے علاقے چھوڑ دیئے مگر پنجاب نے ہمارے لیئے اپنی سرحدات بند کرکے ہمیں بتایا کہ تم صرف پشتون ہو۔۔۔

ہم تو پاکستانی ہی تھے مگر پنجاب نے پنجاب میں پشتون پاکٹس کیخلاف آپریشن کرکے ہمیں بتایا کہ تم صرف پشتون ہو۔۔۔

ہم تو پاکستانی ہی تھے مگر پاکستان نے پنجاب کی سلامتی کیلئے ہم پر وحشیانہ بارود برسا کر ہمیں بتایا کہ تم صرف پشتون ہو۔۔۔

ہم تو پاکستانی ہی تھے مگر پاکستان کی میڈیا نے ساہیوال کی 4 لاشوں پر آنسوں بہا کر اور باجوڑ کی 3 لاشوں پر خاموش رہ کر ہمیں بتایا کہ تم صرف پشتون ہو۔۔۔

ہم تو پاکستانی ہی تھے مگر پاکستان کی عدالتوں نے بلی کی موت پر ایکشن لیکر اور پشتون پروفیسر کے قتل پر خاموش رہ کر ہمیں بتایا کہ تم صرف پشتون ہو۔۔۔

ہم تو پاکستانی ہی تھے مگر صدر اور وزیراعظم نے ساہیوال کے بچوں پر درد بھرے ٹویٹس کرکے اور باجوڑ مزدوروں اور ارمان کے بچوں کو نظرانداز کرکے ہمیں بتایا کہ تم صرف پشتون ہو۔۔۔

جناب ہم تو پاکستانی ہی تھے مگر پشتونوں پر ڈرون حملوں کی اجازت دیکر اور پنجاب پر ڈرون حملے کیصورت میں جوابی وار کرنے کا بیان دیکر آئیر چیف نے ہمیں بتایا کہ تم صرف پشتون ہو۔۔۔

ہم تو پاکستانی ہی تھے مگر اپنے رہنماوں کو پیغمبر کا درجہ دیکر اور ہمارے رہنماوں کو کھلِ عام گالیاں پڑوا کر ریاست نے ہمیں بتایا کہ تم صرف پشتون ہو۔۔۔

ہم تو پاکستانی ہی تھے مگر پنجاب کے پرتشدد احتجاجوں کو کوریج دیکر اور پرتشدد مظاہرین کو اپنا بھائی کہ کر اور پرامن پشتونوں کو ملک دشمن اور غدار کہ کر ریاست نے ہمیں بتایا کہ تم صرف پشتون ہو۔۔۔

ہم تو پاکستانی ہی تھے مگر ریاست نے پنجاب کے جوانوں کی دنیا سے پہچان کرواکر اور پشتون جوانوں کو ذندہ غائب اور قتل کرکے ہمیں بتایا کہ تم صرف پشتون ہو۔۔۔

ہم تو پاکستانی ہی تھے مگر پاکستانی میڈیا نے دنیا کے سامنے ہمیں الگ کرکے بطور مسخرہ اور دہشتگرد دکھا کر ہمیں کہا کہ تم صرف پشتون ہو۔۔۔

ہم تو پاکستانی ہی تھے جناب مگر ریاست نے بار بار ہمیں یہ احساس دلایا کہ ہم صرف پشتون ہیں۔۔۔

ہم پشتون تھے مگر اپنی اصلیت بھول گئے تھے اور پرائی شناخت اپنا لی تھی جس کی ہمیں سزا ملی۔۔۔

ہم تو پاکستانی ہی تھی اور پاکستانی بن کر اپنے استحصال اور قتل عام کا حساب مانگ رہے تھے اور اپنے قاتل کی نشاندہی کررہے تھے مگر تم نے میرے قتل عام، میرے استحصال اور مجھ پر ہونے والے مظالم پر پہلے خاموش رہ کر اور پھر میرے قاتل کے حق میں رو رو کر دعائیں کرکے مجھے احساس دلایا کہ میں پشتون ہوں۔۔۔

اس تحریر کا دوسرا حصہ کل پوسٹ کرونگا جس میں موازنہ کرونگا کہ ہم کیا تھے اور کیا ہوگئے۔۔۔

پچھلے حصے میں لکھا گیا تھا کہ پشتونوں کو قوم پرستی نے نقصان پہنچایا یا قومیت کو ترک کرکے نقصان اٹھایا۔۔۔

آج کوشش کرونگا بتانے کی کہ پشتون پہلے کیا تھا اور اب کیا ہے---

آپ سب نے پشتون قوم کی پوری نہیں تو حالیہ تاریخ تو پڑھی ہی ہوگی اور نہیں بھی پڑھی تو میں اس تحریر میں مختصر تاریخ سامنے رکھونگا---

پشتون اس خطے میں ہزاروں سال سے آباد ہے اور اس پورے عرصے میں پشتون قوم بھی باقی اقوام کیطرح جنگوں میں مصروف رہی مگر دفاعی جنگوں میں--- یہ بات ذہن میں رکھیں کہ پشتونوں کو ایک مخصوص پالیسی کے تحت جنگجو قوم کے نام سے مشہور کیا گیا جبکہ حقیقت یہ ہے کہ دیگر اقوام نے اپنے اپنے ادوار میں جس قسم کی جنگیں لڑیں، جس قسم کا قتل عام کیا پشتونوں نے اس کا 5% بھی نہیں کیا--- دنیا کی سب سے جنگجو قوم عرب ہے اس کیبعد یونانی اور مشہور پشتون ہوئے کیونکہ یہ سامراجی پالیسی ہے کہ پشتون کو بہادری اور غیرت کے افسانے سناو ان کو جنگ پر ابھارو اور پھر استعمال کرو اور یہ انسان کی فطرت ہے کوئی بھی انسان اپنے لیئے تعریفی کلمات پسند کرتا ہے اور اس کا فائدہ سادہ پشتون کو ورغلاء کر اٹھایا گیا---

خیر اصل بات کیطرف آتا ہوں---

اس پورے عرصے میں پشتون قوم نے اپنی دفاع کی جنگیں لڑی اور کامیاب رہے کوئی ان کو ایک انچ بھی اپنی زمین سے یہاں وہاں نہ کرسکا پشتونوں نے عروج بھی دیکھا زوال بھی دیکھا فتوحات بھی دیکھی شسکتیں بھی دیکھیں مگر ان کے معاشی نظام، معاشرتی نظام اور دفاعی نظام پر کوئی فرق نہیں پڑھا وہ خالص کے خالص ہی رہے ہر وقت کسی بھی یلغار کیلئے تیار رہے اور یہ حقیقت ہے کہ بڑے سے بڑے طاقتور سامراج کی ساتھ نہ صرف ٹکر لی بلکہ ہر سامراج کو احساس دلایا کہ وہ ایک مختلف قوم کیساتھ ٹکر لے رہا ہے---

تمام آندھی طوفانوں کے باوجود پشتون اپنی جگہ پر کھڑے رہے--- آج سے 40 سال پہلے تک پشتون وہ واحد قوم تھی جس کا دفاع انتہائی مضبوط تھا جس کا معاشی اور معاشرتی نظام انتہائی مضبوط

تھے--- یہاں کا قبائلی علاقہ شائد دنیا کا واحد علاقہ تھا جہاں غربت تھی مگر کوئی بکھاری نہیں تھا، ہر فرد اپنے گھر کا مالک تھا، ہر فرد کے پاس کسی حملے کی صورت میں دفاع کا سامان موجود تھا، روایات اتنی پختہ کہ کسی لکھی ہوئی شکل میں رکھنے کی ضرورت نہیں ایک مکمل نظام تھا--- اور یہ آج برطانیہ کا نظام ہے---

اگر ہم تھوڑا پیچھے چلے جائیں تو فقیر ایپی، ملا پیوند، حاجی صاحب ترنگزئی اور دیگر ہمارے مشران نے انگریز سامراج کو ناکوں چنے چبوائے۔ اس سے بھی پیچھے چلے جائیں تو دریا خان، ایمل خان، کالو خان، خوشال خان اور دیگر مشران نے مغلوں کی عظیم سلطنت کی بڑی بڑی فوجوں کو انگلیوں پر نچوایا---

یہ سب کیسے ممکن تھا ؟؟؟

جب پشتون قوم کے پاس نہ کوئی پروفیشنل فوج تھی، نہ ایٹم بم، نہ سامراج کے کارخانے، نہ پشتون پنجاب میں مزدوری کرتے تھے، نہ آج کے اسلام آباد کا سایہ، نہ اسلام آباد کی پارلیمنٹ، نہ جی-ایچ-کیو نہ کوئی جہاز نہ JF 17 کچھ بھی نہیں تھا پھر پشتون اس وقت اتنے منظم اور Stable کیسے تھے ؟؟؟

بہت آسان ہے جناب---

اس وقت پشتون کا معاشی نظام اس کے اپنے ہاتھ میں تھا، پشتونوں کی تجارت، دولت، وسائل پشتون کے ہاتھ میں تھے، پشتون زمین کا سرمایہ پشتون پر خرچ ہوتا تھا، اس وقت پشتون اپنی پشتونولی کے آئین کی پیروی کرتے تھے، اس وقت پشتون کا دفاع اس کے اپنے ہاتھ میں تھا---

مختصر یہ کہ پشتون قوم کے فیصلے پشتون سرزمین پر ہوتے تھے، پشتون جنگ میں اقبال کے اشعار نہیں ملالئی میوند کے ٹپے گونجتے تھے، پشتون اپنی روایات کیمطابق اپنی قوم کو چلاتے تھے جیسے صدیوں سے چلتی آرہی تھی اور سب سے بڑھ کر پشتون اپنی شناخت کے مالک تھے، اپنی زبان میں قوم کو سمجھاتے تھے اور اٹھاتے تھے، پشتون قوم کے سپہ سالار پشتون قوم پرست تھے، پشتون قوم کے بڑے مشران یا آج کل کے صدر اور وزیراعظم پشتون قوم پرست تھے انہیں سب سے ذیادہ پشتون قوم کا احساس تھا پشتون قوم کا مفاد عزیز تھا۔۔

یہ ایک بہت ہی فطری بات ہے کہ جب تک قوم کے لیڈرز قوم رہنماء قوم کے افراد ہونگے تب تک قوم کھڑی رہیگی غیر قوم کا فرد لیڈر یا سپہ سالار بن جائے تو قوم کنفیوز ہوجاتی ہے تقسیم ہوجاتی ہے۔۔ قوم چاہے جتنی بھی اس غیر کیساتھ مخلص ہو مگر اپنی زبان، اپنی بولی اور اپنے خون کا ہر قوم کے اعصاب پر گہرہ اثر ہوتا ہے بہت سے لوگ اس اعصابی اثر کو محسوس نہیں کرپاتی مگر غور کرنے پر سب کچھ واضح ہوجاتا ہے۔۔

آج پشتون قوم اگر تباہی کی حدوں کو چھورہی ہے تو اس کی وجوہات بہت واضح ہیں۔۔

آج پشتون معاشی طور پر برباد ہے، آج پشتون بے گھر ہیں، تاریخ میں پہلی بار اس قبائلی خطے کے لوگ غیروں کے گھروں میں رہتے ہیں، آج پشتون دفاعی لحاظ سے یتیم اور لاوارث ہے جس کا جب دل چاہے پشتونوں پر حملہ آور ہوجاتا ہے اور کوئی جواب نہیں دے پاتا کیوں ؟؟؟

کیونکہ آج پشتون کا معاشی نظام پشتونخوا نہیں بلکہ سامراج کے ہاتھ میں ہے۔۔ وہ جب فیصلہ کرتے ہیں تو پہلے دیکھتے ہیں کہ پشتون کو کتنا دینا ہے اور جتنا دینا ہے اس میں سامراج کا کتنا فائدہ اور نقصان ہے۔۔ آج پشتون کا معاشرتی نظام تباہی کے دہانے پر ہے کیونکہ آج پشتون قوم کا ادب، سیاست، نصاب، تاریخ، نظریات اور فکر سامراج کے ہاتھ میں ہے اور پشتون ان کے محتاج ہیں۔۔ پشتون اپنے ادب، اپنی سیاست، اپنے نصاب، اپنی تاریخ، اپنی نظریات اور اپنی فکر سے بہت دور جاچکے ہیں اور وہ غیروں کے ادب اور نظریات کے مطابق ذندگی گزارنے پر مجبور ہیں، آج

پشتون فیصلہ سازی سے محروم ہیں کیونکہ فیصلہ اکثریت کی بنیاد پر ہوتا ہے اور اکثریت سامراج کے پاس ہے، آج پشتون اپنی تاریخ، اپنے مشران، اپنے آبا و اجداد کی تاریخ، ان کے کردار اور ان کی طرز ذندگی سے ناواقف ہیں کیونکہ ان کا نصاب سامراج کے ہاتھ میں ہے اسی لیئے آج پشتون اپنے معاشرتی نظام سے بہت دور جاکر تباہ ہوچکے ہیں کیونکہ پشتونوں پر غیر کا نظام مسلط کیا گیا اور مسلط کرنے کی صورت میں تباہی یقینی تھی یہ تو پوری قوم ہے آپ اپنی گردن کو الٹی سمت میں ذبردستی موڑوگے تو مرجاوگے---

اور سب سے اہم آج پشتون تعداد میں پہلے سے کئی گنا ذیادہ ہیں مگر ناکارہ ہیں کیونکہ آج پشتون کا دفاع اور دفاعی فیصلہ سازی اس کے اپنے ہاتھ میں ہیں ہے بلکہ غیروں کے ہاتھ میں ہے---

آپ یہ کیسے سوچ سکتے ہیں کہ ایک غیر سپہ سالار پشتون وطن کے دفاع کیلئے اپنا سب کچھ داو پر لگادیگا ؟؟؟

نہیں جناب---

جب پشتون وطن پر یلغار ہوتی ہے تو وہ غیر سپہ سالار پشتون وطن کے دفاع اور تحفظ نہیں بلکہ سب سے پہلے یہ سوچیگا کہ حملہ آور کیساتھ لڑنے کی صورت میں مجھے نقصان ہوگا یا فائدہ اور اگر نقصان ہوگا تو میں کیوں لڑوں اور یوں پشتون قوم حملہ آور کے سامنے Sitting Duck بن جاتی ہے--- اس کی پوری تفصیل میں اپنے آرٹیکل Pashtun Sitting Duck میں بھی لکھ چکا ہوں---

اس کا ایک بہت واضح ثبوت یہ ہے کہ جنرل مشرف نے قبائلی علاقے پر حملہ کیا اور وہاں صرف اسلیئے تباہی مچائی کیونکہ امریکہ کا حکم تھا اگر مشرف نے قبائلی علاقے پر حملہ نہ کیا ہوتا تو امریکہ پاکستان پر حملہ کردیتا اسلیئے پاکستان یعنی پنجاب کی حفاظت کیلئے پشتونوں کو قربان کرنا اور لاوارث چھوڑنا بہتر تھا ایک غیر سپہ سالار کی نظر میں---

یہاں یہ بات قابل غور ہے کہ ہم اکثر سنتے ہیں کہ اگر مشرف نے فاٹا میں آپریشن نہ کیا ہوتا تو امریکہ پاکستان پر حملہ کردیتا اس سے دو باتیں واضح ہوتی ہیں---

پاکستان کو بچانے کیلئے 1 کروڑ قبائلی پشتونوں کو مروانا بہتر ہے۔

پشتونوں کو پاکستانی نہیں سمجھا جاتا کیونکہ پشتونوں پر حملے کو پاکستان پر حملہ تصور نہیں کیا گیا بلکہ پشتون بیلٹ سے آگے حملے کو پاکستان پر تصور کیا جائیگا اور اس کا ایک اور ثبوت 2017 میں ائیرچیف کا وہ بیان ہے جس میں اس نے کہا کہ اگر امریکہ نے پنجاب کے کسی شہر پر ڈرون حملہ کیا تو ہم بھرپور جواب دینگے جبکہ اس سے پہلے امریکہ پشتون علاقوں میں 5000 بیگناہوں کو ڈرون حملوں میں مارچکا تھا---

آپ کیا کہتے ہیں کہ اگر سنہ 2001 میں حاجی صیب ترنگزئی، ملا پیوند، فقیر اپپی، کالو خان، خوشال خان، ایمل خان یا دریا خان پشتون قوم کے سپہ سالار ہوتے تو وہ امریکہ کو یوں کھلے عام حملہ کرنے دیتے ؟؟؟

ہر گز نہیں کیونکہ وہ پشتون تھے---

مگر ایک غیر سپہ سالار کے رحم و کرم پر خود کو چھوڑنے کا نجام سب نے دیکھا کہ اس سپہ سالار نے پہلے اپنی قوم کا مفاد دیکھا پھر اس تناظر میں پشتون قوم کا فیصلہ کیا---

اور اسی کو سامراج کہتے ہیں جیسا میں پہلے بھی کہ چکا ہوں کہ سامراج ایک قوم پر قبضہ اسلیئے کرتا ہے کہ وہ اپنے دفاع اور مفادات کی جنگیں مقبوضہ قوم کی زمین پر لڑسکے اور یہی ہمارے ساتھ ہوا---

اب فیصلہ آپ خود کریں کہ مسلمان آپس میں بھائی بھائی کہ نظریئے کے تحت غلامی اور لاچاری کی موت مرتے رہیں ہیں قومیت کی بات کریں ؟؟؟

یہاں ایک اہم بات لکھونگا کیونکہ اگر میں نے یہ بات نہ لکھی تو مطمیئن غلام اسی بات کو مسئلہ بنا کر خود کو تسلی دیتے رہینگے اور وہ یہ کہ پشتون اگر اپنے الگ وطن کے مالک ہوتے تو آج کہاں ہوتے ؟؟؟

یہ سوال وہ اس فیصلے کیساتھ کرینگے کہ پشتون دنیا سے پیچھے ہونگے---

تو جناب بات یہ ہے کہ پشتون آج کونسا ترقی آفتہ ہیں ؟؟؟ پشتونوں کو تم نے کچھ دیا تو نہیں البتہ ان کے پاس جو کچھ اپنا تھا وہ بھی تم نے چھین لیا اور دوسری مثال جناب افغانستان ایشیاء کے ترقی آفتہ ممالک میں تھا مگر جب وہاں کی حکومت غیروں کے اشاروں پر فیصلہ کرنے والوں کے ہاتھ میں آئی تو افغانستان تباہ ہوگیا یہاں مراد طالبان ہیں جو امریکہ اور کرنل نصیراللہ بابر اور جنرل حمید اور کرنل امام کی تخلیق ہیں جن کا وہاں کی عوام اور مفادات سے کوئی تعلق نہیں----

اور تیسرا میں سیدھی بات کروں تو جناب دنیا کی ہر قوم ایک Phase سے گزر کر یہاں تک آئی ہیں-- جو اقوام خودمختار رہی وہ آگے بڑگئی اور جو ضم ہوگئی وہ پیچھے رہ گئی--- پشتون قوم ایک تاریخی قوم ہے دینا اور تاریخ کی اونچ نیچ سے واقف ہے، منظم تھی اور اپنی تنطیم اپنے نظام کی مالک تھی اسلیئے دنیا کیساتھ قدم ملا کر چلنا ان کیلئے مشکل نہیں تھا اگر وہ اس مسلمان آپس میں بھائی بھائی والے نعرے میں ضم نہ ہوجاتے---

(یہ نعرہ برحق ہے مگر یہاں اس نعرے پر تنقید صرف اس حد تک کی گئی ہے جہاں اس کو غلط استعمال کیا گیا)

پشتون تحفظ موومنٹ کے حوالے سے سوالات اعتراضات اور الزامات کے جوابات کے سلسلے کا حصہ---

سوال : کہا گیا کہ پشتون تحفظ موومنٹ ڈرون حملوں کیخلاف بات کرتی ہے جبکہ محسن داوڑ ڈرون حملوں کے حق میں باتیں کرتے آرہے ہیں اس سے تضاد ثابت ہوتا ہے۔۔

جواب : میں آپ سے ایک سیدھا سا سوال کرونگا کہ کیا ڈرون حملے ٹھیک تھے یا غلط ؟؟؟

کیا ڈرون حملے ملکی سالمیت کیخلاف تھے یا حق میں ؟؟؟

اب جناب اگر ڈرون حملے ٹھیک تھے تو آپ کو محسن داوڑ کے بیانات پر اعتراض کیوں ؟؟؟ آپ دلیل کیساتھ ثابت کریں کہ ڈرون حملے ٹھیک تھے اور اس حوالے سے پشتون تحفظ موومنٹ غلط ہے اور اگر ڈرون حملے غلط تھے تو جناب اول تو آپ کو اور آپ کے حفاظتی اداروں کو شرم آنی چاہیئے جو انہیں روک نہ سکے اور صرف تماشہ دیکھتے رہے۔۔ اس سے یہ بات بھی ثابت ہوگی کہ ہمیں پاکستانی نہیں سمجھا جاتا اسلیئے ہمارا تحفظ یا ہماری زمین پر ڈرون حملوں کو ملکی سالمیت پر حملہ نہیں سمجھا جاتا اور سب سے بڑھ کر پشتون تحفظ موومنٹ کا موقف بھی سہی ثابت ہوگا۔۔

تضادات ڈھونڈ ڈھونڈ کر نکال کر اور پھر اس پر لاحاصل بحث کرکے کچھ حاصل نہیں ہوگا آپ سیدھا سیدھا اپنا موقف بیان کریں کہ کیا ڈرون حملے ٹھیک تھے یا غلط اس کیبعد پشتون تحفظ موومنٹ یا محسن داوڑ کے موقف پر بات کریں تاکہ پھر آپ کو آپ کے موقف کے مطابق جواب مل سکے۔۔ اس معاملے میں تو آپ خود کنفیوز ہیں کہ ڈرون حملے سہی تھے یا غلط تو پھر کسی اور کے موقف پر آپ کیسے بات کرسکتے ہیں ؟؟؟

سوال : کہا گیا منظور نے کہا کہ مطالبات منظور نہ ہوئے تو ہمیں الگ ملک دیدیا جائے یہ غلط ہے۔۔ یہ باتیں پاکستان کی دوسری اقوام کو بری لگتی ہیں کل وہ اقوام ان باتوں کیوجہ سے پشتونوں کیخلاف اٹھینگی تو انتشار بڑھیگا۔۔

جواب : جناب ! کوئی بھی زی شعور انسان اس بات کو تسلیم کرتا ہے اور بخوبی سمجھتا ہے کہ ہر قوم اپنے لیئے جعرافیہ چنتی ہے الگ ملک بناتی ہے تاکہ وہ بحیثیت قوم ایک آزاد، خودمختار ذندگی گزار سکے۔ جہاں وہ ایسی ذندگی گزار سکے کہ اسے اپنے عقائد اور نظریات پر کسی پابندی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ جہاں اس کو تمام بنیادی انسانی حقوق میسر ہوں۔ جہاں اس کی پہچان اور قومی روایات اور قومی بقاء یقینی ہو۔ جہاں وہ خود کو ہر طرح سے محفوظ تصور کرے اور اسے فوری انصاف میسر ہو۔۔۔

اب جناب پشتون تحفظ موومنٹ نے یہ بات کہی ہے تو کیا غلط کہی ہے ؟؟؟ آپ یہ ثابت کردیں کہ پشتون تحفظ موومنٹ کا یہ بیانیہ بنیادی انسانی اور جمہوری حقوق کیخلاف ہے۔۔ آپ یہ ثابت کردیں کہ آپ نے پشتونوں کو تمام تو درکنار 10% انسانی حقوق بھی دے رکھے ہیں۔۔۔

دوسری بات کہ یہ بات دیگر اقوام کو بری لگتی ہے تو جناب مجھے لگتا ہے آپ نے پشتون قوم کو واقعی مسخرہ سمجھ لیا ہے جو خود اپنی بیعزتی برداشت کرے، اپنی تذلیل کروائے مگر دوسروں کو خوش رکھے۔۔ پشتون قوم نے دوسری اقوام کو خوش رکھنے کا ٹھیکہ نہیں اٹھایا اگر ہمارے حق اور آزادی کی بات کسی کو بری لگتی ہے تو بقول پشتون "خدای دې زړه اوچوي" ---

اور جناب پچھلی سات دہائیوں میں پشتونوں کا جو معاشی، معاشرتی اور جانی استحصال ہوا وہ تو کسی دوسری قوم کو برا نہیں لگا۔۔ پشتون کا قتل عام تو کسی دوسری قوم کو برا نہیں لگا۔۔ دوسری قومیں جب پشتونوں کی دولت اور وسائل پر عیاشیاں کرتی ہیں اور پشتون تباہ ہوتے تب تو دوسری

قومیں مائینڈ نہیں کرتی--- دوسری قوموں کی حکومتیں جب اپنے صوبوں میں پشتونوں کا داخلہ بند کرتی ہیں تب تو دوسری قوموں کو برا نہیں لگتا-- دوسری قوموں کی زمین پر جب پشتون پاکٹس کیخلاف گرینڈ آپریشن ہوتا ہے تب تو دوسری قومیں برا نہیں مناتی---

اور ویسے دوسری قوموں کا ہمارے ساتھ تعلق ہی کیا ہے جو وہ ہمارے معاملات میں دخل دینگی--- نہ ہماری نسل ایک، نہ ہماری زبان ایک، نہ ہماری پہچان ایک، نہ ہماری زمین شریک، نہ ہماری تاریخ ایک، نہ ہمارا کوئی خونی رشتہ، نہ ہمارا کوئی فکری رشتہ، نہ ہمارا کوئی نظریاتی رشتہ پھر دوسری قومیں کون ہوتی ہیں میرے معاملات میں ٹانگ اڑانے والی ؟؟؟

میں حقیقت بتاتا ہوں جناب کہ دوسری قوموں کو مجھ سے کوئی عشق نہیں ہے--- دوسری قوموں کو میری زمین چاہیئے میری دولت، میرے وسائل، میرا جعرافیہ چاہیئے اسی لیئے جب یہاں انسانوں کا استحصال ہوتا ہے، پشتون قتل ہوتا ہے، پشتون لاپتہ ہوتا ہے، پشتون بیعزت ہوتا ہے، پشتون بے روزگار ہوتا ہے تو دوسری قوم کو برا نہیں لگتا مگر جب پشتون اس زمین کی ملکیت کا دعوی کرتا ہے تو دوسری قومیں مائینڈ کرجاتی ہیں--- اور جناب یہ دوسری قومیں تو خود ہمیں روز کہتی ہیں کہ ملک کیخلاف ہو تو افغانستان دفع ہوجاو جو اس بات کا ثبوت ہے کہ دوسری قوموں کو میں نہیں بلکہ میری زمین چاہیئے---

جناب معاملہ اقوام کا نہیں معاملہ زمین کا ہے--- اگر دوسری قوم کو مجھ سے ہمدردی ہوتی تو وہ میرے استحصال پر بھی برا مانتی مگر وہ میرے استحصال پر نہیں بلکہ میری زمین کی خودمختاری کو برا کہتی ہے اور جناب اس کو ایک لفظ میں "قبضہ" کہتے ہیں اور قبضہ ہمیں کسی صورت منظور نہیں ہے---

لہذا اپنی دوسری قوموں سے کہیں کہ اپنی ناراضگی اپنی جیب میں رکھیں

We don’t are…

سوالات، اعتراضات اور الزامات۔۔۔

دوسرا حصہ۔۔۔

سوال : پشتون تحفظ موومنٹ کی شکایتوں اور فرمائشوں میں روز اضافہ ہورہا ہے۔۔۔

جواب : پشتون تحفظ موومنٹ چند بنیادی مطالبات کیساتھ اٹھی تھی اور پرامن اور قانونی اور اخلاقی دائروں کے اندر رہتے ہوئے اپنے بنیادی مطالبات پر عمل کیلئے احتجاج کررہی تھی اور کررہی ہے۔۔۔

اب معاملہ یہ ہے جناب کہ کسی بھی سامراج کو محکوم قوم کی تنظیم اور اس کے احتجاج سے سخت نفرت ہوتی ہے اور چونکہ سامراج ہمیشہ طاقت کے غرور میں ہوتی ہے اسلیئے وہ محکوم قوم کی تنظیم اور احتجاج کو بزور بازو دبانے کی کوشش کرتی ہے اور آپ نے بھی ایسا ہی کیا۔۔۔

آپ نے پشتون تحفظ موومنٹ کے چند بنیادی اور بہت ہی آسان مطالبات کو حل کرنے کیبجائے اس تحریک کیخلاف کاروائی شروع کردی اور روز اول سے اس تحریک کیساتھ دھمکی آمیز رویہ اختیار کیا۔۔۔ آپ نے اس تحریک کو پیشکشیں بھی کی تو دھمکی آمیز انداز میں کی اور پھر سامراجی طاقت کے نشے میں کہ ہی دیا کہ Your Time Is Up اب یہ الگ بات ہے کہ ہر سامراج کیطرح تم بھی بھول گئے ہو کہ جب محکوم قوم تنظیم کیساتھ اٹھتی ہے تو Time قوم کا نہیں بلکہ سامراج کا Up ہوتا ہے۔۔۔ تم نے پچھلے قتل عام کا حساب دینے کیبجائے اس تحریک میں مزید بیگناہوں کو مارا، تم نے پچھلے لاپتہ افراد کا حساب دینے کیبجائے اس تحریک کے مزید بیگناہ افراد کو قید و بند میں ڈالا، تم نے پہلے سے جاری ریشل پروفائلنگ کو روکنے کیبجائے مزید غداری اور بغاوت اور دہشتگردی کے مقدمات بنائے، تم نے پچھلی ناانصافیوں کا حساب دینے کیبجائے ظلم میں اور اضافہ کردیا، تم نے پچھلی بیعزتیوں کا جواب دینے کیبجائے اس تحریک کے کارکنان کے گھروں کی مزید بیعزتیاں کی، تم نے پچھلے معاشی استحصال کا حساب دینے کیبجائے

مزید پشتونوں کو اس تحریک کیوجہ سے بے روزگار کردیا، تم نے پہلے بولے گئے جھوٹ کا جواب دینے کیبجائے مزید جھوٹ پہ جھوٹ شروع کردیا کس لیئے ؟؟؟

صرف اس تحریک کو دبانے کیلئے-- جناب یہ تحریک 1 فروری 2018 تک کے مظالم کی بنیاد پر مطالبات کیساتھ اٹھی تھی مگر تم نے مزید ظلم کیا اور اس تحریک نے اس ظلم کے حساب سے مطالبات بڑھائے جو کہ بہت سیدھی اور فطری بات ہے--

ہم نے اپنے قاتل کا نام لیا جو کہ ہمارا اخلاقی اور قانونی فرض ہے مگر تمھاری پارلیمنٹ، تمھارے میڈیا، تمھاری عدالت، تمھارے آئین اور خود ہمارے قاتل ادارے نے کہا کہ اس قاتل کو قاتل کہا تو غدار، باغی اور دہشتگرد قرار دیکر ارمان، طاہر، خڑکمر اور وانا کے بیگناہوں کیطرح ماردیئے جاوگے یا جیل میں ڈال دیئے جاوگے-- اب جناب جو پارلیمنٹ، جو میڈیا، جو آئین مجھے میرے قاتل کا نام لینے سے روکتے ہیں، میرے قاتل کو تحفظ فراہم کرتے ہیں وہ خود بھی میرے قاتل ہی تصور ہونگے اور ایسی صورت میں پھر میں کیا کروں ؟؟؟

یہ تو بہت ہی فطری بات ہے کہ میں اپنے قاتل اور اس کو تحفظ دینے والوں کیخلاف ہونگا--

تو جناب یہ تھی وجہ کہ مطالبات میں اضافہ کیوں ہوا اور بات بننے کیبجائے مزید بگڑتی کیوں چلی جارہی ہے--

اب آپ نے فرمائش کا لفظ استعمال کیا جس میں آپ کا اشارہ خودمختاری کے مطالبے کیطرف تھا تو جناب تم میرے وسائل، میرے معدنیات، میری دولت، میری تجارت، میرے جعرافیئے پر عیاشیاں کرو، میری بجلی استعمال کرو، میرے گیس کی ریفائینریز اپنے شہروں میں لگاو، میرے میوں کی منڈیا اپنے شہروں میں لگاو، میری سیاحت سے اپنے شہر بناو اور پھر مجھے ہی قتل کرو، مجھے ہی بیگھر کرو، مجھے ہی بے روزگار کرو، میرا ہی استحصال کرو تو یہ تو ناممکن ہے کہ تم میری دولت پر پلو اور میں ذندگی کو ترس جاوں--

یہ بھی بہت ہی فطری اور قانونی مطالبہ ہے کہ جب مجھے اس ملک میں ذندگی کا حق نہیں، مجھے انصاف میسر نہیں، میں محفوظ نہیں تو پھر میں تمھے اپنے وسائل اور اپنا جعرافیہ کیوں دوں ؟؟؟

اگر میں نے تمھارے ساتھ رہ کر ترس ترس کر گمنام ہوکر مرنا ہی ہے تو پھر میں اپنا وطن بناکر اپنی شناخت کیساتھ کیوں نہ جاو ؟؟؟

جب میرا تمھارے انصاف پر کوئی حق نہیں تو پھر تمھارا بھی میری زمین پر کوئی حق نہیں اور یہ بہت سیدھی سی بات ہے بس آپ کو سامراجی طاقت کے نشے سے ہوش میں آکر سوچنا ہوگا تب آپ کو سمجھ آجائیگی---

اب تھوڑا اضافہ کردوں---

آپ کو شائد آپ کے بڑوں نے یہ نہ بتایا ہو اور آپ کو بھی سوچنے کی ضرورت محسوس نہ ہوئی ہو کیونکہ یہ آپ کا مسئلہ ہی نہیں ہے۔ آپ تو سامراج کے اندھے مقلد ہیں بس الزام پہ الزام لگائے جارہے ہیں وہی الزام جو سامراج آپ کی زبان پر چڑھارہا ہے---

جناب بہت سیدھی سی بات ہے کہ ایک سامراج کی بقاء محکوم قوم کے منتشر اور غیرسیاسی رہنے میں ہوتی ہے کیونکہ جب محکوم قوم منتشر اور غیرسیاسی ہوتی ہے تو اس کے اندر سامراجی نظریات اور سیاست کا پرچار کرکے اس کو ذہنی غلام بنانا آسان ہوتا ہے---

پشتون تحفظ موومنٹ خالص پشتون قومی تنظیم ہے---

میں آپ کو یہ بتادوں کہ آپ کے بڑوں کو مسئلہ پشتون تحفظ موومنٹ کے مطالبات اور نعروں سے نہیں ہے--- پشتون تحفظ موومنٹ کے مطالبات دنوں میں حل ہوسکتے ہیں--- اصل مسئلہ یہ ہے کہ پشتونوں کی اپنی تنظیم وجود میں آئی ہے ایسی تنظیم جس میں سامراجی نظریات اور سوچ کا دور دور تک نام و نشان بھی نہیں ہے--- دوسری بات یہ کہ یہ تنظیم سیاسی ہے اور فکر کے دم پر اٹھی

ہے--- اب آپ کے بڑے چاہیں تو ہمارے مطالبات دنوں میں حل کرسکتے ہیں مگر جناب مطالبات حل ہونے کا مطلب کیا ہے ؟؟؟

اگر ہمارے یہ مطالبات حل ہوگئے تو یہ پشتون تحفظ موومنٹ کی جیت ہوگی، ایک پشتون تنظیم کی جیت ہوگی، پشتون سیاست کی جیت ہوگی اور جناب اگر پشتون تنظیم اور پشتون سیاست جیت گئی تو اس کا مطلب بہت واضح ہے کہ پشتون جوانوں کی اپنی تنظیم مضبوط ہوجائیگی ان کی سیاسی تربیت خالص قومی بنیادوں اور نظریات پر ہوگی اور وہ سیاسی طور پر باشعور اور منظم ہوجائینگے--- اور جب پشتون قوم کے جوان اپنی تنظیم کے مالک ہونگے، سیاسی طور پر باشعور اور منظم ہونگے تو پشتون وطن میں کوئی مائی کا لعل اپنے مفاد کیلئے ایک جانور کو بھی نہیں مارپائیگا انسان تو ردکنار، کوئی اس وطن کے ایک پتھر کو بھی اپنے مفاد کیلئے استعمال نہیں کرپائیگا، اس قوم کی تاریخ اور ادب اوپر آئینگے، اس قوم کے وسائل اس کے اپنے ہاتھ میں ہونگے ایسے ہی جیسے پنجاب کی گندم اس کے اپنے ہاتھ میں ہے، پھر یا تو پنجاب کے گندم کی منڈی پشاور میں ہوگی یا پھر اس وطن کے وسائل کی منڈیاں لاہور کے ہاتھ سے جائینگی اور جناب یہ تمھارے لیئے قابل قبول نہیں ہے یہ میں بھی جانتا ہوں اور آپ بھی جانتے ہیں---

اصل مسئلہ سامراج کے اندر محکوم قوم کے منظم ہونے سے ہے اور یہ مسئلہ اب تمھارے لیئے بن چکا ہے۔

سوالات، اعتراضات اور الزامات۔۔۔

تیسرا حصہ :

سوال : پشتون تحفظ موومنٹ والے اس تحریک کے ذریعے صوبوں کے مابین فساد پھیلارہے ہیں۔۔

جواب : فساد کون پھیلارہا ہے صوبوں یا اقوام کے مابین نفرت کون بنارہا ہے اس سب کو معلوم کرنے کیلئے آپ کو اپنی آنکھوں سے پشتون مخالفت نفرت اور بغض کی پٹی اتارنی پڑیگی تب آپ کو سب کچھ نظر آجائیگا۔۔

1 فروری 2018 کو ہونے والا دھرنا پہلے سے طے شدہ تھا مگر نقیب کی موت نے اس دھرنے میں ایک شدت پیدا کردی۔۔

میں چونکہ خود اس پورے معاملے میں شروع سے آخر تک Involve رہا ہوں اسلیئے ثبوت سمیت بات کرونگا۔۔

20 جنوری 2018 جب پشتون تحفظ موومنٹ نامی کوئی تنظیم نہیں تھی، وردی کیخلاف کوئی نعرہ نہیں لگا تھا، لر او بر یو افغان کا نعرہ نہیں تھا، خودمختاری کا کوئی مطالبہ نہیں تھا اس وقت دو بڑے سوشل میڈیا پیجز ISI اور Fouji جن کے مشترکہ فالوورز کی تعداد 4500000 پینتالیس لاکھ تھی اور دونوں پیجز ایک ہی شخص ہنڈل کررہا تھا یا ایک ہی دفتر سے ہینڈل ہورہے تھے کیونکہ دونوں پیجز سے بیک وقت ایک ہی مواد پوسٹ اور بوسٹ ہورہا تھا ان دونوں پیجز کیطرف سے اچانک پشتونوں کیخلاف ایک انتہائی Below The Belt پراپیگنڈہ شروع ہوگیا۔۔

ان دونوں پیجز کیطرف سے وقتاً فوقتاً پشتونوں کو غدار، دہشتگرد، بھکاو، خوارج، دلال اور حرامی کے خطابات سے نوازنا شروع کیا گیا، ان دونوں پیجز کیطرف سے پشتونوں کے مشران اور آبا و

اجداد کیخلاف انتہائی غلیظ زبان استعمال کی گئی جس میں خاص طور پر وزیرستان کے مشران جیسے فقیر آف ایپی اور ملا پیوند کو نشانہ بنایا گیا۔۔ اور ان تمام باتوں کے ثبوت ہمارے پاس موجود ہیں۔۔۔

اس پر پشتون عوام جو پہلے ہی نقیب کے قتل کیوجہ سے احتجاجی موڈ پر تھی اور ان کے صبر کا پیمانہ کافی حد تک اوپر جاچکا تھا اس قسم کی تحاریر کیوجہ سے لبریز ہوگیا اور پشتون مشتعل ہوگئے۔۔۔

اس دوران میں نے خود اپنی فیسبک وال پر ایک پوسٹ کی جس میں میں نے کہا کہ "میری فرنڈ لسٹ یا فالورز میں یقیناً خفیہ اداروں کے دو چار افراد ضرور ہونگے میں ان سے اپیل کرتا ہوں کہ اپنے ان پیجز کو فساد پھیلانے سے روکھیں ورنہ پھر ہم اپنے قومی تشخص کا دفاع کرینگے اور پراپیگنڈے کا جواب دینگے تو حالات خراب ہونگے" یہ پوسٹ ابھی بھی میرے وال پر موجود ہوگی۔۔ میں نے اگلے دن لکھا کہ کوئی بھی پیج بہت بڑے مالی فنڈنگ کے بغیر 20 لاکھ فالورز نہیں بناسکتا۔۔ ISI اور Fouji نام کے یہ دونوں پیجز اگر فیک ہیں تو پاکستان کے ادارے ان کیخلاف سخت کاروائی کریں اور ان کے فنڈنگ کو بینقاب کریں اور اگر خود ان کو فنڈز دے رہے ہیں تو اس کو روکھیں مگر میری باتوں پر کوئی عمل نہیں ہوا اور پھر مجبوراً ہم نے اپنا دفاع شروع کیا۔۔ تب میں نے پہلا سخت آرٹیکل لکھ کر کھل کر اعلان کیا کہ اب سب کچھ سامنے آئیگا اب بتایا جائیگا کہ کون غدار ہے، کون دہشتگرد ہے، کون بھکاو ہے، کون دلال ہے اور کون خوارج۔۔۔

اور یوں یہ جنگ شروع ہوگئی۔۔۔

یاد رہے یہ میں اس وقت کی بات کررہا ہوں جب پشتون تحفظ موومنٹ نہیں بنی تھی، پشتونوں نے صرف آواز اٹھائی تھی بس۔۔۔

اب پشتونوں کے صرف آواز اٹھانے سے تمہاری اس سامراج کو اتنا مسئلہ ہے کہ سیدھا سیدھا جنگ اور فساد شروع کروادیا تو سوچو پشتون کی باقاعدہ تنظیم سے اس سامراج کو کتنا مسئلہ ہوگا۔۔۔

اب سوچ کر بتانا کہ فساد کس نے شروع کیا۔۔۔

سوال : پشتون تحفظ موومنٹ Truth And Reconciliation Commission کا مطالبہ کرکے United Nations کو بیچ میں لارہی ہے جو ہماری ملکی خودمختاری کیخلاف ہے اور غلط ہے۔۔۔ ہمیں اپنے معاملات ملک کے اندر حل کرنے چاہیئے۔۔۔

جواب : اچھا واہ جناب ہمیں تو آج پتہ چلا کہ آپ کے ملک کی خودمختاری بھی ہے۔۔۔

ویسے جب امریکہ روز روز پشتونوں پر میزائل برساتا تھا اور بیگناہ پشتونوں کو مارتا تھا تب ملکی خودمختاری بازار سے دہی لانے گئی تھی ؟؟؟

جب CIA والے قبائلی علاقوں کے اندر آکر آپریشن کرتے تھے اور امریکی فوجی تمہارے مورچوں میں بیٹھے ہوتے تھے تب ملکی خودمختاری گھاس چرنے گئی تھی ؟؟؟

جب تم امریکی مفادات کیلئے پشتونوں کے ٹکڑے کررہے تھے تب تمہاری ملکی خودمختاری کہاں غائب تھی ؟؟؟

جب تم پشتون کا قتل عام کرنے کیلئے باہر سے کسی کو لاتے ہو، جب تم پشتون زمین پر اپنے مفادات کیلئے غیرملکی جاہل جنگجووں کو غیرقانونی طریقے سے لاکر قبائلی علاقوں میں بٹھاتے ہو اور پھر ان سے پشتونوں کو کمزور کرتے ہو تو وہ ملکی مفاد کہلاتا ہے اور جب وہی پشتون اپنی ذندگی، اپنے تحفظ اور انصاف کیلئے United Nations سے صرف تحقیقات کا مطالبہ کرتا ہے تو ملکی خودمختاری کو خطرہ۔۔۔

واہ آفرین ہے تمھارے اس ملک پر جس کو قتل عام سے نہیں بلکہ انصاف سے خطرہ ہوتا ہے---

دوسری بات یہ جناب کہ تم تو دعوی کرتے ہو کہ تم پاک صاف ہو، فرشتے ہو تم نے کچھ نہیں کیا یہ پشتون تحفظ موومنٹ والے جھوٹ بولتے ہیں تو جناب اگر تمھارا ایمان اپنی بیگناہی پر اتنا ہی پختہ ہے تو پھر غیرجانبدار تحقیقات سے اتنا ڈرتے کیوں ہو ؟؟؟

تمھے تو کہنا چاہیئے تھا کہ جس سے مرضی تحقیقات کروا تاکہ دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہوجائے اور دنیا کو پتہ چل جائے کہ پی-ٹی-ایم والے جھوٹے ہیں مگر یہاں تو تم خود تحقیقات سے بھاگ رہے ہو اور پی-ٹی-ایم تمھے چیلنج کررہی ہے کہ او تحقیقات کرو اب یہاں سے ہی اندازہ لگالو کہ کس کی دال کالی ہے---

اب یہ بات کہ معاملہ ملک کے اندر حل کیا جانا چاہیئے تو آپ بتادیں کہ ملک کے اندر معاملہ کس کیساتھ حل کریں ؟؟؟

میڈیا، پارلیمنٹ، عدلیہ، فوج اور عوام مل کر ریاست بناتے ہیں---

اب ذرا آنکھیں کھول کر دیکھیں تو آپ کو نظر آجائیگا کہ ان میں سے کوئی ادارہ ایسا نہیں ہے جس نے پشتون کا استحصال نہیں کیا ہو اور اس پر ڈٹ کر کھڑے نہ ہوئے ہوں---

پارلیمنٹ، میڈیا، انصاف کے ادارے، تحفظ کے ادارے سب نے پشتونوں کا ہر طرح سے استحصال کیا، سب نے پشتون کیخلاف بھرپور نفرت کا اظہار کیا اور اس کے بیشمار ثبوت موجود ہیں---

ہمارا مسئلہ ملکی نہیں ہے بلکہ قومی ہے اور اس کے ٹھوس ثبوت یہ ہیں کہ جب وانا، خڑ کمر میں ہمارے ساتھیوں کو مارا گیا، ارمان کو مارا گیا تو تمھاری میڈیا نے الٹا پشتونوں کیخلاف زہریلا پراپیگنڈا کیا، تمام پارلیمنٹیریئنز نے پشتونوں کیخلاف بیانات دیئے، فوج نے خود ان کو مارا اور

پنجابی عوام نے ان سب کو "کتا مار مہم" کہا ٹھیک اسی وقت افغانستان سمیت دنیا بھر کے پشتون ان مظلوم پشتونوں کے حق میں احتجاج کرتے رہے---

جب ارمان کے بچے یتیم ہوئے، جب خیسور کا معصوم حیات اپنی مظلومیت بیان کررہا تھا تب اس ملک کے کسی بڑے نے اس پر کان نہیں دھرا انہی دنوں جب ساہیوال میں دو بچے یتیم ہوگئے تو پوری ریاست ہل گئی سب آنسوں بہانے لگے تب افغانستان کے پشتونوں نے ہمارے قتل کی مذمت کی---

جب مشرف کو سزا سنائی گئی تو پوری ریاست میں کہرام مچ گیا یہاں تک کہ سزا سنانے والی عدالت ہی ختم کردی گئی مگر جب منظور گرفتار ہوا تو میڈیا پر کہا گیا کہ اس کو ڈی-چوک میں الٹا لٹکا دینا چاہیئے---

جب یہ پوری ریاست ہمارے خلاف جنگی موڈ پر تھی تب ملک نہیں بلکہ پشتون قوم نے احتجاج کرکے ثابت کیا کہ یہ ملکی نہیں بلکہ قومی مسئلہ ہے---

جناب یہ تو آپ نے اپنے عمل سے ثابت کرکے دکھایا ہے کہ پشتون کا مسئلہ اس ملک کا مسئلہ نہیں ہے ورنہ اگر پشتون کا مسئلہ اس ملک کا مسئلہ ہوتا تو پشتونستان میں خون اور بارود کا کھیل اور پنجاب میں روشنیاں نہ ہوتی---

اگر پشتون کا مسئلہ اس ملک کا مسئلہ ہوتا تو وزیراعظم پشتون ارمان کے بچوں کو نظرانداز کرکے صرف ساہیوال کے بچوں کیلئے حرکت میں نہ آتے---

اگر پشتون کا مسئلہ اس ملک کا مسئلہ ہوتا تو زینب کے قتل کیخلاف پرتشدد احتاج کرنے والوں کو شاباش دیکر فرشتہ کیلئے پرامن احتجاج کرنے والوں کیخلاف پراپیگنڈے نہ کیئے جاتے---

یار اس ملک نے کبھی پشتون اور پشتونوں کے مسائل کیساتھ تعلق ہی نہیں رکھا تو اب تم کونسے ایک ملک کی بات کررہے ہو ؟؟؟

نہیں جناب---

اب فیصلہ ہوکر رہیگا---

مزید جوابات اگلے حصے میں---

چوتھا حصہ :

سوال : پشتون تحفظ موومنٹ والے کہتے ہیں کہ اس جنگ میں پنجاب کو نقصان کیوں نہیں ہوا دہشتگرد پنجاب پر حملہ کیوں نہیں کرتے-- یہ غلط ہے کیونکہ جب بھارت پاکستان پر حملہ کرتا ہے تو ہم پنجابی تو کبھی یہ نہیں کہتے کہ بھارت پشتونوں پر حملہ کیوں نہیں کرتا---

جواب : آپ پہلے پشتونخوا اور مشرقی سرحد پر ہونے والی جنگوں کا موازنہ کریں، پھر ان جنگوں میں ریاست کے کردار کو دیکھیں، پھر اقوام اور صوبوں کا کردار دیکھیں اس کیبعد بتائیں کہ پنجاب کیوں یہ بات نہیں کرتا اور پشتون کیوں یہ بات کرتے ہیں---

جناب مشرقی سرحد پر 1948 کی جنگ ہوئی جو کشمیر میں ہوئی، 1965 کی جنگ ہوئی جس کو کشمیر میں لڑنے کا منصوبہ تھا مگر کشمیر کے اخلور سرحد پر پاکستان کی مضبوط پوزیشن کو

دیکھ کر انڈیا نے یہ جنگ پنجاب منتقل کردی، 1971 کی جنگ بنگال میں لڑی گئی، 1998,99 کی جنگ کشمیر میں لڑی گئی ---

تو جناب پہلی بات تو یہ ہے کہ ریاست نے کبھی انڈیا کیخلاف پنجاب میں ڈائریکٹ جنگ لڑی ہی نہیں، پنجاب کو ہمیشہ جنگ سے دور رکھا اور مشرق پر تمام جنگیں کشمیر میں لڑی---

دوسرا یہ کہ پنجاب میں ریاست نے ہمیشہ مفاہمت اور امن کی پالیسی اپنائی جس کا حالیہ ثبوت 2019 کے حملے ہیں جس میں ریاست نے انڈیا کیساتھ ہر لمحہ سفارتی رابطہ قائم رکھا اور جنگ کو ہر ممکن حد تک ٹالنے کی کوشش کی، پنجاب کی عوام نے سڑکوں پر نکل کر "جنگ نہیں امن" والے بینرز اٹھا کر انڈیا کو دوستی کا پیغام دیا، فوج کے شعبہ تعلقات عامہ کے جنرل آصف غفور نے کہا کہ جنگ میں صرف انسانیت کی موت ہوتی ہے جنگ میں کسی کی فتح نہیں ہوتی، وفاقی وزیر نے اسمبلی کے فلور پر کہا کہ ہم جنگ نہیں چاہتے کیونکہ جنگ سے دونوں طرف پنجابیوں کا نقصان ہوگا، ٹویٹر پر باقاعدہ ٹرینڈز چلا کر انڈیا کو دوستی اور امن کے پیغامات بھیجے گئے، بار بار امریکہ اور یونائیٹڈ نیشنز کو مداخلت کی دعوتیں دی گئی اور معاملات کو ٹھنڈا کرنے کیلئے حملہ آور پائلٹ کو بھی 48 گھنٹوں میں باعزت رہا کردیا گیا اور بہت کچھ---

تیسری بات یہ جناب کہ پہلے تو پنجاب کو جنگ سے ہر ممکن حد تک بچانے کی کوشش کیجاتی ہے پر اگر جنگ ہوبھی جائے تو پنجاب کا دفاع باقاعدہ پروفیشنل فوج کرتی ہے اور جنگ کو صرف سرحد تک محدود رکھتی ہے، حالیہ عرصے میں انڈیا کے کئی ڈرونز گرائے گئے، انڈیا کے جہاز گرائے گئے مگر عوام کو ان جنگوں اور جھڑپوں سے دور رکھا جاتا ہے---

آپ نے ایک جگہ کہا کہ پنجاب کی سرحد پر بھی فوجی مرتے ہیں تو جناب فوجی تو مرینگے کیونکہ فوجی کا کام ہے دفاع کرنا مگر یہ بتائیں کہ پنجاب کی عوام کتنی متاثر ہے ؟ پنجاب کا کاروبار ذندگی کتنا متاثر ہے ؟

پنجاب کی تجارت کتنی متاثر ہے ؟ پنجاب کی انڈسٹری، پنجاب کی ترقی کتنی متاثر ہے ؟؟؟

ذرا بھی نہیں جناب بلکہ واہگہ بارڈر اس کے باوجود بھی کھلا رہتا ہے، ہندوستان کے پنجاب کیلئے سرحد ویزا فری ہے اور ہر وقت کھلی ہے---

اب آپ ذرا پشتونستان میں جنگ کو دیکھیں---

آپ کہتے ہیں قبائلی علاقوں میں دہشتگرد سارے انڈینز اور اسرائلی ہیں یعنی آپ اس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ آپ نے انڈیا کیخلاف جنگوں کو پراکسی جنگ کی شکل میں پنجاب سے پشتونخوا منتقل کیا ہوا ہے--- آپ اپنے پڑوسی کیخلاف جنگ بھی ہماری زمین پر لڑرہے ہیں---

دوسری بات یہ ہے کہ ہماری زمین پر ہونے والی جنگ کو آپ نے کبھی بھی انسانیت کی موت، فساد، خطے کیلئے خطرہ اور دونوں طرف صرف پشتونوں کیلئے نقصان دہ قرار نہیں دیا بلکہ ہماری زمین پر جنگ کو آپ نے ہمیشہ شہ دی--- آپ نے اس زمین پر جنگ کو جہاد قرار دیکر ہر پشتون کیلئے لازم قرار دیا کہ وہ جنگ لڑے اور جس پشتون نے امن کیخاطر اس جنگ میں حصہ لینے سے انکار کیا اس پشتون کو غدار اور کافر کمیونسٹ قرار دیا اور یہ فتوے رکارڈ پر موجود ہیں اور آج بھی اس زمین پر پراکسی جنگوں کیخلاف اٹھنے والوں کو آپ غدار، ایجنٹ اور باغی کہ کر قیدوبند میں ڈال رہے ہیں اور ماررہے ہیں---

تیسری اور سب سے اہم بات یہ ہے جناب کہ پشتون وطن پر ہونے والی طویل جنگ میں اول و آخر عام پشتون کو مختلف طریقوں سے استعمال کیا گیا اور باقاعدہ پروفیشنل فوج نے پشتونوں کا کبھی بھی دفاع نہیں کیا---

روز روز باہر کے ڈرونز آکر پشتونوں پر میزائل برساتے اور بیگناہ پشتونوں کو مار کر چلے جاتے اور کوئی پوچھنے والا نہیں تھا--- غیر ملکی فوجی پشتون علاقوں کے اندر آکر کاروائی کرتے اور

کوئی دفاع کرنے والا نہیں تھا۔۔ دہشتگرد کھلم کھلا بلکہ ریاستی سرپرستی میں پشتون امن لشکروں کیخلاف لڑتے رہے اور پشتون مرتے رہے۔۔۔

بلکہ الٹا فوج نے پشتون علاقوں میں بمباریاں کی، گولہ باریاں کی، تاریخ کا سب سے ذیادہ بارود پشتونوں کی زمین پر پھونک دیا، پشتونوں کی معاشرتی اور معاشی ذندگی تباہ ہوگئی، پشتون بے گھر، بے وطن، بے روزگار ہوگئے، لاکھوں عام پشتون مارے گئے یہاں تک کہ پشتون وطن 200 سال پیچھے چلا گیا صرف اور صرف پنجاب کے مفاد کیلئے اور اس بات کا اقرار آپ خود کرتے ہیں کہ اگر مشرف نے قبائلی اضلاع پر حملہ نہ کیا ہوتا تو امریکہ پاکستان پر حملہ کردیتا۔۔ جناب اب جب قبائلی اضلاع اور پشتون علاقے جنگ میں چلے گئے اور اس کو آپ پاکستان کی بچت کہتے ہیں تو پھر تو آپ واضح طور پر اقرار کرتے ہیں کہ پشتون پاکستان کا حصہ نہیں ہیں۔۔۔

اب جناب آپ اس سب میں اپنا اور پشتون کا کردار دیکھیں۔۔۔

ملکوں کے درمیان جنگیں سرحدات یا قریبی علاقوں تک ہوتی ہیں مثال کے طور پر اگر انڈیا کیساتھ پنجاب کی جنگ ہو تو انڈیا مشرق سے پشاور اور مردان پر حملے نہیں کریگا اسی طرح اگر ایران کیساتھ جنگ ہو تو ایران فیصل آباد تک نہیں جائیگا جب تک پروفیشنل افواج بھرپور دفاع کررہی ہوں اور آج کے جدید اسلحے کے دور میں ایک سرحد سے دوسری سرحد تک اپنی افواج کو پہنچانا ناممکن کے قریب ہے مگر جناب پراکسی جنگ کی کوئی سرحد، کوئی دائرہ، کوئی خاص مقام نہیں ہوتا وہ تو جب شروع ہوتی ہے تو پورے ملک کو لپیٹ میں لیتی ہے۔۔ اب پاکستان کے تناظر میں دیکھیں تو اول تو یہ بہت عجیب ہے کہ پراکسی جنگ میں ملک کا بڑا صوبہ ترقی کرتا گیا اور محفوظ رہا اور دوسرا ملیا میٹ ہوگیا اور پھر یہ تو بہت ہی عجیب ہے کہ انڈیا کیخلاف لڑی جانے والی پراکسی جنگ میں پشاور تباہ ہوگیا اور لاہور بین الاقوامی طرز کا شہر بن گیا اس سے بھی ذیادہ عجیب بات یہ ہے جناب کہ انڈیا کیخلاف پراکسی جنگ میں انڈیا کیساتھ مشرقی سرحد ہمیشہ کھلی رہی مگر پشتونوں کی معاشی سرحدات بند ہوگئی۔۔۔

مزید بات کریں آپ کے مجموعی کردار پر، تو ذرا اپنے گریبان میں دیکھیں---

پشتون وطن پر انڈیا کیخلاف پراکسی جنگ ہو یا چلیں جنگ ہو تو وہاں پوری کی پوری پنجابی عوام آپریشن اور جنگ کے حق میں رائے دیتی ہے اور حکومت اور فوج پر زور دیتی ہے کہ پشتون علاقوں میں آپریشن کیئے جائیں اور جب پنجاب میں معاملہ آئے تو وہی عوام جنگ نہیں امن کا ورد شروع کردیتی ہے---

جب پشتون علاقوں میں بقول آپ کے پاکستان کے مفاد کی جنگ ہوتی ہے اور پشتون بے گھر اور بے وطن ہوتا ہے تو پنجاب اپنی سرحدات کے اندر پشتونوں کا داخلہ بند کردیتا ہے یہ کہ کر کہ پنجاب میں امن چاہتے ہیں---

جب پشتون وطن میں کئی سال انتہائی خونریز جنگ ہوتی ہے روزانہ کے حساب سے کئی بیگناہ پشتون مرتے ہیں تو سب خوش سب محفوظ مگر جب لاہور میں ایک دھماکہ ہوتا ہے تو پورے پنجاب میں پشتون پاکٹس کیخلاف گرینڈ آپریشن کرکے پنجاب میں پشتونوں کو اسلیئے ذلیل کیا جاتا ہے کیونکہ وہ پشتون ہیں---

جب پنجابی کہتے ہیں کہ جنگ نہیں امن تو ریاست واہ واہ کرتی ہے اور جب پشتون کہتے ہیں کہ ہماری زمین پر اپنی پراکسی پالیسی بند کرو تو پشتون غدار، پشتون ایجنٹ، پشتون باغی، پشتون کافر---

محترم فرہان ورک صاحب ! سوال یہ نہیں کہ میں مطالبہ کیوں کرتا ہوں کہ پنجاب پر حملہ کیوں نہیں ہوتا جناب سوال یہ ہے کہ اگر یہ ملک واقعی ایک ملک ہے تو اس ملک میں میری زمین پر جنگ اور پنجاب محفوظ کیوں ؟

میں برباد اور پنجاب آباد کیسے ؟

میری تباہی کے دنوں میں پنجاب ترقی کیسے کرجاتا ہے ؟

میری اور پنجاب کی زمین پر جنگوں کے حوالے سے ریاستی پالیسی میں اتنا تضاد کیوں ؟

میری زمین کو انڈین دہشتگردی کے نام پر ملیا میٹ کرنے والے جب انڈیا کیخلاف کھل کر لڑنے کا موقع آتا ہے تو پھر انڈیا کیساتھ مفاہمت کیوں کرتے ہیں ؟

میری زمین پر "جنگ جہاد ہے" اور پنجاب میں "جنگ انسانیت کی موت ہے" کا بیانیہ کیوں ؟؟؟

سوال تو بنتا ہے۔۔۔اور اس کا جواب چاہیئے یہ بیان نہیں کہ یہ ایک ملک ہے وغیرہ وغیرہ۔۔۔

پانچواں حصہ :

سوال : اس وقت حکومت پشتونوں کی ہے پوری کابینہ پشتون ہے تو پھر پشتون کیساتھ ناانصافی اور استحصال کا رونا کیوں ؟

جواب : اس بات کا جواب سامراجی نظام میں باآسانی آپ کو مل جائیگا اور اگر تھوڑا سا پاک اسٹڈی سے نکل کر علم حاصل کریں تو تاریخ میں بھی آپ کو جواب مل جائیگا۔۔۔

میں مختصر بتانے کی کوشش کرونگا۔۔۔

سامراج جب بنتا ہے تو وہ فاشزم کے ذریعے خود کو قائم رکھتا ہے۔۔۔ فاشزم کیا ہے ؟؟؟

فاشزم انسان اور قوم کی انفرادی اور مجموعی فطرت کو بدلنے کی کوشش کو کہتے ہیں جو ناکام ہوتی ہے کیونکہ فطرت نہیں بدلتی مگر منظم ہونے کے باعث ایک مختصر وقت تک اثرانداز ضرور ہوتی ہے۔۔۔

اس فطرت کو کیسے بدلا جاتا ہے اس کیلئے انسانی فطرت اور Psychology کو گہرائی کیساتھ اسٹڈی کیا جاتا ہے اور پھر اس حساب سے کام کیا جاتا ہے۔۔۔

زبان، پہچان اور خونی رشتہ ایسی چیزیں ہیں جو ایک قوم کے افراد کو ایکدوسرے کے قریب لاتے ہیں ایک دوسرے کے دلوں میں احساسات ڈالتے ہیں۔۔۔

آپ نے خود بھی محسوس کیا ہوگا کہ اپنی قوم کا فرد کسی غیر کی زمین پر ملے تو ایک خوشگوار احساس ہوتا ہے جو عمومی طور پر وہاں کے رہائشیوں کیساتھ رہ کر نہیں ہوتا کیونکہ اپنوں کیساتھ اپنائیت کا احساس ہوتا ہے جو غیر کیساتھ نہیں ہوتا جو کہ ایک نفسیاتی عمل ہے۔۔۔ پھر اس فطری عمل کیوجہ سے آپ ایک انسان کے سامنے دو افراد کھڑے کردیں جن میں سے ایک اس کی اپنی قوم کا ہو اور دوسرا غیر قوم کا تو وہ فرد اپنی قوم کے فرد کی بات غور سے سنیگا کیونکہ وہ اس کی مادری زبان میں بات کرتا ہے اور یہ بات یاد رکھیں کہ "بولی" انسان کی نفسیات پر اثر رکھتی ہے۔۔۔

یہ پہچان کے حوالے سے انسانی نفسیات ہے جو مختصر یہاں میں نے لکھ دی۔۔۔

اب سامراج اس سب کو کیسے استعمال کرتا ہے---

سامراج جب کسی قوم کو غلام بناتی ہے تو دو طریقے استعمال کرتی ہے---

1 : طاقت یعنی جنگ کرکے

2 : نظریاتی یعنی ذہنی غلام

پچھلی سامراجوں نے طاقت کے ذریعے اقوام کو غلام بنانے کی کوشش کی جس میں منظم اقوام محفوظ رہی کیونکہ انہوں نے تلوار کا مقابلہ تلوار اور بندوق کا مقابلہ بندوق سے کیا اور پشتون بھی ان اقوام میں سے ایک تھی جس نے بھرپور مقابلہ کیا اور اپنی زمین پر سامراج کو قدم جمانے نہیں دیئے---

پھر جدید سامراجیت کا دور شروع ہوا جس میں نظریات پر بھی کام ہوا کیونکہ بزور بازو سامراج بنانے والوں کی تاریخ سامنے تھی اور اس کیلئے طریقے بھی نئے نئے بنائے گئے جن میں ایک طریقہ میڈیا اور نصابی یلغار ہے جس کو اب ففتھ جنریشن وار کہا جاتا ہے--- چونکہ پہلے صرف سامراج میڈیا اور نصاب کے ذریعے ذہن سازی کرتا تھا اسلیئے یہ یلغار تھی مگر اب قوم کے باشعور طبقے نے بھی نظریاتی جنگ چھیڑ دی ہے اسلیئے یہ یلغار دو طرفہ جنگ بن گئی اور اس کو ففتھ جنریشن وار کا نام دیا گیا---

پوائینٹ پر آتا ہوں---

جب سامراج ایک قوم کو ذہنی غلام بناتا ہے تو اس کی نظریات پر قبضہ کرتا ہے، اس قوم کی سوچ اور فکر کو اپنے قبضے میں لیتا ہے، اس قوم کی پہچان کو تبدیل کرتا ہے، اس قوم کے معاشرتی نظام پر اپنا معاشرتی نظام، قانون، روایات مسلط کرتا ہے، اس قوم کے ادب کو اپنے ادب اور سیاست کو اپنی سیاست میں تبدیل کردیتا ہے---

اب یہ سب کچھ کوئی غیر قوم کا فرد ہر گز نہیں کرسکتا---

اگر کوئی انگریز، چینی یا پنجابی میرے علاقے میں آکر مجھے کہے کہ اپنی پشتونولی کا نظام چھوڑ دو اور میرا نظام نافذ کرو، اپنی زبان چھوڑ دو میری زبان بولو، اپنی پہچان چھوڑ دو میری پہچان اپناو، اپنا ادب چھوڑ دو میرا ادب اپناو، اپنی روایات چھوڑ دو میری روایات اپناو تو میں تو اس انگریز، چینی یا پنجابی جو بھی ہو اس کو ذہنی مریض کہونگا اور اس کو سیدھا سیدھا کہونگا کہ دفع ہوجاو یہاں سے--- پھر اگر وہ یہ سب ذبردستی مجھ پر لاگو کریگا تو اس کیلئے اسے جنگ کرنی پڑیگی مگر جنگ کا یہ حربہ پہلے ہی ناکام ہے تو اب کس طرح قوم کو نظریاتی غلام بنایا جائے ؟؟؟

اس کیلئے وہی نفسیاتی حربہ استعمال کیا جاتا ہے جس کا ذکر میں نے اوپر کیا ہے---

سب سے پہلے سامراج محکوم قوم کے اندر اپنے قوانین، اپنا آئین، اپنی روایات، اپنی زبان، اپنا نصاب، اپنی سیاست، اپنا ادب، اپنی سوچ داخل کرتا ہے پھر محکوم قوم کے اندر موجود قوم پرستوں کا رابطہ مختلف طریقوں سے قوم سے کاٹ دیا جاتا ہے جیسے 1948 میں خدائی خدمتگاران کے لیڈران کو گرفتار اور قتل کرکے پشتون سیاست کو دبایا گیا، 1952 میں پشتون میڈیا کیخلاف کریک ڈاون کرکے پشتون میڈیا کو ختم کرکے اپنی میڈیا کیلئے جگہ بنائی گئی، 1973 میں تمام پشتون لیڈران کو قید اور ملک بدر کرکے پشتون سیاست کو پھر سے دبایا گیا، 2008 سے 2012 تک پشتونخوا میں قیامت برپاء کرکے پشتون سیاست کو De-Stabilize رکھا، غفار خان اور صمد خان سے ہوتے ہوئے ولی خان، غنی خان اور محمود خان اچکزئی تک سب کو بدنام کیا گیا اور اب

پشتون تحفظ موومنٹ کا جو مکمل بلیک آوٹ جاری ہے اس کو عوام کے سامنے آنے نہیں دیا جارہا اور عوام کیساتھ رابطہ یعنی جلسہ کرنے پر جو گرفتاریاں ہوتی ہیں یہ سب کیا جاتا ہے--- قوم پرستوں کو مختلف طریقوں سے پیچھے دھکیلنے کیبعد قوم کے اندر چند ضمیر فروش اور قوم فروشوں کو سامنے لایا جاتا ہے--- ان قوم فروشوں کو فوجیوں کی شکل میں بھی سامنے لایا جاتا ہے اور سیاستدانوں کی شکل میں بھی---

ان سب کو ایک لفظ میں "کٹھ پتلی" کہا جاتا ہے یعنی دوسروں کے اشاروں پر حرکت کرنے والے---

یہ لوگ پھر سامراج کی زبان، سامراجی سوچ، سامراجی روایات، سامراجی قوانین، سامراجی ادب، سامراجی معاشرتی نظام، سامراجی نصاب، سامراجی پہچان کا پرچار اپنی زبان میں کرتے ہیں جو اثر قوم پر براہ راست اثر رکھتی ہے--- یہ لوگ اپنی قوم کے اندر سامراج کو اچھا بنا کر پیش کرتے ہیں اور قوم پرستوں کیخلاف پراپیگنڈہ کرتے ہیں اور اس کیلئے یہ لوگ انسانوں کے جذبات کو استعمال کرتے ہیں--- یہ ایک مکمل طور پر نفسیاتی یلغار ہوتی ہے اور انسان کی نفسیات پر زبان کیبعد سب سے ذیادہ اثر مذہب کا ہوتا ہے اسلیئے جب وہ اپنی زبان میں مذہب کو سامراج کے مفادات کیلئے استعمال کرتے ہیں اور جواب میں قوم کی رہنمائی کرنے والے قید میں ہوتے ہیں تو قوم ان سامراجی "کٹھ پتلیوں" کے پیچھے چل دیتی ہے کیونکہ یہ بھی انسان کی فطرت ہے کہ ایک گھر ہو، قبیلہ ہو یا قوم ہر جگہ ایک لیڈر کی ضرورت ہوتی ہے یہاں تک کے جنگلی قبائل بھی اپنے لیئے لیڈر چنتے ہیں تو جب قوم کے اصل رہنماء قوم پرست قید میں ہوتے ہیں اور قوم کی رہنمائی کرنے والوں کی جگہ خالی کردی جاتی ہے تب بہت لمبی منصوبہ بندی کے تحت یہ سامراجی "کٹھ پتلیاں" ان کی جگہ لیتی ہیں اور قوم ان کو لیڈر سمجھ کر ان کے پیچھے چل دیتی ہے اور اس سب میں قوم کا قصور نہیں ہوتا کیونکہ سامراج ایسے طریقے کیساتھ کام کرجاتی ہے کہ قوم کو اندازہ ہی نہیں ہوتا کہ قوم کیساتھ کیا ہوا---

جب قوم مکمل طور پر سامراج کے قبضے میں چلی جاتی ہے تو پھر قوم خود ہی اپنے غمخواروں یعنی قوم پرستوں کے مقابلے میں کھڑی ہوجاتی ہے وہ سامراج کو مسیحا اور قوم پرستوں کو دشمن سمجھتی ہے جس کی دو وجوہات ہیں---

1 : قوم پرستوں کی بولی یعنی زبان ان پر اثر نہیں کرتی کیونکہ سامراجی "کٹھ پتلی" بھی اسی قوم سے ہوتے ہیں اور وہی زبان بولتے ہیں---

2 : سامراج قوم کے افراد کے ذریعے قوم کے اندر جذباتی نعروں اور جملوں کے ذریعے ایک نفسیاتی جگہ بناچکی ہوتی ہے جس میں مذہب بنیادی ہتھیار ہوتا ہے---

یہ ذہن میں رکھیں کہ مذہب کا ذکر میں بار بار اسلیئے کررہا ہوں کیونکہ تاریخ میں کئی سامراجوں نے مذہب کا استعمال کرکے اقوام پر قبضے کیئے---

پھر یہ نفرت اتنی بڑھ جاتی ہے کہ قوم پرست میدان میں تنہاء رہ جاتے ہیں اور قوم کے افراد دھڑا دھڑ سامراجی افواج کا حصہ بنتے ہیں اور پورے خلوص کیساتھ سامراج کے مفادات کیلئے گولی چلاتے بھی ہیں اور گولی کھاتے بھی ہیں---

اس کی چند مثالیں دوں تو انگریز سامراج کے دور میں جلیاں والا باغ (جگہ کے نام میں غلطی ہو تو معذرت) میں پنجابی قوم پرستوں کا قتل عوام کرنے والے فوجیوں میں 60% پنجابی فوجی تھے اور پنجابی سامراج میں بابڑہ میں پشتون قوم پرستوں کا قتل عام کرنے والوں میں آدھے فوجی پشتون تھے، انگریز سامراج جب پنجاب میں ظلم کرتا تھا تب انگریز فوج میں 56% پنجابی فوجی تھے اور پشتون جب انگریز کیخلاف لڑتے تھے اس وقت انگریز فوج میں 6 ہزار پشتون اور بلوچ فوجی تھے، پنجاب پر انگریز کا قبضہ تھا مگر پنجابی جاپان میں جاپانیوں کیخلاف انگریزوں کی جنگ لڑرہے تھے آج پشتون پر اس سامراج کا قبضہ ہے مگر کئی پشتون دیگر محازوں پر اس سامراج کے مفادات کیلئے لڑرہے ہیں---

اس سب کیبعد قوم مکمل طور پر سامراج کی ذہنی غلام بن جاتی ہے---

اب جناب آپ نے سوال کیا تھا کہ پوری کابینہ پشتون ہے تو جناب یہ جو پوری کابینہ پشتون ہے یہ دراصل وہی پشتون ہیں جو چند ٹکوں کے عوض اپنی قوم کے اندر سامراجی نظریات کا پرچار کرکے قوم کو سامراج کا ذہنی غلام بناتے ہیں---

علی اور محسن بھی پشتون ہیں، محمود خان بھی پشتون ہے، عثمان کاکڑ بھی پشتون ہے مگر وہ سب غدار کہلائے جاتے ہیں، جیلوں میں ڈالے جاتے ہیں، انہیں گالیاں دیجاتی ہیں کیونکہ وہ قوم پرست ہیں قوم کی بات کرتے ہیں جبکہ مراد سعید، علی محمد خان اور شہریار آفریدی جیسے لوگوں کو انعامات اور احترامات دیئے جاتے ہیں کیونکہ وہ سامراج کا پرچار کرتے ہیں---

جب قوم پرستوں کیخلاف کاروائی ہوتی ہے تو یہی کابینہ والے پشتون سب سے ذیادہ ان کیخلاف متحرک ہوتے ہیں اور قوم کو گمراہ کرتے ہیں جیسے علی محمد خان ہر وقت پٹھان اور غزوہ ہند جیسے الفاظ استعمال کرکے قوم کو سامراجی مفادات کیلئے تیار کرتا ہے مگر خود جب اس قوم کے افراد کو خڑکمر میں مارا جاتا ہے تو وہ الٹا قوم پرستوں کو زمہ دار ٹھراتا ہے اور سامراجی بیانیہ اپناتا ہے وہ قوم کی نہیں سامراج کیطرف سے بولتا ہے---

جناب فرہان ورک صاحب !

آپ کے جملے کے پیچھے سالوں کی منصوبہ بندی کاربند ہے مگر پشتون قوم پرست ختم نہیں ہوئے کہ قوم کو یہ نہ بتاسکیں کہ اس جملے کے پیچھے کونسا نظریہ ہے---

آپ سوال کریں ہم حاضر ہیں اب جواب ملیگا---

سوالات ، اعتراضات اور الزامات۔۔۔

حصہ چھ :

سوال : پشتون تحفظ موومنٹ کہتی ہے کہ لینڈ مائینز فوج نے لگائیں ہیں جو کہ غلط ہے۔۔ لینڈ مائینز طالبان نے لگائے ہاں چند علاقوں میں فوج نے طالبان کو روکنے کیلئے لگائے مگر فوج ان لینڈ مائینز کو صاف بھی کررہی ہے۔۔ ہمارے کئی فوجی جوان ان لینڈ مائینز کو صاف کرتے ہوئے مارے جاچکے ہیں۔۔

جواب : پہلی بات آپ نے کی کہ لینڈ مائینز طالبان نے لگائے اور چند علاقوں میں فوج نے ضرورت کے تحت لگائے تو جناب ٹھیک ہے طالبان دہشتگرد ہیں انہوں نے لگائے ہونگے، آپ کی فوج نے ان کیخلاف جنگ کی تو انہوں نے بھی ضرورت کے تحت لگائے ہونگے جو سمجھ میں آتا ہے۔۔ مگر یہاں دو مسئلے ہیں۔۔

1 : آپ کے کور 11 کے سابقہ کورکمانڈر پشاور مظہر شاہین نے ہمیں ایک ملاقات میں کہا کہ یہ مائینز روس نے لگائے اور مجاہدین نے پھر روس کیخلاف لگائے۔۔

تو اب ہم کونسی بات کو سہی مانیں ؟؟؟

اس بات کو کہ لینڈ مائینز ٹی۔ٹی۔پی نے لگائے پاک فوج کیخلاف ؟

یا فوج نے لگائے ٹی۔ٹی۔پی کیخلاف ؟

یا روس نے لگائے مجاہدین کیخلاف ؟

یا مجاہدین نے لگائے روس کیخلاف ؟

جناب لینڈ مائینز کے معاملے پر آپ سب کا موقف آپس میں ہی نہیں مل رہا پہلے بیٹھ کر خود فیصلہ کرلیں کہ مائینز کس نے لگائے پھر ہمارے ساتھ آکر بات کرلیجئے گا، فالحال اس معاملے میں آپ کی دال کالی ہے---

2 : دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ جب آپ اور آپ کی فوج اقرار کرتی ہے کہ مائینز ٹی-ٹی-پی یا پاک فوج یا روس یا مجاہدین نے لگائے مطلب عوام کا اس میں کہی پر ذکر نہیں تو قربان پھر مجھے یہ بتادیں کہ ہر دھماکے کیبعد فوج عوام کے گھروں کی بیعزتیاں کیوں کرتی ہے ؟؟

ہر لینڈ مائین دھماکے کیبعد فوج علاقے کے بیگناہ لوگوں کو گرفتار کرکے ان پر کئی دن تشدد کیوں کرتی ہے ؟؟

یہ تو بہت سخت سوال ہوگیا ہے آپ کیلئے---

اور جناب آپ کہتے ہیں کہ پشتون تحفظ موومنٹ والے ان فوجیوں کا ذکر کیوں نہیں کرتی جو لینڈ مائینز میں مارے گئے ؟؟

تو جناب پشتون تحفظ موومنٹ کوئی ادارہ نہیں ہے جو ملک کے مردے شمار کرتے پھریں--- پشتون تحفظ موومنٹ عوامی مسائل سامنے لاتی ہے--- آپ بتائیں لینڈ مائینز میں وزیرستان کے کتنے بچے اور جوان اور عورتیں معذور اور شہید ہوچکے ہیں کیا ایک کی بھی خبر کسی اخبار، نیوز چینل، سوشل میڈیا پیج پر چلی ؟؟؟

کیا کسی ایک حکومتی یا فوجی عہدیدار نے اس المیئے پر افسوس کا اظہار کیا ؟؟؟

فرہان ورک صاحب میں آپ سے پوچھتا ہوں آج تک آپ نے کتنے بچوں کی خبر پر افسوس کیا ؟؟؟

میرا سوال یاد رکھیں لینڈ مائینز عوام نے نہیں لگائے تو کاروائی عوام کیخلاف کیوں ؟؟؟

سوال : ریاست میں بھی کمزوریاں ہوسکتی ہیں ریاست کی کمزوریوں کو Understand کرنا چاہیئے---

جواب : جناب ریاست کی کمزوری اور ریاستی استحصال میں فرق ہوتا ہے--- میں آپ کو پشتون قوم کا مقدمہ سمجھاتا ہوں---

جناب اختلاف کس بات پر ہے، کیوں ہے اور کس نوعیت کا ہے اس پر کبھی غور کیا ہے ؟؟؟

اگر ریاست سے ہمارا اختلاف اس بات پر ہے کہ ریاست ہمیں حقوق اور سہولیات دینے میں ناکام ہے تو یقین اس ریاست. اور اس کے جھنڈے کی عزت مجھ پر لازم ہے بلکہ میں اتنا بھی کہ سکتا ہوں کہ ایک ریاست اگر مجبوری میں مجھے حقوق نہیں دے پارہی مجھے سہولیات نہیں پہچا پارہی ہے یعنی ریاست خود مشکل میں ہے تو میں کبھی ریاست کیخلاف نہیں جاونگا بلکہ ریاست کو کھڑا کرنے میں اپنا بھرپور کردار ادا کرونگا پر اگر ریاست اپنے مفادات کیلئے جان بوجھ کر میرا قتل عام کرے میرا استحصال کرے میری نسل کشی کرے تو پھر میں ہزار بار ایسی ریاست اور اس ریاست کے جھنڈے کیخلاف ہونگا---

جناب ہمارا مقدمہ حق سے محروم رہنے کا نہیں ہے ہمارا مقدمہ حق سے محروم رکھے جانے کا ہے، ہمارا مقدمہ قتل ہونے کا نہیں ہے ہمارا مقدمہ قتل کیئے جانے کا ہے، ہمارا مقدمہ تحفظ میں ناکامی کا نہیں ہے ہمارا مقدمہ محافظ کیطرف سے ہمیں مارے جانے کا ہے، ہمارا مقدمہ رہزن نہیں ہیں ہمارا مقدمہ رہبر ہیں، ہمارا مقدمہ سہولت نہ ملنے کا نہیں ہے ہمارا مقدمہ استحصال کیئے جانے کا ہے---

دنیا کی ہر قوم، ہر ملک میں مسائل ہوتے ہیں مجبوری کے باعث ریاست عوام کو حقوق نہیں دے پاتی مگر پاکستان واحد ریاست ہے جس نے پشتون کا حق کھایا ہے، حفاظتی اداروں کے اہلکار انسان ہوتے ہیں حفاظت میں کوتاہی ان سے بھی ہوسکتی ہے غلطی ان سے ان بھی ہوسکتی ہے

مگر ریاست پاکستان میں محافظ باقاعدہ پشتونوں کا قتل عام کررہے ہیں، رہنز کہی پر بھی آسکتے ہیں مگر یہاں ریاست خود رہزن کا کام کررہی ہے، سہولیات کا فقدان کہی پر بھی ہوسکتا ہے مگر پاکستان نے اپنے مفاداتی کھیل میں پشتونوں سے ان کی وہ سہولیات بھی چھین لی جو ان کی اپنی بنائی گئی تھی---

میں اکثر پاک اسٹڈی زدہ لوگوں کو جواب دیتا ہوں کہ انڈیا، امریکہ، طالبان کو چھوڑیں وہ تو ہیں ہی دشمن اور دشمن کا تو کام ہی مارنا ہوتا ہے تم اپنی بات کرو تم کہتے ہو ہم تمھارے محافظ ہیں پھر تم نے کیوں امریکہ کیساتھ مل کر ہمارا قتل عام کیا ؟ تم نے کیوں طالبان نامی درندے بناکر ان سے ہمارا قتل عام کروایا اور کروارہے ہو ؟؟؟

جناب پشتون قوم کے مقدمے کو سمجھیئے---

یہ نہیں ہوسکتا کہ ریاست مجھے قتل کرے اور میں جھنڈے کو چومتا رہوں---

یہ نہیں ہوسکتا کہ ریاست مجھے بے گھر، بے وطن کرے اور میں جھنڈے کے قصیدے گاوں---

یہ نہیں ہوسکتا کہ ریاست مجھے بیعزت کرے میری تاریخ، میری پہچان مٹائے اور میں جھنڈے کی عزت کروں---

یہ نہیں ہوسکتا کہ ریاست میرے آبا و اجداد کو گالی دے، بدنام کرے اور میں ریاست کے جھنڈے کے گن گاتا رہوں---

یہ نہیں ہوسکتا کہ ریاست میرا استحصال کرے، میرے بچے بھوکے مریں اور میں ریاست کے جھنڈے سے لپٹا رہوں---

یہ نہیں ہوسکتا کہ ریاست مجھے جانور سمجھے اور میں انسانوں کے نام پر تقسیم جھنڈے کو اپنا کہوں---

جھنڈا ایک قوم کی پہچان اور نظریئے کا نشان ہوتا ہے مگر اس جھنڈے تلے نہ تو ہمارا کوئی نام و نشان ہے اور نہ ہی ہماری قومی نظریات کا، پھر میرا اس جھنڈے سے کیا تعلق ؟؟؟

پھر واضح کردوں ہمارا مقدمہ یہ نہیں کہ ریاست میں ہمارے ساتھ یہ سب کیوں ہورہا ہے بلکہ ہمارا مقدمہ یہ ہے کہ ریاست ہمارے ساتھ یہ سب کیوں کررہی ہے---

اور اس کا جواب سامراج ہے---

باقی اس سے آگے آپ میری سامراج پر لکھی گئی تحاریر پڑھ لیں تو آپ سمجھ جائینگے کہ ریاست ہمارے ساتھ یہ سب کیوں کررہی ہے اور اس کا حل اور جواب کیا ہے---

اپنے مقدمے کو سہولیات سے محروم پنجابی کی نظر سے نہیں بلکہ ریاستی استحصال کے شکار پشتون کی نظر سے دیکھیں--- پھر بتائیں ہمیں ریاست کو Understand کرنا ہے یا ریاست نے ہمیں Understand کرنا ہے---

سوالات، اعتراضات اور الزامات----

ساتواں حصہ :

سوال : پشتون تحفظ موومنٹ کیساتھ مذاکرات کی کوشش کی گئی مگر پشتون تحفظ موومنٹ کے بڑوں نے مذاکرات سے انکار کیا--- پشتون تحفظ موومنٹ کو سمجھنا چاہیئے کہ وہ جو بھی ہیں پاکستان کے دم پر ہیں---

جواب : پشتون تحفظ موومنٹ کیساتھ مذاکرات کی کوشش کس نے کی اور کب کی ؟؟؟

پشتون تحفظ موومنٹ ایک عوامی تحریک ہے اور انتہائی جائز مطالبات کیساتھ اٹھی تھی--- جناب مذاکرات دشمن یا فرقیق کیساتھ کیئے جاتے ہیں اور مذاکرات میں کچھ لو کچھ دو ہوتا ہے یعنی دونوں فریقین کیطرف سے اپنے موقف میں نرمی لانی ہوتی ہے تب مذاکرات کامیاب ہوتے ہیں---

اب اول تو جناب معاملہ یہ ہے کہ ایک مرتبہ جرگہ آیا اس جرگے کا ایک سیشن بھی ہوا اور مشترکہ پریس کانفرنس بھی ہوئی مگر وہ مذاکرات ناکام کیوں ہوئے ؟؟؟

جب پشتون تحفظ موومنٹ کے وفد نے حکومت کیطرف سے آنے والی ٹیم سے اختیارات کا پوچھا تو معلوم ہوا کہ مذاکراتی ٹیم کے پاس کسی قسم کا کوئی اختیار نہیں تھا جس پر پی-ٹی-ایم نے انہیں کہا کہ پہلے اپنا اختیار واضح کرو پھر مذاکرات کرو اور یوں وہ مذاکرات وہی پر ختم ہوگئے کیونکہ حکومت اور فوج اس ٹیم کو اختیارات نہیں دے رہی تھی تو کیا ہم بے وقوف ہیں جو ایک بے اختیار کٹھ پتلی ٹیم کیساتھ وقت ضائع کریں ؟؟؟

پھر حکومت نے جب جب مذاکرات کی بات کی تب تب فوج نے پی-ٹی-ایم کیخلاف کاروائی کرکے مذاکرات کو شروع ہونے سے پہلے ہی رکوادیا---

جب منظور سینیٹ میں جاکر سینیٹرز سے ملا تو خڑ کمر میں حالات خراب کرکے مذاکرات کا راستہ روک دیا گیا اور حالیہ مثال دوں تو حکومت نے منظور کیساتھ مذاکرات کیلئے رابطہ کیا اور رابطہ ہوتے ہی منظور کو گرفتار کرکے مذاکرات پھر سے منسوخ کردیئے گئے--- تو جناب اس سوال کا جواب اپنے محب وطنوں سے لیں کہ مذاکرات کیوں نہیں ہورہے ؟؟؟

یاد رہے یہ پہلی مرتبہ نہیں ہوا----

اس سے پہلے خان آف قلات، پرنس کریم، نواب نوروز، اکبر بگٹی، نیک محمد، بیت اللہ، حکیم اللہ سب کیساتھ یہی پالیسی اپنائی گئی ہے---

مگر جناب اصل بات یہ ہے کہ پی-ٹی-ایم کیساتھ مذاکرات کیئے ہی کیوں جائیں--- پشتون تحفظ موومنٹ کے مطالبات انتہائی جائز اور آئین کے عین مطابق تھے مگر روز اول سے پشتون تحفظ موومنٹ کو غدار اور ایجنٹ اور باغی کی نظر سے دیکھا گیا--- فرض کریں اگر مذاکرات ہو بھی جاتے تو حکومت کیا کرتی ؟؟؟

کیا مذاکرات میں پشتون تحفظ موومنٹ سے کہا جاتا کہ اپنے مطالبات پر سمجھوتہ کرو ؟؟؟ ایسا تو ناممکن تھا اور ہے، تو پھر کیا ہوتا ؟؟؟

حکومت مطالبات حل کرتی اور یا پھر معاملات کو جنگ کیطرف لیکرجاتی ----

اور وہی ہوا---

فوج نے پشتون تحفظ موومنٹ کیخلاف مسلسل کاروائیاں کرکے اور نفرت کو انتہاء تک پہنچا کر معاملات اس قدر بگاڑ دیئے ہیں کہ اب پشتون تحفظ موومنٹ نے واضح کہ دیا ہے کہ حق نہیں دوگے تو آزادی لینگے اور یہی اس کا واحد حل ہے---

پہلے پشتون تحفظ موومنٹ عوام تھی مگر ریاست نے ان کو فریق کی نظر سے دیکھا کیونکہ سامراج میں قوم پرست اور محکوم قوم کا حق مانگنے والوں کو سامراج کا دشمن سمجھا جاتا ہے اور یہ بات میں پچھلے آرٹیکلز میں تفصیل کیساتھ لکھ چکا ہوں--- اور اب ریاستی روئیے کیوجہ سے پی-ٹی-ایم واقعی فریق بن چکی ہےمگر اب مذاکرات بہت مشکل سے ہونگےکیونکہ ریاست نے خود اپنے لیئے مشکلات کھڑی کردی ہیں---

دوسری بات کہ ہم جو ہیں پاکستان کے دم پر ہیں---

بجا فرمایا آج ہمارا جو بھی حشر ہے وہ تم لوگوں نے ہی تو کیا ہے---

ہمارے اپنے گھر تھے، اپنا ہجرہ تھا، اپنے بازار، اپنا روزگار تھا، اپنی زمین تھی، اپنا معاشرتی نظام تھا، اپنا وطن تھا، عزت تھی، روایات تھی، امن تھا، سکون تھا ایک مکمل معاشرہ تھا---

مگر جناب آپ کی برکت سے آج نہ ہمارا گھر ہے، نہ ہجرہ، نہ بازار، نہ روزگار، نہ معاشرہ، نہ عزت اور نہ وطن---

تمہاری برکت سے آج ہم امن اور سکون کو ترس گئے ہیں قبائل کی دو نسلیں مسلسل ذہنی اسٹریس میں جوان ہوگئی ہیں، ہمارا وطن مٹی کا ڈھیر بن گیا ہے، ہمارے بچے یتیم ہوگئے ہیں، ہماری عورتیں خیموں میں آگئی ہیں، ہمارے بڑے اور بچے بھیک مانگنے پر مجبور ہوگئے ہیں، ہم بے در ہوگئے ہیں، ہم IDPs ہوگئے ہیں----

جناب آپ کی برکت سے آج ہماری نسل خطرے میں ہے آج میرے بچے تمہارے بچھائے گئے بارود سے ذندگی بھر کیلئے معذور ہورہے ہیں، آج میرے وطن میں کیا جانور کیا انسان سب کے جسموں پر خون لگا ہے، آج میں تحفظ کو ترس گیا ہوں---

جناب آپ ہی کی برکت سے آج روز روز میرے گھر کی چاردیواریوں کی حرمت پامال ہوتی ہے، میرے بیگناہ لوگ غائب ہوجاتے ہیں اور سالوں غائب رہتے ہیں---

آپ ہی کی برکت سے آج میرے لاکھوں لوگ شہید ہوچکے ہیں، اور ہزاروں کی غائیبانہ جنازے ہوئے ہیں---

آپ ہی کی برکت سے آج میرے وطن میں گھر کم اور قبرستان ذیادہ ہیں---

قربان جاوں آپ کے پاکستان کے جہاں اکیسویں صدی میں انٹرنیٹ اور موبائل فون کے سگنلز کیلئے احتجاج کررہے ہیں---

اکیسویں صدی میں یہاں ان لائین کلاسز تک نہیں لی جاسکتی---

اکیسوی صدی میں ہم یونیورسٹی اور کالج کو ترس گئے ہیں---

اکیسویں صدی میں ہم لیبارٹری اور لائیبریری کو ترس گئے ہیں---

اکیسویں صدی میں یہاں کی شرح خواندگی 21% ہے---

اکیسویں صدی میں ہم اس حال میں ہیں کہ اگلے 50 سال تک اگر ہم آپ کے دم پر رہے تو کسی بین الاقوامی ملٹی نیشنل کمپنی کا یہاں آنے کا خواب میں بھی ارادہ نہیں ہے---

اکیسویں صدی میں یہاں کسی ایئرپورٹ، ریلوے اسٹیشن، بس سروس، بینک، مال، پلازہ کا تصور نہیں---

اکیسوی صدی میں یہاں کے لوگوں نے انڈسٹری کی شکل نہیں دیکھی---

جناب اکیسویں صدی میں ہم عدالتی نظام تک نہ پہنچ سکے---

بیشک جناب بالکل آپ نے درست کہا ہم آج جو بھی ہیں پاکستان کے دم پر ہی تو ہیں---

یہ ذلت، یہ بربادی، یہ غربت، یہ لاشیں، یہ ممنوعہ علاقے، یہ انٹریاں جیسے کسی دوسرے ملک میں داخل ہورے ہوں، یہ فوجی راج یہ سب آپ ہی کے دم سے تو ہیں---

ہم مانتے ہیں---

سوال : پاکستان آرمی نے قبائلی علاقوں میں تعمیراتی کام شروع کر رکھے ہیں اور بہت ساری عمارتیں تعمیر کرچکے ہیں۔۔۔

جواب : یہ جواب میرا نہیں ہے۔۔ یہ جواب کور کمانڈر کیساتھ ملاقات میں خیبر ایجنسی کے ہمارے ایک دوست نے کورکمانڈر کو دیا تھا جو میں یہاں لکھ رہا ہوں۔۔۔

"سر انگریز نے ہمارے علاقے میں جتنا ترقیاتی کام کیا ہے اتنا کام تاریخ میں کسی نے نہیں کیا۔ مگر ہم پھر بھی انگریز کیخلاف لڑے۔۔ کیوں ؟؟؟

کیونکہ انگریز نے ہمیں عمارتیں تو دی تھی مگر وہ ہمیں عزت دینے پر آمادہ نہ تھے۔۔ اسلیئے سر میں آپ کو بھی کہونگا کہ ہمیں عمارتیں نہ دیں ہمیں عزت دیں۔۔ عزت نہیں دینگے تو خدا کی قسم طاقت سے آج تک کوئی بھی پشتون کو غلام نہیں بناسکا اور نہ آپ بناسکینگے"

#شیراز_خان_مہمندسوالات، اعتراضات اور الزامات۔۔۔

آٹھواں حصہ :

سوال : جہاں بھی کسی قسم کی جہادی تنظیم بنی اس میں مقامی لوگ استعمال ہوئے ہیں۔ اور امریکہ حملے کیبعد جب طالبان بھاگ بھاگ کر فاٹا میں آرہے تھے تو مقامی لوگوں نے انہیں خوشآمدید کہا۔ تو دہشتگردی میں مقامی پشتونوں کا بھی تو کردار ہے۔۔۔

جواب : محترم فرہان ورک صاحب ! آپ نے تفصیلی سوال بھی کیا اور چند بے بنیاد الزامات بھی لگائے جن میں چھوٹی چھوٹی باتوں کو دیکھنا پڑیگا۔۔۔

آپ نے اپنے تفصیلی سوال میں (جو یوٹیوب پر موجود ہے) کہا ہے کہ جہاں بھی کوئی جہادی تنظیم بنی وہاں کے مقامی لوگ ہی اس میں استعمال ہوئے--- آپ نے مثال دی کہ جیسے مشرف صاحب نے لشکر طیبہ، لشکر جھنگوی، جماعت الدعوۃ جیسی دہشتگرد تنظیمیں بنائی تو اس میں پنجاب کے لوگ استعمال ہوئے---

اور یہ بات آپ نے پشتونخوا میں طالبان کے بنائے جانے اور انہیں استعمال کیئے جانے کے Context میں کی ہے---

اب آپ نے دو باتیں کی ایک یہ کہ یہ تمام تنظیمیں جو جہاد کے نام پر بنائی گئی یہ دہشتگرد تنظیمیں ہیں---

دوسرا یہ کہ ان تنظیموں کو بنانے والے اور ان کو استعمال کرنے والے فوج کے جرنیل تھے---

تو جناب آپ نے تو اقرار کردیا ہے کہ "یہ جو دہشتگردی ہے اس کے پیچھے وردی ہے"--- آپ نے یہ اقرار غیر ارادی کیا ہے اور شائد آپ کو ابھی تک محسوس نہ ہوا ہو کہ آپ پشتونوں کے اس نعرے کی سچائی کی گواہی خود دے چکے ہیں اسلیئے میری اس تحریر کیبعد آپ اپنا انٹرویو پھر سے سنینگے---

دوسرا آپ نے کہا کہ طالبان جب افغانستان سے بھاگ کر فاٹا میں آئے تو مقامی پشتونوں نے ان کو خوشآمدید کہا---

اب چونکہ میں ہر بات کو بہت باریکی کیساتھ دیکھتا ہوں اسلیئے اس بات کو کھول کر رکھونگا---

پہلی بات طالبان کیسے وجود میں آئے ؟

دوسری بات طالبان افغانستان سے فاٹا کیطرف کیوں بھاگ کر آئے ؟

تیسری بات جن چند مقامی لوگوں نے انہیں خوشآمدید کہا وہ لوگ کون تھے ؟

1 : روس کیخلاف Capitalists کی جنگ میں Capitalist قوتوں کا ساتھ دیکر پاکستان نے پوری دنیا سے مسلمانوں کو جہاد کے نام پر لاکر پشاور میں جمع کیا۔۔ ان لوگوں کو دو جوازوں کے ذریعے جہاد کے نام پر استعمال کیا گیا۔۔

پہلا جواز سوشلزم کفر ہے جو انتہائی مضحکہ خیز جواز تھا مگر خیر موجودہ دور میں وہ جہادی ہی کیا جس میں عقل ہو۔

دوسرا جواز سعودی عرب جو ایک شخص یعنی "سعود" کے بام پر بنا ہے اور مقدس مقامات کے باعث مبارک سمجھا جاتا ہے اور دوسرا اسلام کے نام پر بنے پاکستان۔۔۔ ان دونوں کا اس جنگ کا حصہ ہونا اور اتفاق کی بات ہے کہ سعودی عرب اور پاکستان دونوں کو انگریزوں نے بنایا ہے۔۔۔

اب مسلمانوں کو استعمال کرنے اور روس کو شکست دینے کیبعد اقتدار کیلئے اسلام کے مجاہد اور وار لارڈز وحشی جانوروں کیطرح لڑے اور امریکہ اور اس کے اتحادیوں نے مجاہدین کا ساتھ دیا کیونکہ وہ ان کے بچے تھے اور یوں طالبان وجود میں آئے اور افغانستان پر ان کی حکومت بنادی گئی۔۔۔

طالبان کس طرح ان کے بچے تھے اس کی ایک واضح مثال 1988 میں بینظیر کی حکومت میں جلال آباد پر ہونے والا حملہ تھا جب پاکستان فوج نے جلال آباد پر قبضہ کرنے کیلئے حملہ کیا تو اس وقت کے مجاہدین جو بعد میں بینظیر اور امریکہ کی مدد سے طالبان بنے انہوں نے پاکستان فوج کا ساتھ دیا اور جلال آباد میں عورتوں اور بچوں تک کو اپنی وحشت کا نشانہ بنایا۔۔ یہاں یہ بات بھی ثابت ہوتی ہے کہ یہ طالبان اپنے ملک کیساتھ کتنے مخلص ہیں جو باہر کے حملہ آور کا ساتھ دیکر اپنے ملک کا حصہ اس کے حوالے کرتے ہیں۔۔۔

جب طالبان بنے تو کرنل نصیر اللہ بابر کے پاس طالبان کی فنڈنگ وغیرہ کے اختیارات تھے--- اور یوں جنرل ضیاء اور جنرل حمید گل نے مجاہدین بنائے، اور کرنل نصیر اللہ نے انہیں طالبان بناکر ایک منظم قوت میں بدل دیا---

اب سب سے پہلے تو لر او بر عوام کو یہ معلوم ہونا چاہیئے کہ طالبان کون ہیں کس کے بچے ہیں اور کیسے وجود میں آئے---

2 : طالبان فاٹا کیطرف بھاگ کر کیوں آئے ؟؟؟

جناب جب مشکل آتی ہے تو انسان اپنوں کے پاس جاتا ہے--- اب یہ تو میں پہلے ہی لکھ چکا ہوں کہ طالبان کے اپنے کون تھے---

جنرل مشرف نے کہا کہ ہم نے اس خطے میں مذہبی جنگ شروع کی، ہم نے طالبان بنائے، ہم نے انہیں ٹریننگ دی، ہم نے انہیں پیسہ دیا، ہم نے انہیں اسلحہ دیا اور انہیں آگے بھیجا---

کرنل امام نے کہا کہ میں نے اکیلے 95 ہزار طالبان کو ٹریننگ دی ملا عمر سمیت---

جنرل درانی نے کہا کہ طالبان بنانا ہماری مجبوری تھی---

حامد میر نے کہا کہ کرنل نصیراللہ بابر نے مجھے اسامہ سے ملوایا اور کہا کہ طالبان کیخلاف مت لکھو وہ اچھے لوگ ہیں---

کاشف عباسی نے کہا کہ ممبئ حملوں کیبعد ایک نیوز کانفرنس میں، میں نے جنرل درانی سے پوچھا کہ "سر ایک طرف مغرب میں طالبان ہیں دوسری طرف انڈیا کیساتھ جنگ ہونے والی ہے تو ایسی صورت میں ہم کیا کرینگے ؟" تو جنرل درانی جواب دیا کہ "بے فکر رہیں بیت اللہ ہمارا اپنا آدمی ہے"

جناب جب طالبان کو آپ نے بنایا، آپ نے انہیں پناہ گاہیں بناکر دی، آپ نے انہیں پالا تو افغانستان پر حملے کی صورت میں خود کو سنبھالنے کیلئے انہوں نے پاکستان کیطرف یعنی اس ملک کیطرف ہی آنا تھا جو ملک انہیں پالتا رہا ہے۔۔ پاکستان نے روس کیخلاف لڑنے کیلئے ان طالبان کو فاٹا میں ذبردستی پناہ گاہیں دلوائی تاکہ طالبان جو اس وقت مجاہدین تھے وہ یہاں سے روسی افواج پر حملے کریں اور واپس یہاں آکر اگلے حملے کی تیاری کریں اور اسی لیئے جب امریکہ نے افغانستان پر حملہ کیا تو طالبان نے خود کو سنبھالنے اور جوابی حملے کی تیاری کیلئے پھر سے فاٹا میں انہی پناہگاہوں کا رخ کیا جو پاکستان فوج نے انہیں اسی مقصد کیلئے بناکر دی تھی۔۔

3 : کیا مقامی پشتونوں نے طالبان کا استقبال کیا یا چند لوگوں نے استقبال کیا اور وہ چند لوگ کون تھے ؟؟؟

جب پاکستان فوج پوری دنیا سے لوگوں کو لاکر فاٹا میں بٹھانے کیلئے لیکر جارہی تھی تو قبائل نے بھرپور مذاحمت دکھائی اور واضح کہا کہ قبائل ان غیرملکیوں کو اپنے وطن میں برداشت نہیں کرینگے جن میں سب سے ذیادہ مذاحمت خیبر کے پشتونوں نے دکھائی۔۔ خیبر کے پشتونوں نے باقاعدہ اسلحہ اٹھا کر ان غیرملکیوں کیخلاف لڑنے کا اعلان کیا مگر چونکہ پاکستان فوج کے سر پر Capitalism کا بھوت سوار تھا اور اصل میں ان کی بقاء بھی Capitalism میں ہے اسلیئے انہوں نے ہر حال میں ان غیرملکیوں کو فاٹا میں داخل کرنا تھا اور اس کیلئے پاکستان فوج نے قبائل اور خاص طور پر خیبر کے لوگوں کیخلاف ایک بڑا ملٹری آپریشن لانچ کیا۔۔ یہ میں 80 کی دہائی کے اوائل کی بات کررہا ہو۔۔

اس بڑے ملٹری آپریشن میں فوج نے ہزاروں قبائل کو گرفتار کیا، کئی مارے گئے اور ان کے مکانات مسمار کیئے گئے۔۔ خیبر میں فوج نے علی مسجد سے غنڈی تک ایک بڑا مارچ کیا اور راستے میں جو بھی آیا اسے مار دیا۔۔ حالات اس حد تک چلے گئے تھے کہ خیبر کی عوام نے پاکستان کیخلاف باقاعدہ بغاوت کا اعلان کردیا اور بات علیحدگی تک جانے والی تھی۔۔

اس ملٹری آپریشن کیلئے دو جوازیں بنائی گئی---

1 : ریاست کیطرف سے فتوی آیا کہ روس پاکستان پر حملہ کرنا چاہتا ہے اور قبائل ان غیرملکی لوگوں (مجاہدین) کو جگہ نہ دیکر روس کا ساتھ دے رہے ہیں اسلیئے یہ لوگ باغی ہیں---

2 : سرکاری مولویوں کیطرف سے فتوی آیا کہ قبائل مجاہدین کی مخالفت کرکے روس کا ساتھ دے رہے ہیں اسلیئے یہ ہوگ کافر کمیونسٹ ہیں---

اب چونکہ جہاد کے حق میں پوری ریاستی مشینری سرگرم تھی اسلیئے کچھ لوگ اس جہادی سوچ سے متاثر بھی ہوئے اور ان لوگوں کیساتھ مل کر جہاد میں حصہ لیا مگر ان کی تعداد آٹے میں نمک کے برابر تھی---

جب امریکہ نے افغانستان پر حملہ کیا اور طالبان فاٹا کیطرف واپس آئے تو قبائل نے ہمیشہ کیطرح ان غیرملکیوں کی مخالفت کی اور ان کو روکنے کیلئے لشکر بنائے مگر جو مقامی لوگ روس کیخلاف پاکستان فوج کے کہنے پر جہاد میں گئے تھے اور ان غیرملکیوں کیساتھ مل کر لڑے تھے انہوں نے اپنے تعلق اور جہاد کے نام پر ان غیرملکیوں کا استقبال کیا---

جب عام قبائل نے مجاہدین کیمخالفت کی تو فوج نے مجاہدین کیخلاف جانے والے قبائل کیوجہ سے تمام قبائل کو باغی اور کافر کمیونسٹ کہ کر بدنام کیا اور جب امریکہ کیخلاف پاکستان کے ہی بنائے گئے مجاہدین سوچ والے چند پشتونوں نے ان کو جگہ دی تو پاکستان نے ان چند لوگوں کیوجہ سے تمام قبائل کو غدار، دہشتگرد اور خوارج کہ بدنام کیا---لہذا قبائل کو ہر صورت بدنام کرکے ان سے یہ علاقہ لینا تھا یہ بات ثابت ہے---

آپ کو آپ کے سوال اور اعتراض کا جواب مل گیا اب میرا بھی ایک سوال ہے---

اپنے سوال میں آپ نے خود اقرار کیا ہے کہ فوج ان دہشتگرد تنظیموں کو بناتی ہے اور عام لوگوں کو استعمال کرتی ہے---

تو اب میں پوچھتا ہوں فرہان ورک صاحب ! کہ جب آپ خود اقرار کرتے ہیں کہ دہشتگردی کے پیچھے وردی ہے تو الزام پشتونوں پر کیوں ڈالا جاتا ہے ؟

پشتونوں کو اپنی فلموں، ڈراموں، گانوں، شتہاروں، کنوینشنز، آرکائیو رومز میں دہشتگرد کہ کر کیوں بدنام کرتے ہو ؟

جب دہشتگردی کے پیچھے وردی ہے تو پھر پشتونوں کے کردار پر کیوں بات کرتے ہو ؟؟؟

وردی والوں سے کیوں نہیں کہتے کہ دہشتگرد بنانا اور عام لوگوں کو استعمال کرنا چھوڑ دو ؟؟؟

مزید جوابات اگلے حصے میں-

#شیراز_خان_مہمندسوالات، اعتراضات اور الزامات---

نواں حصہ :

سوال : امریکہ افغانستان میں طالبان کیساتھ جو معاہدے کررہا ہے تو کیا ہمیں نہیں کرنے چاہیئے ؟؟؟ امریکہ افغانستان میں طالبان کیساتھ امن معاہدہ کررہا ہے تو ہم کیسے ان کیساتھ جنگ کریں ؟؟؟

جواب : جناب فرہان صاحب ! اپنے اس سوال میں آپ نے پھر سے غیرارادی طور پر کئی حقیقتوں کو تسلیم کیا ہے اور آپ کے سوال سے ثابت بھی ہوتا ہے کہ آپ بہت ذیادہ کنفیوز ہیں---

پہلے حقائق پر بات کرتے ہیں جنہیں آپ نے تسلیم کیا---

آپ نے کہا کہ افغانستان میں امریکہ طالبان کیساتھ امن معاہد کررہا ہے لہذا ہمیں بھی یہاں کرنا پڑیگا-- اس سے ثابت ہوتا ہے کہ پراکسی وارز کے معاملے میں کالی ڈیورنڈ لائین کے دونوں طرف کے مفادات، نفع اور نقصان ایک ہیں-- اگر افغانستان میں جنگ ہوگی تو آپ بھی یہاں جنگ کرینگے اور وہاں آپ کے اتحادی امن معاہدہ کرینگے تو آپ بھی یہاں جنگ کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہونگے-- اور اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ہمارا نعرہ لر او بر یو افغان اور اس نعرے کا مقصد جو میں پہلے لکھ چکا ہوں کہ لر او بر افغان کے جعرافیائی مفادات ایک ہیں وہ بالکل سہی اور حق ہے--- جب جنگ کے معاملے میں ریاست پاکستان فیصلہ کرتی ہے کہ کب افغانستان میں جنگ کرنی ہے اور اس جنگ سے لر پشتونخوا میں کیسے فائدہ اٹھانا ہے تو پھر اس جنگ اور پراکسیز کیخلاف بھی لر او بر افغان یک زبان ہوکر اور ایک تنظیم بناکر احتجاج اور مذاحمت کرینگے-- جب آپ جنگ کے معاملے میں خود کو افغانستان سے الگ نہیں رکھ سکتے تو بحیثیت ایک قوم ہم امن اور ذندگی کے معاملے میں بھی افغانستان کو خود سے الگ نہیں کرسکتے---

دوسرا آپ نے ہمیشہ عوام کو اس بات پر بیوقوف بنایا کہ ہم اپنی جنگ لڑرہے ہیں مگر آپ کی اس بات سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ کی جنگ اور آپ کا امن امریکہ کی جنگ اور امن سے مشروط ہے--- آپ کی اس بات سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ امریکہ کے اتحادی ہیں اسلیئے جب تک امریکہ لڑیگا آپ بھی لڑینگے اور جب امریکہ نہیں لڑیگا تو آپ بھی نہیں لڑینگے کیونکہ آپ کی اپنی سلامتی کو کوئی خطرہ نہیں ہے آپ اس زمین پر امریکہ کی سلامتی کی جنگ لڑتے رہے ہیں---

اب آپ کی کنفیوژن---

آپ نے کہا کہ جب امریکہ اور طالبان امن معاہدہ کررہے ہیں تو ہم کیسے پشتونخوا میں طالبان کیخلاف لڑسکتے ہیں ؟؟؟

تو جناب آپ تو ایک خودمختار ریاست ہیں تو ایسی خودمختار ریاست میں طالبان جیسے مسلح Non-State ایکٹرز کیساتھ کس طرح معاہدہ کرینگے ؟؟؟

اور آپ تو کہتے ہیں کہ ہم طالبان اور امریکہ کے مابین ثالث ہیں مذاکرات ہم کروارہے ہیں تو پھر بحیثیت ثالث آپ ایک فریق کیساتھ دوسرے فریق کے طرز پر امن معاہدہ کیسے کرسکتے ہیں ؟؟؟

اور کیا امن معاہدہ کرکے آپ پشتونخوا میں طالبان کو ایک قوت کے طور پر تسلیم کررہے ہیں ؟؟؟

اگر آپ طالبان کو ایک قوت کے طور پر تسلیم کررہے ہیں اور انہیں پشتونخوا میں کھلی چھوٹ دے رہے ہیں تو کیا گارنٹی ہے کہ وہ پھر سے منظم ہوکر نہیں لڑینگے ؟؟؟

اور جناب اگر طالبان کھلم کھلا یہاں پھرینگے تو پھر یہاں پر سیکیورٹی اداروں کی کیا رٹ ہوگی ؟؟؟

کیا پھر سے سیکیورٹی ادارے اور طالبان ایک دوسرے کی رٹ کیلئے لڑینگے یا طالبان کو ایک قوت تسلیم کرتے ہوئے آپ اس خطے کو پھر سے طالبان کے حوالے کرینگے ؟؟؟

اور اگر آپ طالبان کو قوت تسلیم کرتے ہوئے اس خطے کو پھر سے ان کے حوالے کرینگے تو پھر آپ نے 20 سال جنگ میں کیا کیا ؟؟

کیا پاکستان کی فوج ناکام ہوگئی ؟؟؟

جب طالبان موجود ہیں اور آپ اقرار کرتے ہیں کہ ہم ان پر ہاتھ نہیں ڈال سکتے تو پھر یہ تباہی یہ خونریز جنگ کس کیخلاف ہوئی ؟؟؟

جب آپ طالبان کیساتھ امن معاہدہ جیسی پوزیشن میں ہیں تو پھر آپ کیسے کہتے ہیں کہ امریکہ کو آپ نے شکست دی ؟؟؟

جناب آپ بہت ذیادہ کنفیوز ہیں اور اس کنفیوژن کیوجہ میں آپ کو بتاتا ہوں---

آپ اپنی فوج کیساتھ اندھی عقیدت رکھتے ہیں اس اندھی عقیدت کے باعث آپ اپنی فوج کی پالیسیز پر تنقیدی نظر ڈالنے کو بھی گناہ کبیرہ سمجھتے ہیں اسلیئے آپ کو پتہ ہی نہیں چلتا کہ آپ کی فوج کی پالیسی اصل میں کیا ہے اور اس حالت میں جب آپ اپنی فوج کا دفاع کرنے آتے ہیں تو آپ کنفیوز ہوتے ہیں اور آپ کو پتہ نہیں چلتا کہ آپ کیا کہ رہے ہیں---

جناب آپ کی فوج مکمل طور پر وار اکنامی پر چل رہی ہے---

آپ نے کہا کہ اس جنگ میں ملک کا بہت نقصان ہوا ہے مگر کیا آپ نے آنکھیں کھول کر دیکھا ہے کہ معاشی طور پر ابتر اس ملک میں جہاں عوام کی حالت قابل رحم ہے اور حالت یہ ہے یہ ملکی معیشت ایک ماہ کا لاک ڈاون برداشت نہیں کرپارہی ایک وباء نے ملکی معیشت کی حالت پتلی کردی ہے ایسے میں تمھاری فوج کتنی عیاشی کررہی ہے ؟؟؟

لاکھوں کی فوج کو ہر ماہ مفت ماہانہ راشن، روز روز نت نئے پیکجز، جرنیلوں کے بچوں کی باہر ملکوں میں پڑھائیاں، ریٹائیرمنٹ پر کروڑوں نقد اور اربوں کے پلاٹس اور مراعات ایسا لگتا ہے جیسے یہ کسی بہت ہی ترقی یافتہ ملک کی فوج ہے---

جناب بات یہ نہیں ہے کہ آپ طالبان پر ہاتھ نہیں ڈال سکتے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ دہشتگرد آپ کی فوج کے اثاثے ہیں جنہیں بوقت ضرورت استعمال کرکے پیسہ کماتے ہیں اور اسی لیئے اب بھی امریکہ کے جانے کیبعد افغانستان میں اودھم مچانے کیلئے ان دہشتگردوں کو ایک بار پھر پشتون علاقوں میں اکھٹا کیا جارہا ہے ان جو محفوظ کیا جارہا ہے---

مگر یاد رکھیں اس بار پشتون تحفظ موومنٹ موجود ہے اور ہم اپنی زمین افغانستان میں اپنی قوم کیخلاف استعمال ہونے نہیں دینگے---

مزید جوابات اگلے حصے میں---

سوالات اعتراضات اور الزامات---

دسواں اور آخری حصہ :

سوال : آپ پشتون بن کر بات نہ کریں پاکستانی بن کر بات کریں کیونکہ لوگ تو پنجاب کے بھی مارے گئے ہیں فوجی بھی اور سویلینز بھی--- آپ اپنے مطالبات سہی انداز میں سامنے لائیں فوج مخالف نعرہ بازی نہ کریں تو مسائل حل ہوجائینگے---

جواب : آج کا جواب ثبوت سمیت دونگا کیونکہ آج کا جواب صرف فرہان ورک کیلئے نہیں ہے بلکہ چند دن پہلے ایک خودساختہ بلاگر نے 2017 میں پنجاب میں پشتونوں کیخلاف ہونے والے آپریشن کے حوالے سے کہا تھا کہ وہ آپریشن پشتونوں کا پھیلایا گیا پراپیگنڈا تھا---

اس بلاگر کو میں کہ دوں کہ جناب 2017 تو کیا آپ 1917 کا معاملہ نکال لیں انشاآللہ مجھے ہر جگہ موجود پائینگے---

دیئے گئے ثبوت تصاویری ہیں اس کے علاوہ وڈیو ثبوت بھی میرے پاس موجود ہیں کہ کس طرح پنجاب پولیس نے پشتونوں کو ذلیل کیا---

ان ثبوتوں کے حوالے سے میں ایک اہم بات ضرور بتانا چاہونگا---

2017 میں جب پنجاب میں پشتونوں کیخلاف آپریشن کیا گیا تو ان دنوں ہم احتجاج کررہے تھے ہمارے پرزور احتجاج کیبعد پنجاب حکومت نے کہا کہ یہ سب جھوٹ ہے کوئی آپریشن نہیں ہورہا جس کیبعد ہم نے ثبوت نکالنا شروع کیئے اور میں نے کئی وڈیو ثبوت جمع کیئے--- اس وقت کشمیری انسانیت پرستوں نے بھی ہمارا ساتھ دیا اور میرا ایک کشمیری دوست جس کا نام بھی شیراز تھا اس نے مجھے چند ثبوت فراہم کیئے مگر بدقسمتی سے اس معاملے میں احتجاج کرنے اور مجھے ثبوت مہیاء کرنے کے جرم میں دو دن بعد اسے قتل کردیا گیا--- ان دنوں پشتون تحفظ موومنٹ یا ایسی کوئی مضبوط تحریک نہیں تھی ہم اکیلے اور کمزور تھے اسلیئے اس شیراز کے گھر والوں نے ہمیں کہا کہ اس بات کو سامنے نہ لائیں کیونکہ شیراز کے گھروالوں کیلئے مسئلہ بن رہا تھا---

اب جواب کیطرف آتا ہوں---

جناب ! اس بحث کے دوران جب آپ بار بار کہ رہے تھے کہ پشتون بن کر بات نہ کریں تو آپ سے کہا گیا کہ ٹھیک ہے ہم ایسا کہتے ہیں کہ یہ پشتون کا نہیں بلکہ پاکستان کی ایک آبادی کا مسئلہ ہے تو آپ نے کہا ٹھیک ہے--- تو جناب یہی سے واضح ہے کہ آپ کو مسئلہ لفظ پشتون سے ہے، پشتون شناخت سے ہے---

اب جناب ہم مانتے ہیں کہ چند پنجابی بھی اس پراکسی جنگ کا شکار ہوئے، چند فوجی بھی مارے گئے مگر اس پورے معاملے میں ریاست کا روئیہ بنیادی عنصر ہے، ریاست کا روئیہ دیکھ کر فیصلہ کرنا ہوتا ہے کہ ہم بحیثیت پاکستانی بات کریں یا ایک الگ قوم کی حیثیت سے---

پشتونخوا میں پچھلے 20 سال سے قیامت برپاء ہے اور 2007 سے 2012 تک تو پشاور کو ایسے نشانہ بنایا گیا جیسے پشاور کے وجود کو مٹایا جارہا ہو مگر ان 5 سالوں میں ہزاروں لاشیں اٹھانے کے باوجود پورے پشتونخوا میں کسی پشتون نے کبھی کسی پنجابی کو یہ نہیں کہا کہ بھئ کون ہو کہاں سے آئے ہو کیا کررہے ہو ؟؟؟

مگر 2017 میں لاہور میں صرف ایک دھماکے کے نتیجے میں پورے پنجاب میں پشتون کمیونٹی کیخلاف بڑا اور انتہائی ذلت آمیز آپریشن کیا گیا جس کے چند ثبوت میں نے پوسٹ کیساتھ لگادیئے ہیں۔۔ اب اگر کوئی کہتا ہے کہ یہ سب افغانستان کے پشتونوں نے خود کیا ہے تو یہ نادرا کب سے افغانستان کے پشتونوں کے قبضے میں چلاگیا ؟؟؟

ان دنوں قومی اسمبلی میں ملتان کے ایک ایم۔این۔اے نے اسمبلی میں خود کہا کہ میرے محلے میں ایک پشتون خاندان رہتا ہے اور رینجرز والے روز آکر اس خاندان کی بے عزتی کرکے چلے جاتے ہیں۔۔۔

جناب یہ واحد ردعمل نہیں ہے جو پنجاب کیطرف سے آیا ہم نے بہت برداشت کیا ہے تب ہم نے پشتون کا نعرہ بلند کیا ہے۔۔۔

ہم نے وہ بھی سہا جب پنجاب کے حکمرانوں نے اسامہ کو خط لکھ کر کہا کہ پنجاب میں حملے مت کریں باقی بیشک جہاں بھی کریں، ہم نے وہ بھی سہا جب پنجاب نے اپنی سرحدیں بند کرکے پنجاب میں پشتونوں کا داخلہ بند کردیا، ہم نے وہ بھی سہا جب ایک ٹی۔وی شو میں کہا گیا کہ پشتون قبائل چور، لٹیرے اور دھوکے باز ہیں، ہم نے وہ بھی سہا جب فلموں، ڈراموں، گانو اور تقریبات میں پشتون کو بحیثیت دہشتگرد اور وحشی دکھایا گیا۔۔ جناب پنجاب میں ہر پنجابی کی موت پر ریاست نے ملک کے خزانوں کے منہ کھولے، حکمران ہر شخص کے دروازے پر گئے، میڈیا پر ہر پنجابی کی موت پر اودھم مچایا گیا، ہر پنجابی کے غم میں میڈیا نے آنسوں بہائے مگر پشتون کی لاش ہمیشہ گمنام رہی۔۔۔

ہم نے وہ بھی دیکھا جب لینڈ مائینز سے معذور اور شہید ہونے والے میرے سینکڑوں بچوں پر خاموش رہنے والا میڈیا کراچی میں بجلی کے کرنٹ سے معذور ہونے والے بچے کیلئے پرائم ٹائم شوز کررہا تھا، ہم نے وہ بھی دیکھا جب باجوڑ کے مزدوروں کے قتل پر خاموش حکومت نے

ساہیوال واقعے پر پوری ریاست ہلادی تھی--- جناب عوام کیساتھ تو اس ریاست نے ہمیشہ تفریق کی مگر پشتون فوجیوں کیساتھ کیا ہوا ؟؟؟

فروری 2019 جب مہمند کا ایک ایف-سی اہلکار تیراہ میں مارا گیا اور اس کی لاش اس کے سر کے بغیر دفنائی گئی مگر حکومت اور میڈیا نے افف تک نہ کیا، جب باجوڑ میں خاصہ دار مارے گئے تو حکومت کے کسی چپڑاسی نے بھی ان کی خبر نہ لی اور آپ بات کرتے ہیں ایک پاکستان کی ؟؟؟

جناب اس ملک کو آپ خود اپنے رویئے سے دفن کرچکے ہیں ہم سے گلا مت کریں--- باقی منظور کی وہ بات کہ ہم تمہاری طبیعت کے مطابق نہیں اٹھے کہ تم ہمیں بتاو کہ ہم نے کیا کرنا ہے اور کیسے کرنا ہے۔ ہم اپنی طبیعت کیمطابق چلینگے---

اب آپ نے ایک اور بات کہی کہ فوج مخالف نعرہ بازی نہ کریں اور مطالبات سہی انداز میں سامنے لائیں تب معاملات حل ہونگے تو جناب فرہان ورک صاحب ! یو مسید دھرنا اور شمالی وزیرستان کے قبائل کے دھرنوں کو دو ماہ سے ذائد ہوچکے ہیں ان دھرنوں میں کوئی نعرہ نہیں لگا پھر ان دھرنوں کے مطالبات حل کیوں نہیں ہورہے ؟؟؟ جناب یہ لالی پاپ اور ڈھکوسلے اپنے پاس سنبھال کر رکھیں---

اور اہم بات جناب ہمارے نعرے محظ نعرے نہیں ہیں بلکہ دعوے ہیں--- دہشتگردی کے پیچھے وردی ہے کا نعرہ ایک دعوی ہے اور اس کا قرار آپ کرچکے ہیں---

اور دوسرا یہ کہ احتجاج کا سہی طریقہ یہی ہوتا ہے کہ احتجاج انسانی اقدار کے مطابق ہو، پرامن ہو، منظم ہو، کسی شہری کو تکلیف نہ پہنچائے اور جائز مطالبات کیلئے ہو اور جناب یہ سب ہم کررہے ہیں---

پارلیمنٹ اور ٹی-وی چینل پر مسلح حملے کرنے والے ہمیں احتجاج کے طریقے نہ بتائیں---

څه به پوه شي په ارزښت د آزادۍ
چه اخته وي په مرض د غلامۍ

چه يي فکر وي غلام آزاد به څه شي
که يي کښېنوې په تخت د بادشاهۍ

داسې خلق په مثال وي لکه مړي
مړي چا دي ژوندي کړي يوه ګړۍ

دا د جبر غلامان به تول آزاد شي
څه آزاد به شي چه ورشي په خوښۍ

شاهي هسې بس د زړه خوشحالول دي
نمر به څه شي راښکاره په تربږمۍ

پشتون تحفظ موومنٹ کیا ہے اور کیوں وجود میں آئی ؟؟؟

حصہ اول :

دو چار دن سے سوالات اور اعراضات سامنے آرہے ہیں کوئی کہ رہا ہے کہ پشتون تحفظ موومنٹ میں کئی نظریات اور سوچ والے لوگ ہیں اسلیئے پشتون تحفظ موومنٹ مستقبل میں تقسیم ہوگی اور کوئی سوال اٹھا رہا ہے کہ پشتون تحفظ موومنٹ تو فوجی آپریشنز کیخلاف اٹھی ہے تو پھر دیگر قبائلی علاقوں کے لوگ اتنی مضبوطی کیساتھ کیوں نہیں کھڑے جتنی مضبوطی کیساتھ وزیرستان والے کھڑے ہیں ؟؟؟

پہلے اعتراض پر آونگا۔۔

پشتون تحفظ موومنٹ کسی خاص نظریئے، عقیدے یا سوچ پر مبنی تحریک نہیں ہے بلکہ یہ ایک قومی تحریک ہے اور قوم میں ہر نظریئے، ہر سوچ، ہر عقیدے، ہر رنگ، ہر پیشے کے لوگ آتے ہیں۔۔ پشتون تحفظ موومنٹ کسی نظریئے یا عقیدے یا ذات تک محدود نہیں ہے یہ تمام پشتون وطن کے تحفظ کی تحریک ہے۔۔

ایک مجلس میں آپ بیٹھ کر کوئی بات کریں تو اس مجلس میں بھی آپ کی بات سے اختلاف اور حمایت کرنے والے دونوں قسم کے افراد ہونگے تو پھر قوم میں تو لازمی ہونگے۔۔

پشتون قوم کروڑوں میں ہے اور یہ لازم ہے کہ اس بڑی قوم میں ہر سوچ، ہر نظریئے، ہر عقیدے اور ہر رنگ کے افراد ہونگے۔۔ اس قوم میں ملا بھی ہوگا، اس قوم میں لبرل بھی ہوگا، اس قوم میں سیکیولر بھی ہوگا، اس قوم میں ملحد بھی ہوگا، اس قوم میں تبلیغی بھی ہوگا، اس قوم میں عدم تشدد والے بھی ہونگے، اس قوم میں تشدد والے بھی ہونگے، اس قوم میں مرد بھی ہیں، اس قوم میں خواجہ سرا بھی ہیں، اس قوم میں نعت خواں بھی ہیں، اس قوم میں موسیقار بھی ہیں، اس قوم شاعر

بھی ہیں، اس قوم میں فنکار بھی ہیں، اس قوم میں ہر شعبے اور ہر طبقے اور ہر فکر کے لوگ ہیں---

مگر بنیادی مسئلہ ان سب کا ایک ہی ہے اور وہ ہے بحیثیت قوم ان کی آزادی، خودمختاری، پہچان، عزت، انصاف، روزگار، پناہ، امن اور تحفظ--

پشتون وطن میں آزادی، پہچان، عزت، انصاف، روزگار، پناہ، امن اور تحفظ نہیں ہونگے تو کیا ملا، کیا لبرل، کیا سیکیولر، کیا ملحد، کیا تبلیغی، کیا عدم تشدد والے، کیا تشدد والے، کیا مرد، کیا خواجہ سرا، کیا نعت خواں، کیا موسیقار، کیا شاعر، کیا فنکار سب سے سب اس سے متاثر ہونگے اور ہوئے ہیں-- آپ سب خود بھی دیکھ سکتے ہیں کہ نظریات، افکار، سوچ، عقائد، رنگ، ذات، پیشہ سب سے بالاتر پشتون وطن میں ہر گھر دے جنازہ نکلا، ہر فرد انصاف، عزت اور تحفظ کیلئے ترس رہا ہے---

یہ تمام مسائل سب کے مشترکہ ہیں اور پشتون تحفظ موومنٹ انہی مشترکہ بنیادی مسائل کے حل کیلئے اٹھی ہے---

تحریک کے علاوہ ملا لبرل اور سیکیولز کو اپنےبراستے پر ڈالنے کی کوشش کرتا ہے یا ملحد تبلیغیوں کی مخالفت کرتا ہے، سب اپنی اپنی نظریات کا پرچار کرتے ہیں مگر یہ سب ان کی اپنی ذاتی نظریات ہیں جبکہ پشتون تحفظ موومنٹ کے پلیٹ فارم سے ان مشترکہ مسائل کے حل کیلئے سب متفق اور متحد ہیں---

میں مختصر مثال کے طور پر ریشل پروفائلنگ کی بات کروں تو دشمن پشتون قوم کی ریشل پروفائلنگ کررہا ہے پشتون قوم کی زبان، پہچان، ثقافت کو دہشتگردوں، جنگجوؤں اور جاہلوں اور مسخروں کے حوالے کررہا ہے-- اب اگر آپ وزیرستان کے کچے مکان میں ہیں، بکاخیل کے خیمے میں ہیں، حیات آباد یا اسلام آباد کے بنگلے میں ہیں یا یورپ اور امریکہ کے پرتعیش ماحول

میں، آپ مولوی ہیں، لبرل ہیں یا کسی اور عقیدے کے پیروکار آپ سب کی بنیادی شناخت یعنی زبان، تاریخ، ادب اور ثقافت ایک ہے آپ سب پشتون ہیں اور جب آپ کی شناخت دہشتگرد، جاہل اور مسخرے کی شکل میں ہوگی تو آپ چاہے خیمے میں ہوں کا بنگلے میں اس کا اثر آپ اور آپ کی نسلوں پر پڑیگا جب آپ اپنی شناخت اپنی پہچان کروائینگے تو دنیا آپ سے نفرت کریگی اور اگر آپ اپنی پہچان چھپائینگے تو دشمن تو چاہتا ہی یہی ہے کہ پشتون اپنی شناخت چھوڑ دیں اور یہ قوم ختم ہوجائے۔۔۔

پشتون تحفظ موومنٹ اسی قسم کے تمام بنیادی مسائل کے حل کیلئے اٹھی ہے ایسے مسائل جو نظریات اور عقائد سے بالاتر ہیں اور ہر طبقہ فکر کیلئے یکساں ہے اور اس معاملے میں تحریک اور تحریک کے ماننے والے متحد اور متفق ہیں۔۔۔

ہاں جہاں تک مستقبل کے لائحہ عمل کی بات ہے کہ تحریک پشتون قوم کو یہ حقوق کیسے دلوائیگی تو واضح ہے اور عین انسانی فطرت ہے کہ پشتون تحفظ موومنٹ ریاست سے ان حقوق کا تقاضہ کریگی اور اگر ریاست یہ حقوق فراہم نہیں کریگی تو پھر پشتون تحفظ موومنٹ کو دنیا کا کوئی نظام، کوئی مذہب اور کوئی عقیدہ اس حق سے نہیں روک سکتا کہ وہ قوم کو یہ تمام حقوق دلوانے کیلئے الگ جعرافیئے کا انتخاب کرے اور اس کیلئے جدوجہد کرے۔۔ پھر اس کیبعد نظریات، افکار، سوچ اور عقائد اور پیشے سے بالا جو پشتون قومی آزادی کے حق میں ہوگا وہ اس تحریک کیساتھ کھڑا رہیگا اور جو کمزور ہوگا وہ پیچھے ہٹ جائیگا۔۔۔

پشتون تحفظ موومنٹ کوئی گروہ نہیں ہے کہ جس کے کارکنان اس گروہ سے الگ ہوکر کسی دوسرے گروہ میں چلے جائینگے۔۔۔ پشتون تحفظ موومنٹ ایک قومی تحریک ہے اور پشتون قوم کا ہر فرد اپنے اپنے گروہ اور پیشے اور مختلف عقائد کے ہوتے ہوئے بھی اس تحریک کا حصہ ہیں تقسیم اس تحریک میں نہیں بلکہ قوم میں پیدا ہوسکتی ہے کہ آزادی کے حمایتی ایکطرف اور مخالف

دوسری طرف اور وہ تفریق اس قوم میں اب بھی ہے جیسے ہزاروں کی تعداد میں پشتون اس تحریک کے آج بھی خلاف ہیں جن کی ذہن سازی اور جنہیں تحریک کیساتھ کھڑا کرنے کیلئے پشتون تحفظ موومنٹ جلسوں، کنوینشنز اور اس جیسی تحاریر کے ذریعے کوششیں کررہی ہے اور قوم کو متحد کررہی ہے---

تو محترمین اپنے دل کی تسکین کیلئے اعتراض مت اٹھائیں بلکہ وہ اعتراض اٹھائیں جس کا جواب پڑھتے وقت آپ کو کوئی فائدہ بھی ہو---

اب سوال کہ کیا پشتون تحفظ موومنٹ صرف فوجی آپریشنز کیخلاف اٹھی ہے ؟؟؟

اکثر یہ بات بھی کی جاتی ہے کہ پشتون تحفظ موومنٹ نقیب کیلئے بنی ہے---

پشتون تحفظ موومنٹ کیا ہے اور کیوں وجود میں آئی ؟؟؟

حصہ دوم :

پشتون تحفظ موومنٹ فوجی آپریشنز کیخلاف اٹھی یہ قبائل کی بڑی تعداد کا خیال ہے اور پشتون تحفظ موومنٹ نقیب محسود کے قتل کیخلاف بنی یہ پورے پاکستان کا خیال ہے جبکہ یہ دونوں خیالات سراسر غلط ہیں---

پشتون تحفظ موومنٹ نہ تو کسی خاص آپریشن کیخلاف اٹھی ہے اور نہ ہی ایک نوجوان کے قتل پر بلکہ جن آپریشنز اور جس قتل عام کیخلاف اٹھی حالیہ فوجی آپریشن اور نقیب کا قتل ان میں سے ایک تھے بس---

پشتون تحفظ موومنٹ اس وطن پر 73 سال سے ہونے والے ہر استحصال کیخلاف اٹھی ہے چاہے وہ سیاسی ہو، معاشرتی ہو، معاشی ہو، جانی ہو اور دیگر---

پشتون تحفظ موومنٹ اس وطن کے وسائل اور دولت کی حفاظت کیلئے اٹھی ہے---

پشتون تحفظ موومنٹ پشتونوں کو درپیش انصاف، تحفظ، عزت کے مسائل کے حل کیلئے اٹھی ہے---

پشتون تحفظ موومنٹ بابڑہ سے نقیب سے تک اس زمین پر ہونے والے ہر ریاستی دہشتگردی کے شکار پشتون کے خون کا حساب لینے کیلئے اٹھی ہے---

پشتون تحفظ موومنٹ کسی ایک قتل یا ایک علاقے کے ایک استحصال کیخلاف نہیں اٹھی---

پشتون وطن کا ہر باسی آج سیاسی، معاشرتی، معاشی طور پر تباہ ہوچکا ہے، پشتون وطن کا ہر باسی انصاف، تحفظ، عزت، روزگار اور پناہ کیلئے ترس گیا ہے، پشتون وطن کے ہر باسی کی جان غیرمحفوظ ہے، پشتون وطن میں لاکھوں بیگناہوں کو خون انتہائی بے دردی سے بہایا گیا، پشتون وطن کے ہزاروں بیگناہوں کو ذندہ غائب کردیا گیا، پشتون تاریخ، پشتون زبان، پشتون ثقافت، پشتون پہچان، پشتون ادب، پشتون آباء و اجداد، پشتون نصاب سب کچھ گمنام اور بدنام ہوچکا ہے اور پشتون تحفظ موومنٹ اس سب کیخلاف بنی ہے---

اور یہ تمام مسائل ہر پشتون کو درپیش ہیں---

جن علاقوں میں فوجی آپریشنز نہیں ہوئے ان علاقوں کے پشتون بھی معاشی طور پر ذلیل ہیں۔۔۔ جہاں آپریشنز نہیں ہوئے وہاں بھی پشتون پہچان اور تاریخ خطرے میں ہے۔۔

کل کسی نے مجھ سے کہا کہ چھوڑ دو یہ سب شیراز میرا اس میں کوئی فائدہ یا نقصان نہیں مگر تمھے سمجھا رہا ہوں پھر تمھارے والدین ذلیل ہونگے میں نے اسے کہا کہ مجھے مت سمجھاو تم بیٹھو میں تمھے سمجھاتا ہوں۔۔۔ وہ ایک دیہاڑی دار مزدور ہے۔۔۔ میں نے اس سے کہا کہ تمھاری دیہاڑی کبھی ہوتی ہے کبھی نہیں ہوتی دکانداروں سے ادھار کیوجہ سے اکثر ان کی سخت باتیں بھی برداشت کرتے ہو گھر جاتے ہو تو تمھارے بچے کس حالت میں ہوتے ہیں کیا کبھی ایسا ہوا ہے کہ تم گھر گئے ہو اور لیٹ کر ایک سرد آہ بھر کر سوچا ہو کہ یہ کیسی ذندگی ہے ؟؟

اس نے کہا ہاں یہ تو اکثر سوچتا ہوں۔۔۔

تو جناب ہم اسی لیئے تو یہ سب کررہے ہیں کہ خام مال میرے وطن کا ہے اور گودام لاہور والے بناکر بیٹھے ہیں، ہم اسی لیئے تو اٹھے ہیں کہ میرے وطن کے ان بچوں کا کیا قصور جو ایک کلو فروٹ کو مہینوں ترستے ہیں، تمھارا کیا قصور جو تم روز دکاندار کی سخت باتیں برداشت کرتے ہو، تم اور تمھارے بچے رات کے وقت مچھروں کا کھانہ بنے اور دن کے وقت گرمی کی اذیت تمھاری بجلی کہاں ہے ؟ تمھارے وطن کی وہ دولت کہاں ہے جس کے تم اور تمھارے بچے مالک ہیں ؟ تمھارے وطن کے وہ وسائل کہاں ہیں جن سے تم آرام دہ ذندگی گزارسکتے ہو ؟

پہچان، زبان، شناخت یہ تو بڑی باتیں ہیں یہ بتاو کہ کیا تمھارے بچوں کو سہی تعلیم، بہتر صحت سہولیات، بہتر کھانا، بہتر پہننا مل رہا ہے ؟؟؟ کیا تم کہ سکتے ہو کہ تمھارے بچے بھی اور پھر ان کے بچے بھی تمھاری طرح ذلیل نہیں ہونگے ؟؟؟

کیا تمھارے بچوں کا حال خوشحال اور مستقبل محفوظ ہیں ؟؟؟

اس کا جواب نفی میں تھا۔۔۔

بہت عام باتیں ہیں مگر کوئی غور کرے تو ہماری بنیادیں گرائی جارہی ہیں---

میں اگر مختصر الفاظ میں کہوں کہ پشتون تحفظ موومنٹ کیا ہے اور کیوں بنی ہے تو وہ کچھ یوں ہوگا :

پشتون تحفظ موومنٹ لاوا ہے اس آگ کا جو پنجاب نے کشمیر میں پشتونوں کا خون بہاء کر لگائی---

پشتون تحفظ موومنٹ لاوا ہے اس آگ کا جو پنجاب نے فقیر آف ایپی کے جلسے میں 200 پشتونوں کو مار کر لگائی---

پشتون تحفظ موومنٹ لاوا ہے اس آگ کا جو پنجاب نے بابڑہ میں پشتونوں کا قتل عام کرکے لگائی---

پشتون تحفظ موومنٹ لاوا ہے اس آگ کا جو پنجاب نے روس کیخلاف پشتونوں کی زمین کو بارود کا ڈھیر اور دہشتگردوں کا اڈہ بنا کر لگائی---

پشتون تحفظ موومنٹ لاوا ہے اس آگ کا جو پنجاب نے پشتون بچوں پر بمباری کرکے لگائی---

پشتون تحفظ موومنٹ لاوا ہے اس آگ کا جو پنجاب نے پشتونوں کی پرامن زمین کو خون اور بارود میں نہلا کر لگائی---

پشتون تحفظ موومنٹ لاوا ہے اس آگ کا جو آگ پنجاب نے پشتونوں کے وطن میں لگائی---

پشتون تحفظ موومنٹ لاوا ہے اس آگ کا جو پنجاب نے پشتونوں کو بے گھر، بے روزگار، بے وطن اور بیعزت کرکے لگائی---

پشتون تحفظ موومنٹ لاوا ہے اس آگ کا جو پنجاب نے پشتونوں کی ثقافت، تاریخ اور تشخص کا گالی دیکر اور بدنام کرکے لگائی---

پشتون تحفظ موومنٹ لاوا ہے اس آگ کا جو پنجاب نے پشتونوں کیساتھ ظلم اور ناانصافی کرکے لگائی---

پشتون تحفظ موومنٹ لاوا ہے اس آگ کا جو پنجاب نے پشتونوں کو جھوٹے نعروں کی بنیاد پر استعمال کرکے لگائی---

پشتون تحفظ موومنٹ لاوا ہے اس آگ کا جو پنجاب نے پشتونوں کی ریشل پروفائلنگ کرکے لگائی---

پشتون تحفظ موومنٹ لاوا ہے اس آگ کا جو پنجاب نے پشتونوں کے حقوق مار کر لگائی---

پشتون تحفظ موومنٹ لاوا ہے اس آگ کا جو پنجاب نے پشتونوں کو درجہ دوم کی نسل کی نظر سے دیکھ کر لگائی---

پشتون تحفظ موومنٹ لاوا ہے اس آگ کا جو پنجاب نے پشتونوں کو دہشتگرد، جاہل، جنگجو، مسخرہ دکھا کر لگائی---

پشتون تحفظ موومنٹ لاوا ہے اس آگ کا جو پنجاب نے پشتون سیاست اور پشتون تنظیم کو نشانہ بناکر لگائی---

جناب پشتون تحفظ موومنٹ لاوا ہے جو پنجاب کے ہاتھوں پشتون استحصال کے باعث بن رہا تھا اور اب وہ لاوا پھٹ چکا ہے---

یہ آگ سامراج کی خود لگائی ہوئی آگ ہے---

پشتون تحفظ موومنٹ کیا ہے ؟ کیوں بنی اور اس کے اغراض و مقاصد کیا ہیں اس پر میں پہلے بھی کافی تفصیلی تحاریر لکھ چکا ہوں آگلی بار وہی تحاریر پھر سے شئیر کرونگا--

منظور پشتون یا پشتون تحفظ موومنٹ کا ایجنڈا کیا ہے اور کیا یہ ایجنڈا کسی کامیابی یا ناکامی کے گراف کا محتاج ہے ؟؟؟

اصل جاہل اور لاعلم کون ہے ؟؟؟

پشتون تحفظ موومنٹ بہت آسان چیز ہے--- کوئی کامن سینس رکھتا ہو یا اس کی آنکھوں پر پشتون بغض، تعصب یا غلامی کی پٹی نہ بندھی ہو تو پشتون تحفظ موومنٹ کو بہت ہی آسانی کیساتھ سمجھا جاسکتا ہے---

پشتون تحفظ موومنٹ انسانی فطرت کے عین مطابق ردعمل کے اصولوں کے تحت، بنیادی انسانی حقوق کے حصول اور انسانی استحصال کیخلاف اٹھنے والی تحریک ہے---

سب سے پہلے تو قومی اجتماعی اصولوں کیخلاف جاکر پشتونوں کو بزور بازو توڑا گیا، پھر انسانی فطرت کیخلاف جاکر ایک بڑی قوم پر قبضہ کیا گیا، پھر اس بڑی قوم کو غلام بنانے کی سعی کی گئی، پھر اس قوم کا وہ استحصال کیا گیا کہ جو تاریخی تھا اور ہے یعنی جانی، مالی، فکری، جعرافیائی ہر طرح سے استحصال کیا گیا---

اس قوم کا قتل عام کیا گیا، اس قوم کو گمنام کردیا گیا، جن پہلووں کو گمنام نہ کرپائے انہیں بدنام کردیا گیا، اس قوم کا معاشی قتل عام کیا گیا، اس قوم کا سیاسی اور معاشرتی قتل عام کیا گیا، اس قوم کو ہر طرف سے معذور کردیا گیا اور اپنا محتاج بناکر اس قوم کی تذلیل کی گئی، اس قوم کو عزت، تحفظ اور انصاف سے محروم کردیا گیا، اس قوم کو حقوق اور بنیادی انسانی حقوق سب سے محروم کردیا گیا---

اب جناب یہ تو فطرت کا قانون ہے کہ ہر عمل کا ایک ردعمل ہوتا ہے اور پشتون تحفظ موومنٹ ان تمام مظالم اور استحصال کا ایک برابر ردعمل ہے---

پشتون تحفظ موومنٹ کا بہت سیدھا اور آسان ایجنڈا ہے کہ یہ تمام استحصال جو ہر شکل میں اس قوم کا ہوا ہے اس کا حساب چاہیئے اور اس کا آسان حل پشتون تحفظ موومنٹ نے خود ہی پیش کیا ہوا ہے کہ ایک آزاد بین الاقوامی Truth and Reconciliation Commission قائم کرکے تحقیقات کیجائیں اور پتہ لگایا جائے کہ یہ استحصال کیوں ہوا---

اب ہر بندے کو اپنا ایمان معلوم ہوتا ہے--- پشتون تحفظ موومنٹ خود کہ رہی ہے کہ آپ تحقیقات کروائیں اور مقدس ادارہ اس مطالبے کو عوام سے چھپا رہا ہے اور خود بیوہ عورت جیسے آنسوں بہا رہا ہے کہ دیکھیں جی پشتون تحفظ موومنٹ والے ہمیں آنکھیں دکھاتے ہیں---

پشتون تحفظ موومنٹ بہت ہی سیدھے اور آسان بنیادی مطالبات کیساتھ اٹھی تھی مگر چونکہ چور کی داڑھی میں تنکا نہیں بلکہ چور کی پوری داڑھی ہی نقلی تھی اسلیئے چور نے آسان مطالبات حل کرنے کیبجائے اس صورتحال کو اتنا پیچیدہ کردیا ہے کہ اب پشتون تحفظ موومنٹ نے یہ بھی کہ دیا ہے کہ مطالبات مانتے ہو اور حقوق دیتے ہو تو بسم اللہ اور اگر نہیں تو ہم خودمختاری لینگے اس کے علاوہ اور کوئی راستہ نہیں ہے---

اب یہ ایک الگ موضوع ہے کہ پشتون تحفظ موومنٹ کے شروع کے آسان مطالبات حل کرنے کیبجائے اس معاملے کو اتنا پیچیدہ کیوں بنادیا گیا اور اس پر میں کافی تفصیلی تحاریر لکھ چکا ہوں اور اگر چاہیں تو پھر سے لکھ دونگا---

اب اکثر لوگ اپنی تسکین کیلئے آنکھیں بند کرکے کہتے ہیں کہ پشتون تحفظ موومنٹ کا ایجنڈا ناکام ہوگیا---

اس کا مختصر جواب تو یہ بنتا ہے کہ اگر پشتون تحفظ موومنٹ کا ایجنڈا ناکام ہوتا تو یہ تحریک صرف 22 نوجوانوں سے بڑھ کر 76 ممالک تک نہ پہنچتی یہ ایجنڈا تب ناکام ہوتا اگر یہ 22 نوجوان 21 ہوجاتے---

خیر تھوڑا عقلی دلائل پر بات کرتے ہیں---

سوال یہ ہے کہ کیا پشتون تحفظ موومنٹ کا ایجنڈا کسی گراف کا محتاج ہے ؟؟؟

اس کا سیدھا جواب ہے کہ بالکل نہیں---

پشتون تحفظ موومنٹ کا ایجنڈا کسی گراف کا محتاج نہیں ہے---

(پہلے تو واضح کردوں کہ یہاں قوم اور ملک میں فرق کرنا ہوگا کچھ لوگوں کیلئے مزید آسان کردوں کہ یہاں Nation اور State میں فرق کرنا ہوگا، میں یہاں قوم کی بات کررہا ہوں ملک کی نہیں)

جب ایک قوم کی بقاء کو خطرہ بنتا ہے تو اس قوم سے ہی چند لوگ اٹھ کر اپنی قوم کی بقاء اور وقار کیلئے میدان میں نکلتے ہیں--- وہ لوگ یہ نہیں دیکھتے کہ دشمن کتنا طاقتور ہے وہ بس یہ جانتے ہیں کہ گھر بیٹھ کر اس قوم کی حفاظت نہیں ہوسکتی اس کیلئے اپنی ذندگی وقف کرنی پڑیگی---

آپ 10000, 5000, 1400, 1000 یا 500 سال کی کوئی بھی تاریخ اٹھا کر دیکھ لیں--- بقاء کی جنگ چاہے کسی قوم کی ہو یا مذہب کی ہمیشہ کمزور اور قلیل تعداد میں لڑی گئی ہے---

حق و باطل کی جنگ کو تعداد سے نہیں بلکہ دلیل سے دیکھا جاتا ہے---

میں نے پہلے بھی کہا تھا آج پھر ان سچے پکے مومنین مسلمانوں سے کہتا ہوں کہ اگر تعداد کی بنیاد پر سہی اور غلط، حق اور باطل کا فیصلہ ہوتا ہے تو پھر اسلام غلط مذہب ہے اور عیسائت درست ہے کیونکہ عیسائی تعداد میں ذیادہ ہیں---

پھر ہم کہ سکتے ہیں کہ اسلام کا ایجنڈا ناکام ہے کیونکہ عیسائی تعداد میں ذیادہ ہیں---

اب یہ مت کہنا کہ اسلام کو بیچ میں لارہے ہو یہاں معاملہ آپ نے خود تعداد کی طرف موڑ دیا ہے---

پشتون قوم کیساتھ جو کچھ ہوا اور جو ہورہا ہے اس کو روکنے اور پشتون قوم کو تمام حقوق اور انصاف دلوانے کیلئے چند نوجوان اپنا فرض سمجھ کر گھروں سے نکلے ہیں اور بات جب فرض کی آتی ہے تب گراف نہیں دیکھے جاتے اور نہ ہی یہ دیکھا جاتا ہے کہ کون ساتھ ہے اور کون مخالف---

پشتون قوم کا جو بدترین استحصال ہوا ہے اس استحصال کا حساب ہم نے لینا ہے اور ہم نے حق بولنا ہے چاہے صورتحال یہ ہوجائے کہ تقریر بھی منظور کرے اور تالی بھی منظور بجائے---

تعداد اور طاقت کو وہ لوگ دیکھتے ہیں جو اندر سے کھوکھلے اور بزدل ہوتے ہیں---

اب یہاں پر یہی طبقہ جب لاجواب ہوجاتا ہے تو کہتا ہے کہ یہ سب جاہل لوگ ہیں جو منظور کو سپورٹ کرتے ہیں---

کیا واقعی منظور کے ساتھی جاہل ہیں ؟؟؟

جہاں تک ہم جانتے ہیں اس کیمطابق انسان جاہل ہے یا باشعور اس کا اندازہ اس کے سیاسی شعور سے لگایا جاتا ہے---

ایک انسان جتنا سیاسی شعور رکھتا ہے وہ اتنا ہی ذیادہ باشعور کہلایا جائیگا---

اب سیاسی شعور کیا ہے اس کی میں پہلے بھی تفصیلی وضاحت کرچکا ہوں---

سیاسی شعور اسے کہتے ہیں کہ ایک فرد کو اپنی قوم کی پہچان، ثقافت، تاریخ، جعرافیہ، وسائل، اختیار کا علم ہو اور ذہنی طور پر آزاد ہو---

اب آپ سوچیں کہ کون اپنی قوم کی پہچان، ثقافت، تاریخ، جعرافیہ، وسائل اور اختیارات سے باخبر ہے اور ذہنی آزاد ہے ؟؟؟

وہ جو کہتے ہیں کہ ہمیں خودمختاری دیجائے تاکہ ہم بحیثیت قوم ترقی کرسکیں یا وہ جو کہتے ہیں کہ پاکستان ہے تو ہم ہیں---

اب یہاں سے یہ واضح ہوتا ہے کہ اصل جاہل کون ہے---

یہ عام باتیں ہیں جو اس Allien خلائی مخلوق نماء عجیب و غریب انسانوں کیطرف سے سامنے آتی ہیں--- ان جیسوں کو جواب دینا مقصد نہیں ہے مقصد اپنے لوگوں کے سامنے واضح کرنا ہے کہ کون کیا ہے---

#شیراز_خان_مہمند

پشاور کے پہلے جلسے کی وڈیو دیکھ رہا تھا جس میں کچھ سینیئر افراد شدید نعرہ بازی کررہے ہیں اور اسٹیج پر ایک پشتون بہن جلسے سے مخاطب ہے---

وڈیو دیکھ کر مجھے فوراً سمجھ آگئی کہ پشتون تحفظ موومنٹ کے یہی سینیئر افراد آج کل ناراض کیوں ہیں اور پشتون تحفظ موومنٹ کیخلاف کیوں ہوگئے ہیں---

وڈیو میں ایک پشتون بہن تقریر میں وہ اذیت بیان کررہی ہے جو اس سامراج کے ہاتھوں اس نے برداشت کی اور انہی اذیتیوں کے اس سلسلے کو ختم کرنے کیلئے یہ سب سینیئر افراد پشتون تحفظ موومنٹ کے ہمراہ اٹھے تھے مگر یہاں معاملات کو غور سے دیکھنا ہوگا۔۔

ہمارے یہ سینیئر لوگ موجودہ حالات یا پشتون تحفظ موومنٹ کے اتنا وسیع ہونے یا پشتون تحفظ موومنٹ کی موجودہ شکل اختیار کرنے کیلئے ذہنی طور پر تیار نہیں تھے اسلیئے پشتون تحفظ موومنٹ کی موجودہ شکل کو قبول کرنا ان کیلئے مشکل ہورہا ہے۔۔۔

کسی علاقے یا قبیلے کے نام پر چند مخصوص مطالبات پر بنی تحریک اس علاقے یا قبیلے تک محدود رہتی ہے اور عارضی ہوتی ہے چند مطالبات کی منظوری تک۔۔۔

پشتون تحفظ موومنٹ کسی علاقے یا قبیلے یا مخصوص مطالبات پر مبنی تحریک ہے۔۔۔

اس تحریک کے نام سے ہی سب کچھ واضح ہوتا ہے۔۔۔

پشتون : یعنی یہ تحریک پوری پشتون قوم کی تحریک ہے اور کسی جعرافیئے کی پابند نہیں ہے۔۔۔

تحفظ : یعنی یہ تحریک پوری قوم کے تحفظ کی تحریک ہے اور تحفظ ایک بہت وسیع لفظ ہے۔۔۔ اس ایک لفظ میں بیشمار مطالبات سما جاتے ہیں۔۔۔

اس تحریک کا نام "پشتون تحفظ موومنٹ" رکھتے وقت ان سب کو معلوم ہونا چاہیئے تھا کہ یہ تحریک بہت وسیع ہوگی اور بہت بڑی شکل اختیار کریگی۔۔۔ جو مطالبات پہلے دن تھے یہ تحریک صرف ان مطالبات تک محدود نہیں رہیگی، دوسرا یہ کہ جن حالات میں یہ تحریک وجود میں آئی ہے ان حالات میں یہ تحریک صرف مطالبات تک محدود رہنے والی عارضی تحریک نہیں بن سکتی بلکہ یہ ایک قومی تنظیم بنیگی اور قومی تنظیم عارضی نہیں ہوتی وہ ہمیشہ کیلئے ہوتی ہے، تیسرا

یہ کہ ایک بین الاقوامی شکل اختیار کرنے کیبعد اس تحریک کو اپنا دل بڑا کرنا ہوگا اور ہر معاملے میں اپنی رائے دینی پڑیگی اور ہر معاملے میں اس تحریک کو نمائندگی کرنی پڑیگی---

یہ سینیئر افراد کہتے ہیں کہ پشتون تحفظ موومنٹ آج ویسی کیوں نہیں ہے جیسی پہلے دن یا پہلے جلسے میں تھی یعنی یہ تحریک اس طرح پرجوش کیوں نہیں ہے--- تو جناب ایک تالاب میں چند مچھلیوں کا وجود ذیادہ لگتا ہے جبکہ سمندر میں لاکھوں مچھلیوں کا وجود بھی کم لگتا ہے---

اس وقت پشتون تحفظ موومنٹ ایک تالاب تھی جس میں یہ چند مطالبات بڑے دکھائی دیتے تھے مگر آج پشتون تحفظ موومنٹ سمندر بن چکی ہے اسلیئے آپ کو ان شروع دن کے مطالبات کا وجود ہلکہ نظر آرہا ہے جبکہ اصل میں ایسا کچھ نہیں ہے--- ہر مطالبے اور ہر عمل کی اہمیت اپنی جگہ پر موجود ہے مگر وسعت کیوجہ سے آپ اس سمندر میں کودنے سے ڈررہے ہیں اور ان میں سے کچھ ایسے بھی ہیں جو اس لیئے بھی اس سمندر سے باہر رہنا چاہتے ہیں کہ سمندر میں ان کا وجود کھو جائیگا اور ان کی پہچان ختم ہوجائیگی---

یہ تحریک چند مخصوص مطالبات پر اٹھی تھی مگر وقت کیساتھ ساتھ جب معاملات زیر غور آتے ہیں اور معاملات کی جانچ پڑتال ہوتی ہے، معاملات کی بنیاد تک پہنچا جاتا ہے تو پھر معاملے کو بنیاد سے ختم کرنے کی سعی کیجاتی ہے اور پشتون تحفظ موومنٹ نے بھی ایسا ہی کیا---

پشتون تحفظ موومنٹ جب ایک مخصوص علاقے سے نکل کر وسیع علاقے میں آئی، پشتون تحفظ موومنٹ نے جب ایک قبیلے سے نکل کر ایک قومی شکل اختیار کی تو نام اور علاقائی وسعت کیساتھ مطالبات بھی وسیع ہوگئے کیونکہ پھر دیگر پشتونوں کے مسائل بھی اس تحریک کے پلیٹ فارم پر آگئے---

پھر جب ان تمام مسائل پر وقت کیساتھ غور و فکر کیا گیا اور ان مسائل کی بنیاد تک جا پہنچے تو مسائل کی بنیاد کو نشانہ بنایا گیا---

یعنی اگر پہلے مطالبہ تھا کہ بیگناہ لاپتہ افراد کو رہا کیا جائے تو یہ سوچنے کیبعد کہ یہ لوگ لاپتہ ہوتے ہی کیوں ہیں اس مسئلے کی بنیاد کو نشانہ بنایا گیا کہ یہ مسئلہ جڑ سے ختم ہوجائے۔۔۔

اب جب بنیاد میں دیکھا گیا تو بہت سی چیزیں سامنے آئیں جن میں بڑی چیزیں یہ تھی کہ پشتون قوم معاشرتی تباہی کیوجہ یہاں قومی تنظیم کا نہ ہونا ہے اسلیئے پشتون تحفظ موومنٹ کو ایک قومی تنظیم بنادیا گیا۔۔۔

پھر معاشی تباہی کی بنیاد کیطرف غور کیا گیا تو معلوم ہوا کہ پشتون وطن بے اختیار ہے اسلیئے وسائل کے اختیار کا مطالبہ سامنے آگیا۔۔۔

پھر انسانی قتل عام کیطرف غور کیا گیا تو معلوم ہوا کہ معاملہ اتنا سیدھا نہیں ہے جو ایک مطالبے سے حل ہوجائے۔۔۔ اس ملک کی تو پوری اکانومی ہمارے خون سے چل رہی ہے تو اسلیئے وسیع طریقے سے اس پوری وار اکانومی کیخلاف محاذ بنایا گیا۔۔۔

پھر جب پشتون قوم کی اجتماعی و انفرادی ہر طرح کی معاشی، معاشرتی، انسانی قتل عام استحصال کی بنیاد پر غور کیا گیا تو معلوم ہوا کہ بنیادی وجہ پشتونوں کے مابین انتہاء کا نفاق ہے پشتون قوم ایک منتشر ہجوم بن چکی ہے تو اس قوم کے تمام مسائل کے حل اور حقوق و اختیار کے حصول کیلئے اس قوم کے اتحاد پر زور دینا شروع کیا گیا لر او بر یو افغان اس کی ایک کڑی ہے۔۔۔

جب قوم کو متحد کرنے کے معاملے پر غور کیا گیا تو ایک ہی چیز نظر آئی اور وہ تھی قومی سیاسی و اجتماعی شعور۔۔۔

غور و فکر کرنے پر معلوم ہوا کہ قوم میں سیاسی و اجتماعی شعور نہ ہونے کیوجہ سے قوم جعرافیائی، نظریاتی اور فکری طور پر تقسیم ہے اور تقسیم کیوجہ سے اس سامراج کی محتاج ہے اور جعرفیائی، نظریاتی اور فکری طور پر تقسیم اور سامراج کی محتاج ہونے کیوجہ سے یہ قوم سامراج کے مکمل نرغے میں ہے جس کیوجہ سے سامراج نے بہت آسانی کیساتھ ان کے وسائل پر

اپنا قبضہ برقرار رکھا ہوا ہے اور اسی تقسیم کیوجہ سے سامراج آسانی سے قوم کو ماررہا ہے اور کوئی منظم آواز اٹھانے والا نہیں ہے---

اب سیاسی شعور کیسے آتا ہے جب اس پر غور کیا گیا تو واضح ہوا کہ قوم کو ان کی اصل، پہچان، تاریخ، ثقافت، زبان، جعرافیہ، وسائل، ملکیت اور اختیارات سے باخبر کردیا جائے اور قوم کی ذہنی و جسمانی سیاسی تربیت کیجائے کیونکہ جب قوم سیاسی تربیت یافتہ ہوگی تو قوم میں اجتماعی اور معاشرتی شعور ہوگا، جب قوم میں اجتماعی شعور ہوگا تو کوئی بھی سامراج اس قوم کو تقسیم نہیں کرسکیگی اور جب یہ قوم تقسیم نہیں ہوگی تو کوئی بھی اس قوم کے وسائل اور جعرافیئے پر قبضہ کرکے اس قوم کو اپنا نظریاتی اور معاشی محتاج نہیں بناسکیگا اور جب یہ قوم نظریاتی اور معاشی طور پر مظبوط اور خودمختار ہوگی تو یہ قوم جعرفیائی طور پر بھی مضبوط ہوگی اور کوئی مائی کا لعل اس قوم کے کسی خاندان کو اس کے گھر سے نکال کر خیمے میں نہیں بھیجے گا، کوئی بھی اس قوم کے کسی جوان کو نہیں مار سکیگا، کوئی بھی اس قوم کی بہن کو بیوہ نہیں کرسکیگا، کوئی بھی اس قوم کے کسی بچے کو یتیم نہیں کرسکیگا، کوئی بھی اس قوم کے کسی بیگناہ کو لاپتہ نہیں کرپائیگا، اس قوم کا کوئی بچہ کسی لینڈ مائین کا شکار نہیں ہوگا، اس قوم کی کوئی ماں بسرو بی بی نہیں بنیگی، اس قوم کی تاریخ اور ثقافت اور زبان کی عزت ہوگی---

اسلیئے پشتون تحفظ موومنٹ نے مسائل اور معاملات کی بنیاد تک پہنچ کر موجودہ شکل اختیار کی جو کچھ سیاسی طور پر فارغ یا کنویں کے مینڈکوں کی سمجھ میں نہیں آرہا---

پشتون تحفظ موومنٹ اپنے راستے سے بھٹکی نہیں ہے بلکہ اس تحریک نے وقت کیساتھ ساتھ قومی معاملات کو سمجھ کر ان کو مضبوطی کیساتھ تھام کر اپنا راستہ مزید درست اور واضح کیا ہے---

(وقت کیساتھ ساتھ جب مزید اسٹڈی ہوگی تو یہ تحریک مزید مضبوط ہوگی)

#شیراز_خان_مہمند

کچھ لوگ بار بار تکرار اور اعتراض کرتے ہیں کہ پشتون تحفظ موومنٹ چند مطالبات سے شروع ہوئی اور اب اس کے نعرے بڑے ہوتے جارہے ہیں ان کی حرکت وسیع ہوتی جارہی ہے---

یہ وہی لوگ ہیں جن کی سوچ کسی سیاسی پارٹی کے منشور میں درج تعلیم، صحت اور روزگار تک جاتی ہے یا پھر یہ ذیادہ سے ذیادہ کسی تنظیم میں رہ چکے ہیں جو چھوٹے چھوٹے معاملات پر دھرنے دیتی ہو---

سڑک، پل، عمارات، چھوٹے معاملات پر دو دو گھنٹے احتجاج کرنے والی جماعتیں اور تنظیمیں اب بھی موجود ہیں تو یہ تمام صاحبان ان تنظیموں میں ہی رہیں کیونکہ پشتون تحفظ موومنٹ ان کی عقل سے بہت آگے کی چیز ہے---

پشتون تحفظ موومنٹ جیسی تحاریک کسی قوم میں صدیوں بعد پیدا ہوتی ہیں---

اس وقت پشتون تحفظ موومنٹ واحد طاقت ہے جو دنیا کے ہر کونے میں موجود ہر پشتون پر اثر رکھتی ہے یہ کسی خاص جعرافیئے پر مشتمل تحریک نہیں ہے اور اس قسم کی تحریک کم از کم پچھلے دو سو سال میں اس خطے میں نہیں بنی---

بہت بڑی بڑی اور بہترین تحاریک یہاں بنی اور ان کی قربانیاں اور ان کا وجود لازوال اور انمٹ ہیں مگر وہ سب بدقسمتی سے ایک خاص جعرافیئے تک محدود رہی جبکہ پشتون تحفظ موومنٹ جعرفیائی قید سے نکل چکی ہے---

پشتون تحفظ موومنٹ اقوام کی بقاء کے نظریئے کی تحریک ہے اور اقوام کی بقاء کے معاملے میں کوئی تحریک یا کوئی فرد کسی انسان کے بنائے ہوئے آئین، قانون یا شرائط کا پابند نہیں ہوتا---

جب بات اقوام کی بقاء کی آتی ہے تو پھر سب سے پہلے فوری ضرورت کے تحت قوم کی خودمختاری اور آزادی ہوتی ہے اور اس کیبعد بنیادی انسانی حقوق اور اس کیبعد حقوق یعنی روٹی، سڑک اور پل کی بات آتی ہے---

اس وقت پشتونوں کو قومی بقاء کا مسئلہ درپیش ہے اور قومی بقاء سے مراد قومی پہچان، زبان، ثقافت، تاریخ، ادب، نئی نسلوں کا محفوظ مستقبل اور تحفظ سب کچھ ہے--- اور پشتون تحفظ موومنٹ قومی بقاء کیخاطر لڑرہی ہے چاہے وہ ریشل پروفائلنگ کیخلاف ہو، نصابی اور میڈیائی تسلط کے ذریعے نظریاتی یلغار کیخلاف ہو یا آپریشنز، لینڈ مائینز، وار اگینسٹ ٹیررزم کے نام پر جانی خطرات کیخلاف ہو---

پشتون تحفظ موومنٹ ایک قبیلے، ایک صوبے یا ایک ملک کی تحریک نہیں ہے یہ ایک قوم کی تحریک ہے---

پشتون تحفظ موومنٹ ایک قبیلے، ایک صوبے یا ایک ملک کے مسائل کے حل کیلئے نہیں بنی بلکہ یہ ایک قوم کے مسائل کے حل کیلئے بنی ہے---

پشتون تحفظ موومنٹ ایک قبیلے، ایک صوبے یا ایک ملک کی نمائندہ تحریک نہیں ہے بلکہ ایک قوم کی نمائندہ تحریک ہے---

اس تحریک کے سامنے بڑے اہداف ہیں جن میں پشتون قوم کو سیاسی طور پر باشعور اور منظم کرنا، پشتون قوم کو جعرافیوں سے بالاتر بحیثیت ایک قوم متحد کرنا، پشتونوں کو نظریاتی طور پر آزاد اور خودمختار بنانا، بین الاقوامی سطح پر پشتونوں کے کردار اور وقار کو بحال کرنا، بین الاقوامی سطح پر پشتونوں کے ترقی پسندانہ، پرامن اور معتدل چہرے کو متعارف کروانا، پشتون کو بحیثیت قوم دنیا میں ایک مثبت پہچان دلوانا جس کو کچھ لوگوں نے بہت نقصان پہنچایا ہے---

پشتون تحفظ موومنٹ اس وقت یہ تمام کام بخوبی انجام دے رہی ہے اور اپنے اہداف کی تکمیل کیطرف گامزن ہے اور انشاآللہ کامیابی پشتون تحفظ موومنٹ کی ہی ہوگی---

پشتون تحفظ موومنٹ کو سمجھ کر اس پر بات کریں---

موجودہ حالات میں پشتون تحفظ موومنٹ کیا کریگی اور اسے کیا کرنا چاہیئے ؟؟؟

پشتون تحفظ موومنٹ صرف منظور، علی وزیر، محسن کی یا ہماری یا چند افراد کی تحریک نہیں ہے پشتون تحفظ موومنٹ پوری قوم کی تحریک ہے پوری قوم کی نمائیندگی کررہی ہے---

ہمیں وقت کیساتھ قوم کو دیکھ کر آگے قدم بڑھانا ہے یہ ہماری ذاتی تحریک نہیں ہے جس کے فیصلے ہم اپنی ذات اور اپنے ذاتی حالات دیکھ کر کرینگے، یہ پوری قوم کی تحریک ہے اور اس تحریک کے فیصلے قوم اور قوم کے حالات دیکھ کر کیئے جارہے ہیں اور کیئے جائینگے---

میں نے پہلے بھی لکھا تھا کہ ہم ایک پتھریلے اور کانٹوں سے بھرے راستے پر ننگے پاوں چل رہے ہیں---

اس راستے پر ہم کبھی دوڑتے ہوئے جائینگے، کبھی آرام سے احتیاط کرتے ہوئے جائینگے--- منزل کیطرف جاتے ہوئے ہم بہت ٹھوکریں کھائینگے، زخمی ہونگے، گرینگے مگر رکینگے نہیں---

آرام سے چلینگے زخمی پیروں کیساتھ آہستہ قدم اٹھائینگے مگر ہمارا فوکس منزل پر ہوگا زخموں پر نہیں---

پشتون تحفظ موومنٹ جن حالات میں اٹھی ہے ان حالات میں اس تحریک کو صرف حق ہی نہیں لینا بلکہ ایکطرف قوم کی تربیت کرنی ہے اور دوسری طرف قوم پر لگے داغ دھونے ہیں اور اہم بات یہ کہ جن حالات میں یہ تحریک اٹھی ہے ان حالات میں کسی بھی جذباتی فیصلے کے باعث تحریک کی ناکامی قوم کی تباہی کا سبب بنیگی---

ہماری قوم بہت جلد باز اور جذباتی ہے اور اس میں کچھ غلط نہیں ہے کیونکہ جو ظلم اور جو وحشت اس سامراج نے اس قوم کیخلاف دکھائی ہے اس صورتحال میں قوم کا جذباتی ہونا فطری ہے مگر جناب قوم کو جذبات کیبجائے تحمل کیساتھ سیدھے راستے پر رکھنا پشتون تحفظ موومنٹ کی ذمہ داری ہے---

یاد رکھیں امن ہمارا نظریہ یا عقیدہ نہیں ہے بلکہ یہ وقت کی ضرورت ہے--- اس وقت پشتون قوم اتنے مسائل میں گری ہے اور سامراج کے انتہائی منظم یلغار کیبعد اتنی منتشر ہے کہ اس کو ایک میدان میں اکھٹا کرنے کیلئے بہت سارے جوانوں کو اپنا خون بہانا پڑیگا اور یہی تلخ حقیقت ہے---

ہمیں سب سے پہلے قوم کو اعتماد میں لین ہوگا قوم کو منظم کرنا ہوگا تب جاکر ہم کسی قابل ہونگے---

بخدا ہمیں اپنی ذات، اپنی جان کی کوئی پرواہ نہیں ہم تو اپنی ذات کو مار کر اور اپنی جان ہتھیلی پر رکھ کر نکلے ہیں کس لیئے ؟ قوم کیلئے---

ہمیں تو کوئی مسئلہ نہیں ہم بندوق بھی اٹھالینگے، ہم قوم کو کہ دینگے کو اٹھو اور قہرام مچادو مگر اس کے نتائج کا کسی نے سوچا ہے ؟؟؟

ہم تو آگے کھڑے ہوکر شوق سے سینوں پر گولیاں کھالینگے مگر قوم کو منظم کیئے بغیر ہمارے اس فیصلے سے قوم کا جو نقصان ہوگا اس کا زمہ دار کون ہوگا ؟ اس کی ذمہ دار صرف اور صرف تحریک اور اس کا جذباتی فیصلہ ہوگا---

جناب ہمارے سامنے پوری قوم ہے ہم نے پوری قوم کو ساتھ لیکر چلنا ہے اس قوم کی حفاظت یقینی بنانی ہے، ہمارے پچھلوں نے جذبات میں آکر جو فیصلے کیئے آج قوم اس کا خمیازہ بھگت رہی ہے ہم مزید قوم کو کسی جذباتی فیصلے، کسی ضد اور انا کی بھینت نہیں چڑھانا چاہتے---

ہم نے اپنا حق لینے کیساتھ ساتھ قوم کو یہ بھی سکھانا ہے کہ سیاست کیسے ہوتی ہے، کھٹن حالات میں فیصلہ سازی کیسے ہوتی ہے، زمانے کے تقاضوں کیساتھ چل کر زمانے میں Survive کیسے کرنا ہے، حالات کو اپنے قابو میں کیسے رکھنا ہوتا ہے اور دنیا کو یہ دکھانا ہے کہ پشتون ایک مہذب، سیاسی اور تعمیری سوچ رکھنے والے پرامن لوگ ہیں اور یہ جو لوگ ان پر الزامات لگاتے آرہے ہیں اصل میں فساد کی جڑ یہ خود ہیں---

پچھلے 72 سالوں میں پشتون قوم کی سیاسی تربیت نہ ہوئی نہ سامراج نے ہونے دی اسی لیئے آج پشتون برباد پڑے ہیں اب ہم یہ ہر گز نہیں کرسکتے کہ پشتون نسل کو سیاسی تربیت دینے کیبجائے جذبات میں آکر ایک وقتی حل پیش کریں اور وقتی طور پر تو قوم سے شاباشی لے لیں مگر پشتونوں کی نسل کو وہی پر چھوڑ دیں جہاں سامراج نے انہیں کھڑا کیا ہے---

ہم جو بھی قدم اٹھائینگے اس قدم سے پہلے ہزار بار سوچینگے کہ آیا یہ قدم قوم کے مفاد کیلئے بہتر ہے اور کیا اس قدم سے قوم کو مستقبل میں فائدہ ہوگا ؟؟؟

ہم قومی مفاد اور قوم کے مستقبل کو نظر میں رکھ کر سوچ سمجھ کر آگے بڑھ رہے ہیں تاکہ ہمارے کسی اقدام سے قوم کا نقصان نہ ہو---

ہم تمام تکالیف اپنے اوپر جھیلینگے اور اپنی تکالیف پر خاموش بھی رہینگے اف بھی نہیں کرینگے مگر قوم کو تکلیف سے دور رکھینگے اور اپنی ذاتی تکلیف کیلئے قوم کو خطرے میں نہیں ڈالینگے---

پشتون تحفظ موومنٹ کے بننے سے ایک سال پہلے 2017 میں پشاور میں ہم نے قسم کھائی تھی کہ جس راستے پر ہم قدم رکھا ہے اس راستے پر ہمارے سر کٹ جائینگے مگر ہم پیچھے نہیں ہٹینگے--- اس بات پر ذرا غور کریں کہ اگر ہم نے یہ قسم اٹھائی تھی تو ایسے ہی نہیں اٹھائی تھی بلکہ ہمیں معلوم تھا کہ جن لوگوں کے سامنے ہم جارہے ہیں وہ کسی بھی حد تک جاسکتے ہیں اور جب ہمیں یہ معلوم تھا کہ ہمیں موت آسکتی ہے تو یقینی بات ہے کہ ہم ان حالات کیلئے ذہنی طور پر پہلے سے تیار تھے---

کارکنان کسی احساس جرم کا شکار مت ہو--- آپ کے مشران، آپ کے بڑوں نے قسم کھائی ہے یہ ہم جان دینگے مگر قوم کو مزید لاوارثوں کیطرح مرنے نہیں دینگے--- کل کو اگر میری بھی جان چلی جائے تو میں یہی وصیت کرونگا کہ جب تک قوم منظم اور تیار نہ ہو تب تک کوئی جذباتی فیصلہ نہ کیا جائے----

میں نے دو دن پہلے اپنے ایک آرٹیکل میں کہا تھا کہ اچانک ایک جرنیل کو اطلاعات کے شعبے میں گھسانا اس بات کیطرف اشارہ کررہا ہے کہ ادارہ کوئی بڑا قدم اٹھانے والا ہے اور اس کو اطلاعات کے شعبے میں ایسا بندہ چاہیئے جو اس اقدام کو بھرپور طریقے سے Defend کرسکے اور آج عارف وزیر کا معاملہ آپ کے سامنے ہے--- یاد رکھیں وہ قدم عارف وزیر پر حملہ نہیں ہے بلکہ عارف پر حملے کے ردعمل میں جو ہوگا اس کیخلاف اقدام کی تیاری ہے--

لہذا سیاست سے کام لیں---

پشتون تحفظ موومنٹ قوم کی ایسی سیاسی تربیت کررہی ہے کہ انشاآللہ یہ قوم کبھی کسی کی محتاج نہیں بنیگی بس آپ جذبات سے دور رہیں جب جوش کی ضرورت ہوگی تب جوش سے کام لینگے اور جب ہوش کی ضرورت ہوگی تب ہوش سے کام لینگے---

پشتون تحفظ موومنٹ میدان میں کھڑی ہے اور قوم کو منظم کررہی ہے اور یقین مانیئے جس دن قوم منظم ہوگئی اس دن جذباتی اعلانات بھی ہوجائینگے۔۔۔

اس لیئے میں ہمیشہ کارکنان سے یہی درخواست کرتا ہوں کہ طارق جمیل، تبلیغی، کورونا کامیڈی، فضول ٹرینڈز وغیرہ کو چھوڑیں اور تحریک کے پرچار پر توجہ دیں قوم کو اکھٹا کریں اتحاد قائم کریں قوم کی ذہن سازی کریں اور قوم کو بڑے فیصلے اور بڑے اعلان کیلئے تیار کریں۔۔۔

ہم کھڑے ہیں۔۔۔

یہاں میں اتنا کہنا چاہونگا کہ اخلاقی میدان میں فتح بہت مضبوط فتح ہوتی ہے۔۔۔ طالبان اس سامراج کے اثاثے ہیں مگر غیر قانونی اثاثے ہیں اور غیرقانونی اثاثوں کیخلاف ایکشن ہم لے سکتے ہیں اس کیلئے ہمارا اخلاقی جواز بہت مضبوط ہے۔۔۔ طالبان اور دیگر مسلح تنظیموں کیخلاف قومی لشکر کا قیام عمل میں لایا جاسکتا ہے جس دن یہ اثاثے ختم ہوگئے اس دن کیبعد سامراج سہی معنوں میں کمزور ہوگا۔۔۔

کوئی بھی مذہب کسی انسان کے استحصال کا درس نہیں دیتا مگر ذاتی مفاد پرستوں کے بنائے ہوئے خودساختہ مذاہب انسانیت کے استحصال پر قائم رہتے ہیں۔۔۔

مذاہب دو قسم کے ہوتے ہیں۔۔۔

ایک Original مذہب اور دوسرا اس کی حسب ضرورت ایڈیٹ شدہ کاپی۔۔۔

مذہب کی ایڈیٹ کاپی اس کے چند پیروکار اپنے حساب سے بناتے ہیں تاکہ وقت کیساتھ ساتھ مذہب کو اپنے مفاد کیلئے استعمال کیا جاسکتے۔۔۔

اسلام میں بھی یہی ہورہا ہے---

ایک اصل اسلام ہے جس میں دشمن کے نہتے فوجی کو بھی مارنے سے روکا گیا ہے اور ایک اس کی ایڈیٹ کاپی ہے جس کے مطابق بازار میں بچوں، عورتوں، مزدوروں سب کو اپنے مقصد کیلئے اڑایا جاسکتا ہے---

اس حسب ضرورت ایڈیٹ شدہ اسلام نے یہاں حیوانیت اور منافقت مچارکھی ہے اور آج اسی پر بات کرونگا---

کہی جذبات میں آکر لوگ مجھے اسلام سے خارج نہ کردیں اسلیئے پہلے سے وضاحت کررہا ہوں کہ میں ان حیوانوں اور منافقوں کے خودساختہ ایڈیٹ شدہ شریعت پر بات کرونگا اصل اسلام پر میں بات نہیں کرونگا اور نہ ہی میں اتنا عالم ہوں کہ لوگوں کو دین اور مذہب پر درس دیتا پھروں ہاں مگر ایڈیٹ شدہ اسلام اصل میں سیاسی مقاصد کیلئے بنایا گیا ہے اسلیئے اس سیاسی اسلام کو میں خوب سمجھتا ہوں اور اس پر ہر طرح سے بات کرسکتا ہوں---

تو بسم اللہ کرتے ہیں---

ہمارے مخالفین بے حد کنفیوز ہیں، انتہاء درجے کے منافق ہیں یا پھر جہالت کی حد تک بیوقوف---

ایک نے لکھا کہ ارتغرل کا مطلب ہے "کر دکھانا" مگر جب ہم کہتے ہیں کہ ہم اٹھ چکے ہیں اور ہم اس قوم کو آزادی اور عروج دلواکر رہینگے تو وہی صواحب ہمیں کہتے ہیں کہ یہ نہیں ہوسکتا تم تو کیا کوئی بھی یہ نہیں کرسکتا مطلب جہالت کی انتہاء کہ ترک اٹھے تو "کر دکھانا" اور پشتون اٹھے تو "نہیں کرسکتے"

کچھ دن پہلے میں نے لکھا تھا کہ اگر پشتون نہیں ہونگے تو اس دنیا کے نقشے پر ہزار افغانستان اور ہزار پشتونخوا کی موجودگی فضول ہے اسی طرح پشتون نہیں ہونگے تو اس دنیا میں اسلام ہو یا عیسایت پشتون کو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔۔

اب منافقت کی انتہاء کہ صواحبان نے یہ نقشے اور افغانستان اور پشتونخوا والا جملہ Skip کردیا اور اسلام والے جملے کے پیچھے پڑگئے۔۔۔

بات بہت سیدھی ہے میں اگر قبر میں ہونگا تو میں اپنے سگے ماں باپ کے کام نہیں اسکتا تو کسی ترک، افریقی اور عرب کیساتھ کیا خاک اتحاد کرکے اسلام کی خدمت کرونگا ؟؟؟

اسی طرح جب پشتونوں کا وجود ہی نہیں ہوگا تو اس دنیا میں اسلام چلے یا عیسایت اس سے پشتونوں کو کیا ؟؟؟

میں نے لکھا تھا کہ پشتونوں کے مرنے سے ترکوں اور عربوں کو کوئی فرق نہیں پڑتا اسلیئے سب سے پہلے پشتون پھر کوئی اور۔۔۔

تو اب آپ پچھلے چالیس سال کا ریکارڈ اٹھا کر دیکھ لیں چالیس سال میں صرف ایک بار ترکوں، افریقیوں یا عربوں نے پشتون قوم کے قتل عام کیخلاف صرف ایک چھوٹا سا احتجاج بھی کیا ہے ؟؟؟

نہیں کیا۔۔۔

تو جب انہیں میرے استحصال سے فرق نہیں پڑتا تو میری طرف سے وہ جہنم میں جائے مجھے کیا ؟؟؟

کیا اسلام صرف پشتونوں پر لازم ہے ؟؟؟

کہ عربی شیخ اور ان کے بچے عیاشیاں کریں، ترکی کی عورتیں ادھ ننگی پھریں اور میرے جوان جہاد کریں میری بہنیں ذلیل ہوں---

کم از کم میں اس قسم کے خودساختہ اسلام کو نہیں مانتا آپ چاہے جو بھی کہیں مجھے ملحد کہیں یا دین بیزار---

میں تو یہی کہونگا کہ سب سے پہلے پشتون پھر کوئی اور---

ہم جب پشتون کی خودمختاری کی بات کرتے ہیں تو ان کے اسلام کو خطرہ بن جاتا ہے---

مجھے کوئی سمجھائے کہ یہ کیسا اسلام ہے جس کو پشتون کی خودمختاری سے خطرہ ہوتا ہے ؟؟؟

یہ کیسا اسلام ہے جس کو پشتون کی آزادی سے خطرہ ہوتا ہے ؟؟؟

یہ کیسا اسلام ہے جس کی بقاء پشتون کو غلام اور ذلیل رکھنے میں ہے ؟؟؟

یہ کیسا اسلام ہے جو ایک قوم کے استحصال کو جائز قرار دیتا ہے ؟؟؟

یہ ہے حسب ضرورت ایڈیٹ شدہ اسلام جسے ایک طبقے نے اپنے ذاتی مقاصد کے حصول کیلئے اپنے حساب سے ایڈیٹ کرکے یہاں رائج کررکھا ہے---

میں ان سے پوچھتا ہوں کہ کسی بھی قوم کے خودمختار ہونے سے کیا اس قوم کے اندر سے مذہب، عقائد یا نظریات ختم ہوجاتے ہیں؟؟؟

کیا ترکوں، عربوں اور بربروں کے خودمختار ہونے سے ان کے اندر سے اسلام ختم ہوگیا یا ان کی اپنی شناخت کیساتھ رہنے سے اسلام کو کوئی خطرہ بن گیا ؟؟؟

نہیں---

ترک اپنے ترکی میں رہتے ہیں مگر یہی منافق طبقہ ان ترکوں کو اسلام کے سپاہی کہتے ہیں---

عرب اپنے سعودی عرب یعنی ایک قومی بھی نہیں بلکہ ایک شخصی یا خاندانی نام کیساتھ رہتے ہیں مگر یہی طبقہ سعودی عرب کو پوجتا ہے---

ملیشین کو یہی طبقہ اپنا آئڈیل مانتا ہے---

دنیا میں بیسیوں مسلمان اقوام اپنی اپنی شناخت کیساتھ خودمختار زندگی گزار رہے ہیں مگر وہ نہ تو کافر ہیں، نہ ان سے مسلمان اتحاد کو خطرہ ہے نہ اسلام کو---

مگر جب پشتون اپنی شناخت کی بات کرتا ہے ایک قومیت کی بات کرتا ہے تو یہ ایڈیٹ شدہ خودساختہ اسلام غصے سے آگ بگولہ ہوجاتا ہے---

مجھے بتائیں کیا پشتون امریکیوں اور چینیوں سے بھی ذیادہ خطرناک ہیں جو الگ ہوکر اسلام کو تہس نہس کردینگے ؟؟؟

اگر تم کہتے ہو کہ مسلمان اتحاد کیلئے پشتون قومیت کیخلاف بات ہوتی ہے تو کیا یہ مسلمان اتحاد والا فارمولا صرف پشتونوں کیلئے ہے ؟؟ باقی اقوام ترقی کریں، آگے بڑھیں اور پشتون اس اتحاد کو بچانے کیلئے ذلالت کی پستیوں میں رہیں---

اہم سوال تو یہ ہے کہ اس اتحاد اتحاد کی رٹ نے میری قوم کو کیا دیا ہے ؟؟؟

میری قوم انصاف، تحفظ، عزت کو ترس رہی ہے---

میری قوم سے گھر اور روزگار چھین لیئے گئے---

میری قوم کے کئی علاقوں میں آج تک انڈسٹری، ٹرانسپورٹ، ائیرپورٹ، کالج، یونیورسٹی، بڑا ہسپتال، بینک تک نہیں ہیں---

میری قوم کو انٹرنیٹ، میڈیا اور موبائل فون سگنلز تک میسر نہیں---

میری قوم کو بجلی، گیس اور پانی تک میسر نہیں---

میری قوم کا وحشیانہ قتل عام ہوا اور ہو رہا ہے---

میری قوم پر تاریخ کی بدترین بمباریاں اور گولہ باریاں کی گئی---

میری قوم کی تاریخ، پہچان، ادب، ثقافت، نصاب، آباء و اجداد، زبان سب کچھ بدنام اور گمنام ہوچکا ہے---

میری قوم کے وسائل بے دردی سے لوٹے جارہے ہیں---

مجھے بتاو تو سہی کہ تمھارے اس اسلامی اتحاد نے میری قوم کو آج تک کیا دیا سوائے ذلالت اور رسوائی اور چیخ و فریاد کے ؟؟؟

اس اتحاد سے آج تک فائدہ صرف اور صرف قومیت سے فارغ اس ایک طبقے نے حاصل کیا ہے اور جناب میری قوم کو خدا نے اسلیئے پیدا نہیں کیا کہ میری قوم اپنے خون سے تمھاری پیاس بجھائے اور اپنے جسم کے گوشت سے تمھاری بھوک مٹائے---

یہ عجیب اسلام ہے کہ :

سالہاسال جب پشتون کا خون پانی کیطرح بہتا ہے تو اس اسلام کو خطرہ نہیں ہوتا مگر جب پشتون اس خونی کھیل کو روکنے کیلئے اٹھتا ہے تو سب سے پہلے اس ایڈیٹڈ اسلام کے ٹھیکیدار اسلام اسلام کے نعرے بلند کرتے ہوئے پشتونوں کیخلاف صف آراں ہونگے---

جب پشتون قوم کا بدترین استحصال ہوتا ہے تو اس ایڈیٹڈ اسلام کو کوئی خطرہ نہیں ہوتا مگر جب پشتون اپنے استحصال کا حساب مانگتا ہے تو پشتون کافر ہوجاتے ہیں---

جب پشتون قوم کو تقسیم کرکے اس ٹکڑے ٹکڑے کیئے جاتے ہیں تو اس ایڈیٹڈ اسلام کو کوئی خطرہ نہیں ہوتا مگر جب پشتون قوم ایک ہونے کی بات کرتی ہے تو ایڈیٹڈ اسلام کو خطرہ بن جاتا ہے---

جب پشتونوں پر وحشیانہ بارود برستا ہے تو ایڈیٹڈ اسلام کو کوئی فرق نہیں پڑتا مگر جب پشتون اس وحشت کیخلاف اٹھتا ہے تو اس ایڈیٹڈ اسلام کے 1800 ٹھیکیدار ایک جگہ میں جمع ہوکر فتوی جھاڑ دیتے ہیں کہ ہماری کی اجازت کے بغیر جنگ حرام ہے---

جب مجھ سے میرا گھر، روزگار، انصاف، تحفظ، عزت چھینی جاتی ہے تو ایڈیٹڈ اسلام کو کوئی خطرہ نہیں ہوتا مگر جب میں اپنے ان حقوق کا مطالبہ کرنے کیلئے اٹھتا ہوں تو سب سے پہلا فتوی آتا ہے کہ سب دین بیزار ہیں---

جب میری بہن، میری ماں، میری بچی خیمے میں ذلیل ہوتی ہے تو ایڈیٹڈ اسلام اپنا وقت Enjoy کرتا ہے اور جب میری وہی بہن، وہی ماں اور وہی بچی اپنے وقار اور اپنی عزت کیلئے تنظیم کی شکل میں اٹھ کھڑی ہوتی ہے تو یہ ایڈیٹڈ اسلام سامنے آکر کہتا ہے کہ عورت کا نکلنا حرام ہے---

جب میری تاریخ، میری ثقافت، میری زبان، میری پہچان، میرے آباء و اجداد گمنام اور بدنام ہوتے ہیں تو ایڈیٹڈ اسلام کو کوئی خطرہ نہیں ہوتا مگر جب میں اپنی تاریخ، اپنی ثقافت، اپنی زبان، اپنی پہچان، اپنے آباء و اجداد کی بات کرتا ہوں تو سب سے پہلے یہ ایڈیٹڈ اسلام سامنے آکر کہتا ہے تم قوم پرست ہو اور قوم پرستی کفر ہے---

جب میرے وسائل لوٹے جاتے ہیں اور مجھے محروم کیا جاتا ہے تو ایڈیٹڈ اسلام بے فکر ہوتا ہے مگر جب میں اپنے وسائل کی ملکیت کی بات کرتا ہوں تو مجھے مسلم اتحاد کا دشمن کہ کر دھتکارا جاتا ہے---

یہ کیسا اسلام ہے جس کی بقاء میرے استحصال میں ہے، یہ کیسا اسلام ہے جس کی نظر میں پشتونولی اتنی معذور ہے کہ پشتونوں کو اپنی زبان اور اپنی پہچان کے حق سے بھی محروم کردیا ہے ؟؟؟

یہ ہے طبقاتی اسلام جسے ایک طبقے نے اپنے لیئے ایڈیٹ کررکھا ہے---

اسے بغاوت کی انتہاء سمجھیں یا کچھ بھی میں تو واضح کہتا ہو کہ اگر تمھاری یہ خودساختہ شریعت میرا وجود اور میری پہچان مٹانے کی بنیاد پر قائم ہے تو میں پہلے تمھارے اس خودساختہ شریعت کی بنیادیں گراونگا---

عاطف توقیر کی اس نظم کے ایک جملے کیساتھ اختتام کرونگا کہ

"تمھارا خدا سنتا ہے یا دن ہوئے مرگیا ہے"

میں پھر واضح کردوں میں اصل اسلام پر بات کرتا ہوں نہ کرسکتا ہوں میں دینی اور مذہبی معاملات کو نہیں چھیڑتا مگر چند افراد یا ایک طبقے کیطرف سے ایک الگ مذہب بنایا گیا جسے اپنے مفاد اور عوام کو دھوکہ دینے کیلئے اسلام کا نام دیا گیا ہے اور یہی ایک طبقے کا اسلام عوام میں کنفیوژن پھیلاکر لوگوں کو اصل اسلام سے بھی دور کررہا ہے---

میری قوم کے جوانوں ؟

اصل اسلام اور ایک طبقے کے بنائے ہوئے خودساختہ Edit شدہ اسلام میں فرق جانیئے---

پورا پڑھنے کی درخواست کرونگا تاکہ سمجھ میں آسکے---

کیا موجودہ حالات واقعی قوم پرستوں اور مولویوں کی کھینچا تانی کا نتیجہ ہیں ؟؟؟

قومی بقاء تو بہت بڑی بات ہے کسی چھوٹے سے چھوٹے مسئلے کا حل بھی حرکت سے ہی ہوتا ہے--- حرکت انسانی ذندگی کی بنیاد ہے بے حرکت انسان یا بے حرکت معاشرہ مردہ کہلاتے ہیں اور ایک وقت کیبعد مٹ جاتے ہیں---

مگر مسئلے کے حل کیلئے حرکت کرنے سے بھی پہلے اس بات کا علم ہونا ضروری ہے کہ مسئلے کی بنیاد کیا ہے کیونکہ جب تک مسئلے کی بنیاد یا عوامل کا پتہ نہیں ہوگا تب تک مسئلہ حل نہیں ہوگا چاہے آپ جتنی بھی حرکت کرلیں---

اب کچھ مسائل ایسے ہوتے ہیں کہ جو فطرت کیخلاف جانے کیوجہ سے بنتے ہیں اور ان کا حل صرف اور صرف فطرت کے اصولوں کیمطابق چلنے میں ہی ہوتا ہے۔۔۔ ان مسائل کے معاملے میں آپ جتنا فطرت کیخلاف جائینگے اتنا ہی معاملہ بگڑیگا مثال کے طور پر آپ کپڑے دھوکر اسے کھلے میدان میں بارش میں لٹکائینگے تو وہ خشک نہیں ہونگے بلکہ مزید گیلے ہونگے۔۔۔

اسی طرح ایک قوم کی بقاء اور ترقی کیلئے چند فطری چیزوں کو لازم کرنا پڑتا ہے۔۔۔ جب تک ان فطری چیزوں کو لازم نہیں کیا جائیگا تب تک ایک قوم کی بقاء خطرے میں رہیگی اور قوم تنزلی کا شکار رہیگی۔۔۔

قوم کی فطری چیزیں کیا ہیں ؟؟؟

قوم کی پہچان، قوم کی زبان، قوم کی تہذیب و ثقافت، قوم کی تاریخ، قوم کا اپنا جعرافیہ، قوم کے اپنے معدنیات، قوم کی آزادی اور خودمختاری اور اتحاد۔۔۔

اب اگر ایک قوم کی اپنی زبان، اپنی پہچان، اپنی ثقافت، اپنی تاریخ گمنام ہونگے تو قوم متحد نہیں ہوگی بلکہ قوم کے افراد اغیار کی پہچان، زبان، ثقافت اور تاریخ کے پیچھے جائینگے اور وہ غیر کوئی بھی ہوسکتا ہے مختصر قوم کے مابین بنیادی پہچان کے حوالے اختلاف رہیگا اور جب قوم کی زبان، پہچان، تاریخ، ثقافت ایک نہیں ہونگے تو قوم قبیلوں میں تقسیم رہیگی اور جب قوم افرادی طور پر تقسیم ہوگی تو قوم جعرافیائی طور بھی تقسیم ہوجاتی ہے اور جب قوم جعرافیائی طور پر تقسیم ہوجاتی ہے تو قوم کے وسائل اور دولت تقسیم ہوجاتے ہیں اور جب قوم میں اس قسم کی تقسیم آجاتی ہے تو قوم مختلف جعرافیئے بناتی ہے جہاں کمزور ہونے کے باعث ان کا اختیار کسی اور کے ہاتھ میں چلا جاتا ہے یا پھر یوں کہ لیں کہ اپنے تحفظ کیلئے وہ خود کو کسی دوسری قوم کے حوالے کردیتے ہیں جہاں ان کا اختیار اور ان کی آزادی ان سے چھن جاتی ہے اور یوں غلامی کا دور شروع ہوجاتا ہے۔۔۔

جب ایک قوم خودمختار نہیں رہتی تو وہ قوم کسی بھی شعبے میں آگے نہیں جاسکتی اور بحیثیت قوم گمنام اور دنیا سے پیچھے رہ جاتی ہے اور تنزلی کا شکار ہوجاتی ہے اور یوں گمنامی کے راستوں پر وہ قوم فناء کیطرف جاتی ہے اور اس قوم کی بقاء خطرے میں پڑجاتی ہے---

درج بالا عوامل سے قوم کے وہی افراد باخبر ہوتے ہیں جو قومیت پر گہری نظر رکھتے ہو اور اپنی قوم کو قومیت کی بنیاد پر دنیا کے ساتھ اکھٹے کھڑا کرنا چاہتے ہو یعنی وہ لوگ جو قوم کی اپنی زبان، پہچان، تہذیب، ثقافت، تاریخ کی بات کرتے ہو اور قوم کو ایک شناخت کی بنیاد پر متحد کرکے قوم کو جعرافیائی طور پر خودمختار اور نظریاتی طور پر آزاد بناکر قوم کو معاشی طور پر مضبوط بنانے کی سعی کرتے ہوں جنہیں سامراج کی زبان میں "قوم پرست اور مسلمانوں کے سامراج میں قوم پرست کیساتھ کافر بھی کہا جاتا ہے" ---

میں پہلے بھی واضح کرچکا ہوں کہ قوم پرست یعنی قوم کی نظریاتی اور جعرافیائی خودمختاری کی خواہش رکھنے والا کوئی بھی ہوسکتا ہے وہ لبرل بھی ہوسکتا ہے، وہ مولوی بھی ہوسکتا ہے، وہ سیکیولر بھی ہوسکتا ہے، وہ مفتی بھی ہوسکتا ہے قومیت کسی خاص نظریئے یا عقیدے کی محتاج نہیں ہوتی اپنی قوم کی ترقی ہر نظریہ اور ہر عقیدہ اور ہر پیشہ رکھنے والے فرد کی خواہش ہوتی ہے چاہے وہ پیشہ ور ڈانسر ہو یا پیشہ ور بندوق بردار فوجی---

اب پشتون قوم کیساتھ بھی یہی مسئلہ ہے کہ پشتون قوم کو جعرافیائی طور پر تقسیم رکھنے اور اس طرح انہیں کمزور بنانے اور اس تقسیم کے ذریعے پشتونوں کے وسائل پر قبضہ برقرار رکھنے کیلئے پشتونوں کے مابین نظریاتی اختلاف پیدا کیا گیا---

پشتونوں کو ایک قوم ہونے کے باوجود جناح اور احمد شاہ، خوشحال اور اقبال، اردو اور پشتو، لاہور اور کابل میں تقسیم کیا گیا---

پشتون اس قدر نظریاتی طور پر تقسیم ہیں کہ آج خود اپنی ہی نسل "افغان" کو گالی دیتے ہیں جو کہ انسانی تاریخ کا سیاہ ترین المیہ ہے ایک قوم چاہے جتنی بھی نظریاتی غلام بن جائے اپنی ہی اصل اور نسل کو گالی صرف پشتون تاریخ کے حصے میں درج ہورہی ہے---

اب پشتون قوم کے ہر نظریئے اور ہر عقیدے سے تعلق رکھنے والے باشعور افراد پشتون قوم کو فطری اصولوں پر چلانے کیلئے پشتون قومیت، پشتون وحدت کا نعرہ لگاتے ہیں، اس کیلئے جدوجہد کرتے ہیں--- ان افراد نے ہر دور میں ہر لمحہ کوشش کی کہ پشتون قوم کو نظریاتی طور پر ایک کرکے ان کے جعرافیئے کو ایک کیا جائے، انہیں خودمختار اور آزاد بنایا جائے تاکہ وہ معاشی اور ذہنی ترقی کریں اور معاشی اور ذہنی میدانوں میں دنیا کی جدت میں اپنا حصہ ڈال سکیں مگر جناب سامراج کو یہ منظور نہیں ہے---

سامراج نے تو قوم کو نظریاتی طور پر تقسیم ہی اسلیئے کیا ہوتا ہے کہ قوم پر قبضہ برقرار رکھا جاسکے اور مقبوضہ قوم کے وسائل لوٹ سکے اور مقبوضہ قوم کے جعرافیہ کو تجارتی اور دفاعی لحاظ سے اپنے مفادات کیلئے استعمال کرسکے وہ کیسے برداشت کرسکتا ہے کہ قوم نظریاتی اور جعرافیائی طور پر خودمختار اور آزاد ہو اسلیئے قوم کو نظریاتی اور جعرافیائی طور پر آزاد اور خودمختار بنانے والوں کو روکنے کیلئے سامراج ان افراد کو خود بھی نشانہ بناتا ہے اور قوم کے اندر چند قوم فروشوں اور عقل کے اندھوں کو بھی استعمال کرکے ان قومیت کی بات کرنے والوں کو کمزور کرتا ہے اور قوم کو کنفیوز اور تقسیم رکھتا ہے---

اس مقصد کیلئے سامراج قوم کے اندر قوم پرستوں کے مقابلے میں قوم فروشوں کو کھڑا کرتا ہے---

قوم پرست لبرل کیخلاف قوم فروش لبرل، قوم پرست مولوی کیخلاف قوم فروش مولوی، قوم پرست مفتی کیخلاف قوم فروش مفتی، قوم پرست سیکیولر کیخلاف قوم فروش سیکیولر، قوم پرست لکھاریوں کیخلاف قوم فروش لکھاری اور یوں ان کے ذریعے قوم پرست عوام کے کیخلاف قوم فروشوں کی باتوں پر دھوکہ کھانے والی عوام---

اور یوں اس تقسیم کا فائدہ اٹھا کر سامراج قوم کو آپس میں مصروف رکھ کر اپنے مفادات پورے کرتا ہے---

یاد رہے ایک قوم کی بقاء اور ترقی صرف اور صرف تب ممکن ہے جب وہ جعرافیائی طور پر خودمختار اور ذہنی اور فکری طور پر آزاد ہو اور قوم خودمختار اور آزاد تب ہوتی ہے جب قوم متحد ہوتی ہے اور قوم متحد تب ہوتی ہے جب قوم نظریاتی طور پر ایک ہو اور قوم نظریاتی طور پر صرف اپنی زبان، پہچان، تہذیب، ثقافت اور تاریخ سے ہی ایک ہوسکتی ہے---

موجودہ حالات قوم پرستوں اور مولویوں کی کھینچا تانی کا نتیجہ نہیں ہیں بلکہ قوم فروشوں کی قوم فروشی کا نتیجہ ہے جو نہ خود قوم کیلئے کچھ کرتے ہیں اور نہ قوم پرستوں کو کچھ کرنے دیتے ہیں--- قوم پرستوں کی جنگ کسی مولوی یا لبرل کیخلاف نہیں ہے بلکہ قوم پرستوں کی جنگ سامراج اور قبضہ گر کیخلاف ہے مگر افسوس کہ قبضہ گر نے ان قوم فروشوں کو آگے کیا ہوا ہے اور ان کے ذریعے پشتونوں کو آپس میں مصروف رکھا ہے---

اور جناب یہ کھینچا تانی نہیں ہے بلکہ قومی بقاء کی جنگ ہے جس میں قوم پرست عین فطری اصولوں پر کاربند ہیں یعنی حرکت کررہے ہیں اور قوم کو ذندہ رکھنے کی کوشش کررہے ہیں جبکہ دوسرا طبقہ فطرت کیخلاف جاکر قوم کو خاموش اور بے حس کرنے کی کوشش کرکے قوم کو مارنا چاہتا ہے---

میں چونکہ کوئی غیرمہذب یا غیراخلاقی الفاظ استعمال نہیں کرتا اسلیئے نام لیکر بات کرتا ہوں---

محترم بھائی حیات پریغال سے گزارش کرونگا کہ صرف الزام لگانے یا مسئلے کی نشاندہی کرکے قوم کو کنفیوز مت کریں بلکہ پہلے خود معاملات پر غور کریں، پھر قوم کو مسائل اور مسائل کی بنیاد سے آگاہ کریں اور پھر قوم کو اس کا حل بھی بتائیں اور حرکت کا راستہ بھی سمجھائیں---

قوم پرست اور مولی کی کھینچا تانی پر پورا معاملہ ڈال کر آپ قوم کو مزید تقسیم کررہے ہیں، قوم کے اندر دو طبقوں کے مابین دوریاں اور نفرت بڑھارہے ہیں اور سب سے بڑی بات سامراج کو پاک صاف کرکے معاملے میں بیگناہ ثابت کررہے ہیں نادانستہ---

اپنی طاقت کو سمجھیئے اور قوم کو بنائیے---

#شیراز_خان_مہمند

قوم پرست اور ملا ایک دوسرے کے خلاف کیوں ہیں ؟؟؟

کیا قوم پرستوں سے دین کو خطرہ ہے یا دین سے قوم پرستوں کو خطرہ ہے ؟؟؟

قوم پرستی کیا ہے اس کی وضاحت میں کئی بار کرچکا ہوں-- چیزوں کو غور سے، باریک بینی سے اور مکمل سمجھ کر دیکھیں---

قوم پرستی اپنے آپ میں کوئی نظریہ نہیں ہے بلکہ یہ ایک فطری چیز ہے جو ہر انسان میں پیدائشی ہوتی ہے--- ہر انسان پیدائشی قوم پرست ہوتا---

اپنی زمین، اپنے لوگوں اور اپنی ثقافت سے محبت انسان کو نہ بھی سکھائی جائے تب بھی وہ ان سے پیار کریگا کیونکہ یہ اس کی فطرت ہوتی ہے جبکہ مذاہب اور دیگر نظریات کیطرف لانے کیلئے انسان کی باقاعدہ تربیت کیجاتی ہے--- ایک ہی قبیلے کے دو افراد چاہے دو مختلف مذاہب سے ہوں مگر زمین، وسائل، حدود، زبان اور ثقافت دونوں کی ایک ہوگی اور دونوں ان سے یکساں محبت کرینگے---

ملا ہو، پادری ہو یا پنڈت ہو آپ اس میں کسی کے بھی زمین اور وسائل پر قبضہ کریں، کسی کے بھی خاندان اور قبیلے کو گالی دیں، کسی کے بھی قبیلے کے افراد پر ظلم کریں وہ اس سب کیلئے لڑیگا۔۔۔

قومیت اور مذہب دونوں الگ چیزیں ہیں مگر ایک دوسرے کی نفی نہیں کرتے۔۔۔

کوئی بھی مذہب کسی قوم کی نفی نہیں کرتا اور کوئی بھی قوم کسی مذہب کی نفی نہیں کرتی ایک مذہب میں کئی اقوام آسکتی ہیں اور ایک قوم میں کئی مذاہب کے ماننے والے ہوسکتے ہیں۔۔۔

قومیت انسان میں پیدائشی ہوتی ہے مگر مذاہب اور نظریات کے معاملے میں انسان آزاد ہوتا ہے۔۔۔

ہاں یہ بات ہے کہ قومیت نہیں بدلی جاسکتی کیونکہ وہ آپ کی شناخت ہوتی ہے جبکہ مذہب اور دیگر نظریات میں رد وبدل کیا جاسکتا ہے۔۔۔

جیسے اگر میں مسلمان سے ہندو یا عیسائی یا سکھ ہوجاوں تب بھی میں پشتون ہی رہونگا آسان مثال ہمارے باجوہ صاحب ہیں کہ یہ صاحب مسلمان ہیں مگر نام کیساتھ باجوہ لکھتے ہیں جبکہ دوسری طرف باجوہ خاندان کے سکھ بھی اپنے نام کیساتھ باجوہ لکھتے ہیں۔۔۔

تو قومیت اور مذہب کا موازنہ بالکل ہی غلط اور ایک بیووفانہ سوچ ہے۔۔۔

اب کچھ لوگ کہتے ہیں اور میں خود بھی کہتا ہوں کہ قوم پرستی میرا نظریہ ہے۔۔۔

جیسا میں نے کہا کہ قوم پرستی ہر انسان میں پیدائشی ہوتی ہے یہ بذات خود کوئی نظریہ نہیں ہے یہ ایک فطری چیز ہے مگر قوم کے بعض افراد قومیت کی بنیاد پر تنظیم بناتے ہیں اور سیاست کرتے ہیں قوم کی سیاست جاری رکھنے کیلئے تو ایسے لوگوں کیلئے قوم پرستی باقاعدہ اور واحد نظریہ

بھی بن جاتا ہے اور یہ ساری ذندگی قوم پرستی کے پرچار میں گزارتے ہیں اسلیئے ایسے لوگ کہہ سکتے ہیں کہ قوم پرستی میرا نظریہ ہے---

اب آتے ہیں اس طرف کہ قوم پرستوں کو دین سے یا دین کو قوم پرستوں سے خطرہ ہے ؟؟؟

اس کا سیدھا جواب ہے "نہیں" انگریزی میں زور دیکر کہا جاتا ہے A Big No ---

قوم پرست کسی مذہب اور نظریئے سے صرف نظر قوم کی فلاح، ترقی، بقاء اور حفاظت کی بات کرتے ہیں-- قوم پرست قوم کی خوشحالی کیلئے جدوجہد کرتے ہیں (یہاں قوم پرستوں سے مراد قومیت کی بنیاد پر سیاست کرنے والے ہیں اور سوال میں بھی انہی کیطرف اشارہ ہے)---

اب قوم میں سب آتے ہیں چاہے وہ مسلم ہو یا کوئی غیرمسلم، سیکیولر ہو، لبرل ہو، ملا ہو، مفتی ہو، امیر ہو غریب ہو، کالے ہو یا گورے سب کے سب قوم میں شمار ہوتے ہیں اگر ان سب کا تعلق ایک قوم سے ہو-- قوم پرست سیاستدان بحیثیت قومی رہنماء قوم کا وسائل قوم پر خرچ کرتے ہیں اور پھر اس میں یہ نہیں ہوتا کہ کس کو کتنا دینا ہے کیونکہ پہلے قوم ہوتی ہے دیگر نظریات بعد میں ہوتے ہیں-- ایک قوم پرست پکے مسلمان بھی ہوسکتے ہیں، دینی مدارس سے فارغ شخص بھی قوم پرست ہوسکتا ہے کیونکہ قوم پرستی کا مطلب ہے اپنی قوم کو اس کے اپنے تشخص کیساتھ دنیا کے برابر کھڑا کرنا، اس کو ترقی دلوانا، اور اس کی فلاح اور یہ سب پر لازم ہے چاہے وہ ملا ہو یا لبرل ہو اور پشتون تحفظ موومنٹ میں بھی اس وقت آپ کو یہ تمام افراد قوم کی بات کرتے نظر آئینگے---

کیونکہ جب قوم ہوگی اور قومی آزادی ہوگی تب ہی قوم کے افراد دیگر نظریات کا پرچار کرپائینگے جب قوم ہی نہیں ہوگی تو مذہب، قوم پرستی، جعرافیہ سب بیکار ہیں---

اسی طرح قوم پرستوں کو بھی مذہب سے کوئی خطرہ نہیں ہے کیونکہ کوئی بھی مذہب قومیت کی نفی نہیں کرتا-- یاد رکھیں قومیت کی بنیاد پر اپنی خودمختار ذندگی اور نفاق میں فرق ہوتا ہے--- اسلام نے کہا ہے کہ نفاق مت پھیلاو متحد رہو مگر اسلامی اتحاد کا مطلب یہ نہیں ہے کہ عرب کے

مسلمان، سینٹرل ایشیاء کے مسلمان اور افریقہ کے مسلمان دنیا کے نظام اور حالات کو نظرانداز کرکے اپنی سرحدیں اکھاڑ پھینک دیں یا پھر سارے پشتون عرب بن جائیں یا سارے عرب پشتون بن جائیں اگر تمام مسلمانوں نے ایک ہی روایات، ثقافت، زبان اور جعرافیہ اپنانا ہے تو پھر اسلام دیگر اقوام کی نفی کرتا مگر ایسا نہیں ہے-- اپنی پہچان کیساتھ خودمختار وطن ہر قوم کا بنیادی انسانی حق ہے اور کوئی بھی مذہب انسانوں کو کسی انسانی حق سے محروم نہیں کرتا-- اپنے وسائل کا اختیار اور قومی خودمختاری کی آزادی کیلئے قومیت کے نام پر اسلام کے علماء کے فتوے موجود ہیں جن کو بطور ثبوت انشآاللہ میں آئیندہ چند دنوں میں سامراج پر لکھتے وقت تحریر میں پیش کرونگا--

اب یہ سوال موجودہ اختلافات کی بنیاد پر ہوا ہے تو جناب موجودہ وقت میں قوم پرستوں اور ملاوں کے مابین اختلافات کا دین اور قوم پرستی سے کوئی تعلق نہیں ہے---

موجودہ اختلاف اصل میں سامراجی کارندوں اور قوم پرستوں کے مابین ہے اور یہ اختلاف ہر لیول پر ہے---

یہ تو فطری بات ہے کہ قوم پرست اور سامراج ہمیشہ سے ایک دوسرے کے اولین دشمن تھے ہیں اور رہینگے کیونکہ سامراج قبضہ گر ہوتا ہے اور قوم پرست قوم کی خودمختاری کی بات کرتے ہیں---

ہمارے ہاں چونکہ اسلام کثرت میں ہے اور اولین مذہب ہے اور بہت مضبوط بھی اور ہمارے مولوی حضرات اس معاملے میں تھوڑے جذباتی بھی ہیں اسلیئے یہاں لوگوں کو صرف ملا اور قوم پرست کا اختلاف ذیادہ نظر آرہا ہے پر اگر غور کیا جائے تو یہ اختلاف ہر لیول پر ہے-- سامراجی لبرلز قوم پرست لبرلز کے مدمقابل ہیں، سامراجی ملاء قوم پرست ملا کے مدمقابل ہے اور یو سامراج As a Whole قوم پرستوں کے مدمقابل ہے---

سامراج جب بنتا ہے تو مذہب کو ہتھیار بناتا ہے اور یہ میں صرف موجودہ سامراج یا اسلام کی بات نہیں کررہا بلکہ ہر سامراج یہی کرتا ہے انگریز جب افریقہ پر حملہ آور ہوئے تو انہوں نے اپنے ساتھ بائبل باندھ رکھے تھے تاکہ افریقی عیسائی ان پر حملہ نہ کریں اور یہی سب اس سامراج میں بھی ہورہا ہے---

موجودہ سامراج نے بھی مذہب کو ہتھیار بنایا جیسے پاکستان کا مطلب کیا لاالہ اللہ اور پاکستان 27 رمضان کو بنا اور مسلمان آپس میں بھائی بھائی وغیرہ وغیرہ-- اس کیبعد مقبوضہ اقوام کی زمینوں پر خاص طور پر پشتونخوا میں سامراج نے چند مفاد پرست اور قوم فروش لوگوں کو بھی اور دین فروش مذہنی نمائیندوں کو بھی اپنے ساتھ ملایا اور ان کے ذریعے اپنے مفادات پورے کیئے جن سے آپ سب خوب واقف ہیں---

سامراج نے ہر طبقہ فکر سے لوگوں کو اپنے ساتھ ملایا تاکہ قوم پرستوں میں اس طبقے کو ان کے ذریعے کاٹ سکیں جیسے قوم پرست سیاستدانوں کے مقابلے میں قوم فروش سیاستدان، قوم پرست لکھاریوں کے مقابلے میں قوم فروش لکھاری، قوم پرست Motivators کے مقابلے میں قوم فروش Motivators اور ان سب کیخلاف بھی قوم پرست نبردآزماں ہیں اور کچھ دن پہلے میری ایک تحریر سامنے ہے جس میں، میں نے ان قوم فروش Clean Shaved لوگوں کی نفی کی تھی---

مگر یہاں سوال صرف ملا کا ہوا ہے اسلیئے مثال صرف قوم فروش ملا کی دونگا--

ریاست کا مفاد تھا تو روس کیخلاف امریکہ کو اہل کتاب قرار دیکر اس کیساتھ مل کر جہاد کرنے کو جائز قرار دیا، پشتونوں پر ڈرون حملے ہوتے رہے تو یہ سب خاموش تھے مگر جب اس کیخلاف ردعمل آنے لگا تو یہ سب اکھٹے ہوگئے اور فتوہ دیدیا کہ حکومت مسلمان ہو تو ریاست کی اجازت کے بغیر جہاد جائز نہیں ہے جبکہ یہی علماء افغانستان میں مسلمان حکومت کیخلاف جہاد کو لازم قرار دیتے رہے---

ان سب کے مقابلے میں قوم پرست ملا بھی سامنے رہے جنہوں نے دین کیساتھ ساتھ قوم کی بات بھی کی اور ان فتووں کی نفی کی مگر سامراج نے ان سب کو یا تو بدنام کروادیا یا مروادیا---

تو جناب معاملہ قوم پرست بمقابلہ ملا کا نہیں ہے معاملہ قوم پرست مقابلہ سامراج ہے اور سامراج کا آلہ کار جو بھی ہوگا قوم پرستوں سے ان کا اختلاف رہیگا چاہے وہ ملا ہو یا لبرل یا سیکولر اور قومیت کی بات کرنے والے ملا بھی سامراج کے مقابل رہینگے---

یہ مت بھولیں کہ قومی حق کیخاطر موجودہ تحریک میں دوسری گرفتاری مولانا روید نے دی، سب سے ذیادہ سختیاں عمر کے آخری حصے میں ملا بہرام نے سہی اور ملا طاہر کی قربانیاں کسی سے چھپی نہیں ہیں---

ان کیساتھ ہی جو ملا نہیں ہیں ان میں پہلی گرفتاری حیات نے دی، سب سے ذیادہ سختیاں عمر کے آخری حصے میں پروفیسر اسمعیل نے سہی اور دیگر کارکنان کی قربانیاں سب کے سامنے ہیں---

تو ملا ہو یا لبرل قومیت کی بات سب مل کر کرتے ہیں جب تک وہ سامراج کے آلہ کار نہ ہوں---

قوم پرستی اور مذہب ایک دوسرے سے مختلف ہیں مگر ایک دوسرے کی نفی نہیں کرتے---

ہاں جیسے خودساختہ ملا ہوتے ہیں اسی طرح کچھ خودساختہ قوم پرست بھی ہوتے ہیں جنہیں قوم پرستی کی مکمل تعریف کا علم نہیں ہوتا--- ان کے مطابق قوم پرستی کا مطلب دیگر اقوام سے الگ تھلگ ذندگی گزارنا، خود کو بہتر اور دوسروں کو کمتر سمجھنا---

کچھ قوم پرستوں کی نظر میں صرف قومیت کے نام پر الیکشن لڑنا اور قومی زبان میں بات کرنا قوم پرستی ہوتی ہے---

اور کچھ کیمطابق قوم پرستی الحاد کا دوسرا نام ہے---

یہ سب کے سب غلط ہیں یہ قوم پرستی کی تعریف نہیں ہے لہذا ویسے ملا اور ایسے قوم پرست دونوں قومی اخلاق کی نفی کرتے ہیں---

تو امید ہے اس تحریر اور قوم پرستی کے حوالے سے میری پچھلی تحاریر نے آپ کے ذہنوں کو تھوڑا وسیع کردیا ہوگا۔۔

ماسٹر صاحب کے سوالات

کسی عام انسان کیطرف سے اس قسم کے سوالات کا آنا معمولی بات ہے مگر جب ایک ٹیچر کیطرف سے اس قسم کے سوالات سامنے آئیں تو مجھے لگتا ہے کہ ہمارے بچوں کا مستقبل انتہائی خطرے میں ہے---

حصہ اول :

سوال 1 : کیا پاکستان کی نسبت جنگ زدہ افغانستان میں آپکو اپنی زندگی اور کیریئر محفوظ اور روشن نظر آرہے ہیں ؟؟؟

جواب : افغانستان کو چھوڑیں فالحال معاملہ یہ ہے کہ پاکستان کے اندر ہمارا وطن یعنی پشتونخوا جنگ زدہ ہے--- کیا پاکستان کے اندر ہم جنگ سے بچ گئے ہیں ؟؟؟ کیا یہاں ہماری جانیں محفوظ ہیں ؟؟؟ کیا یہاں آئے روز ہم ٹارگٹ کلنگ، بم دھماکوں، کولیٹرل ڈیمیج، وار اگینسٹ ٹیررزم اور کئی ناموں سے نہیں مارے جارہے ؟؟؟ کیا یہاں ہمارا آباد وطن کھنڈر کا منظر پیش نہیں کررہا ہے ؟؟؟ کیا یہاں ہمارے شہر فوجی چھاونیوں کے منظر پیش نہیں کررہے ؟؟؟ کیا ہمارے پہاڑوں کی چوٹیاں فوجی قلعوں میں تبدیل نہیں ہوگئی ؟؟؟ کیا یہاں "نو گو ایریاز" نہیں ہیں ؟؟؟

اس وقت تو جناب ہمارا حال تباہ اور مستقبل قبر میں دکھائی دے رہا ہے---

اب جناب ذندگی یعنی بقاء دو قسم کی ہوتی ہے ایک انفرادی دوسری اجتماعی یعنی قومی---

یہاں پر ہماری انفرادی اور قومی دونوں بقاء شدید خطرے میں ہے--- انفرادی طور پر بھی ہم مارے جارہے ہیں، ہمارے بچے روز لینڈ مائینز میں معزور ہورے ہیں، اور قومی سطح پر بھی ہماری زبان، پہچان، ثقافت، تاریخ، ادب، تہذیب، آباء و اجداد سب کچھ گمنام اور بدنام کردیا گیا ہے اور پشتون قوم سے ان کی شناخت چھین کر ایک درندہ اور حیوان گروہ (طالبان) کے نام کردی گئی ہے--- دو سال پہلے تک یہاں پشتون صرف مر نہیں رہا تھا بلکہ گمنامی اور بدنامی کی موت مررہا تھا جس کو اب پشتون تحفظ موومنٹ نے روک دیا ہے---

اب جہاں تک کیریئر کی بات ہے تو پشتون یہاں کیریئر بناسکتے ہیں مگر اپنی عزت، آزادی اور قوم کی قیمت پر یعنی یہاں پشتون کو اگر کچھ پانا ہے تو اسے پہلے اپنی قومی عزت، آزادی اور قومیت کو چھوڑنا ہوگا اگر وہ یہ سب نہیں چھوڑیگا اور قوم کی بات کریگا تو جناب ہمارے سامنے کئی ایسی مثالیں موجود ہیں کہ قومیت کی بات کرنے پر ان کا بنا بنایا کیریئر ختم کروادیا گیا تو اگر آپ کو عزت کے بدلے کیریئر عزیز ہے تو آپ بسم اللہ کریں مراد سعید والا کیریئر آپ کا انتظار کررہا ہے---

ہم تو بس اتنا جانتے ہیں کہ اس وقت اگر پشتون لر او بر میں جنگ زدہ اور غیرمحفوظ ہے تو اس کی سب سے بڑی، بنیادی اور واحد وجہ یہ ہے کہ پشتون لر او بر میں تقسیم ہے اور تقسیم ہونے کیوجہ سے کمزور ہے---

ماسٹر صاحب آپ نے شائد اسکول میں بچوں کو اتحاد و اتفاق والی کہانیاں بہت پڑھائی ہو جن میں وہ والی کہانی بھی شائد پڑھائی ہوگی کہ "ایک شخص کے چار بیٹے ہوتے ہیں جو ہر وقت آپس میں ایک دوسرے سے لڑتے ہیں۔ ایک دن ان کا باپ ان سے الگ الگ لکڑیاں لانے کو کہتا ہے۔ جب وہ

سب لکڑیاں لاکر اپنے باپ کے سامنے رکھ دیتے ہیں تو ان کا باپ ان سے کہتا ہے کہ ایک ایک لکڑی کو توڑو تو وہ توڑ دیتے ہیں پھر ان کا باپ ان سے کہتا ہے ان تمام لکڑیوں کو اکھٹا باندھ کر ان کو توڑو۔ وہ سب بہت کوشش کرتے ہیں مگر اکھٹی لکڑیوں کو نہیں توڑ پاتے---" مگر چونکہ ماسٹر صاحب کے سوالات سے اندازہ ہورہا ہے کہ وہ خود بھی رٹہ سسٹم سے ہیں اسلیئے اس قسم کے سبق پڑھانے کے باوجود خود یہ سبق ان کے بھی سر کے اوپر سے گزر جاتے ہیں---

سوال 2 : کیا افغانی پاکستان کے شناختی کارڈ کیلئے لاکھوں کی رقم خرچ نہیں کرتے ؟ کیوں ؟ حالانکہ ان کا تو اپنا وطن ہے---

جواب : صرف افغانی نہیں بحیثیت افغان یا چلیں آپ کی تسلی کیلئے کہ دیتا ہوں بحیثیت پشتون اس وقت جعرافیوں یعنی افغانستان و پشتونخوا سے قطع نظر ہر پشتون دوسرے ممالک میں جاکر ملازمت کررہا ہے وہاں مزدوری کررہا ہے---

کوئی یورپ، کوئی امریکہ، کوئی عرب، کوئی لاہور تقریباً دنیا کے ہر ملک میں اس وقت پشتون مزدوری کررہے ہیں اور یہاں اپنے وطن میں اپنے گھروالوں کو پال رہے ہیں---

کیوں ؟؟؟

کوئی یورپی، امریکی یا عربی پشتون وطن میں مزدوری کرنے کیلئے کیوں نہیں آتا ؟؟؟

کیا یورپی، امریکی اور عربی خدا کو پشتونوں سے ذیادہ پیارے ہیں یا پشتون کوئی اچوت قوم ہے جسے خدا نے اتنا کنگال پیدا کیا ہے کہ اس کا اپنا وطن خود اس کو نہیں پال سکتا---

ایسا کچھ نہیں ہے جناب---

پشتون وطن کو خدا نے خزانوں، وسائل اور دولت سے اتنا نوازا ہے کہ پوری دنیا پشتون کی محتاج ہوسکتی ہے صرف ایک مثال کے ذریعے سمجھاسکتا ہو کہ اس وقت عرب میں صرف عراق، سعودی عرب اور کویت دنیا کے 45% تیل کے مالک ہیں پورا عرب دوسری طرف جبکہ یہاں صرف وزیرستان میں پورے مشرق وسطہ سے ذیادہ تیل موجود ہے یعنی پشتون وطن دنیا کے 50% سے ذیادہ تیل کا مالک ہے اور اس کی تصدیق 1946 میں برٹش اور 2014 میں راحیل شریف کے سرویز کرچکے ہیں اور یہی سرویز ضرب عضب آپریشن کیوجہ بنے تھے---

مگر حالت یہ ہے کہ پشتون خود دنیا کے محتاج ہیں---

کیوں ؟؟؟

کیونکہ پشتون وطن کو تقسیم کرکے پشتون کو بحیثیت قوم تقسیم اور کمزور کرکے ان کے وسائل لوٹ لیئے گئے اور موجودہ مسائل ان پر Impose کردیئے گئے---

اس وقت پشتون قوم کو جو مسائل درپیش ہیں وہ مسائل قدرتی، یا فطری نہیں ہیں بلکہ یہ تمام مسائل ان پر Impose کیئے گئے ہیں اور اس وقت جس حالت میں پشتون نظر آرہے ہیں یہ حالت ان کی تب بنی جب ان کے وسائل ان سے لوٹ لیئے گئے---

پنجاب میں نہ کوئی ڈیم ہے نہ دریا مگر وہاں بڑی انڈسٹریز چل رہی ہیں پشتون کی بجلی سے، وہاں خام مال پشتون کا ہے جس کی مثال فیصل آباد گیس ریفائنری ہے جس کو گیس کرک سے جاتی ہے، لاہور کی میوہ منڈی ہے جس میں تمام مال پشتونخوا سے آتا ہے، تجارتی پوزیشن ہے جو پشتونخوا کا ہے اور بہت کچھ جس پر میں پہلے بھی بہت تفصیل کیساتھ لکھ چکا ہوں دوبارہ لکھ کر قارئین کو تنگ نہیں کرنا چاہتا-- کہنے کا مقصد یہ ہے کہ پشتون اگر لاہور جاتا ہے تو وہ وہاں ان وسائل کے پیچھے جاتا ہے جو اس کے اپنے ہیں اور اس کے وطن سے لے جائے گئے ہیں--- اور اس کی

بنیادی وجہ یہ ہے کہ پشتون آزاد اور خودمختار نہیں ہیں ان کے وسائل کا اختیار ان کے ہاتھ میں نہیں ہے اسلیئے وہ اپنے ہی وسائل میں دوسروں کے محتاج ہیں---

پورا معاملہ خودمختاری اور غلامی کا ہے---

صرف پشتون نہیں بلکہ کوئی بھی قوم اپنا اختیار کسی دوسرے کے ہاتھ میں دیگی تو اس کیساتھ یہی ہوگا جس پر میرا آرٹیکل "آزادی کے بدلے تحفظ خریدنے والوں کو نہ آزادی ملتی ہے نہ تحفظ" موجود ہے اور جس قوم کا اختیار اس کے اپنے ہاتھ میں ہوتا ہے وہ کسی کی محتاج نہیں ہوتی---
جرمن اگر آج دنیا میں مقام رکھتے ہیں، ترک اگر آج اپ جیسوں کے آئیڈیل ہیں، عرب اگر آج آپ کو ملازمتیں دیتے ہیں، تو اسلیئے کہ وہ خودمختار ہیں ان کے وسائل ان پر ہی خرچ ہوتے ہیں جبکہ پشتون امیر ہوتے ہوئے بھی غربت کی پستیوں میں ہیں کیونکہ پشتون خودمختار نہیں ہیں---

خپله خاوره خپل اختیار کا نعرہ اصل میں پشتونوں کے کیریئر، ذندگیوں کو محفوظ بنانے اور پشتونوں کو اغیار کے شناختی کارڈز کی محتاجی سے نکالنے کیلئے ہی بلند کیا جاتا ہے مگر آپ ہی ان نعروں کے خلاف جاکر پشتون کو غیرمحفوظ رکھنے کی بات کرتے ہیں اور پھر خود ہی سوال اٹھاتے ہیں کہ پشتون غیرمحفوظ کیوں ہیں ؟؟؟

اشکے---

جب پشتون خودمختار ہونگے تو پھر پشتون اپنا شناختی کارڈ رکھینگے اور دنیا پشتون وطن کے شناختی کارڈ کے حصول کیلئے رقم خرچ کریگی---

آپ جیسے کنویں کے مینڈکوں سے توقع تو نہیں مگر Capitalism اور Socialism کی جنگ سے پہلے اور بھٹو کا افغانستان میں مولویوں کے گروہ بنانے سے پہلے والے افغانستان کے بارے میں جاننے کی کوشش کیجئے گا---

دیگر دو سوالات کے جواب اگلے حصے میں---....

دا هره خبره ستاسو د پوهې د پاره د ځان پې پوهه کړئ ...

ډېرو ملګرو راته وېلي دي او راته وايئ چه شيرازه ته د حد نه ووځي ته ډېره په ډاګه خبره کوې ته په ملک کښې دننه ناست يي او هم دا لګيا يي چه دا سامراج دی نو دا خبره به درته تاوان درکړي ...

زما نېغ ځواب هم دغه وي چه په شپ شپ باندې زمونږ مشرانو 70 کاله تېر کړه نو څه يي اوکړه ؟؟؟

زه په شپ شپ باندې ژوند نه کووم...

ځه درته اوړدې اوږدې قيصي نه ليکم فقط 1 تحرير ليکم خو خبره درته خلاځوم فقط 10 ورځې ژوند کووم خو داسي کووم چې سبا ځما قام ته څه نا څه پراته وي چې ځما قام ته لار معلومه وي ...

د درته نېغه خبره کووم چه په اخوا دېخوا کار نه کېږي سپينه خبره د چه د خپلواکی نه بغير مو بله لار په خدې که شته ...

ځما د پاره اسانه د ځه به هم درته دا اوليکم چه مونږ د ظلم خلاف يو د رياست خلاف نه يو خو آيا دا خبره ځما قام ته څه فائده ورکړئ ؟؟؟

نه هېڅ کله نه ...

قام ته به سپينه خبره کوو...

چه د قام د ذهن جوړولو بار مو په سر اغستی دی نو بيا به دا بار ځی ته رسوو صرف د خپل ځان د پاره د شاباسي راغونډولو کار به نه کوو...

#شيراز_خان_مهمند

میوې د ازادۍ هغه ځوانان   خوړلئ شي

په خپله د خپل باغ نه چې زاغان شړلئ شي.

ماليار چې شوکوي غوټۍ د ګلو ماليار نه دی

په ګل چې وي غمجن هغه ماليار ګڼلئ شي

تر دې ځایه ستاسو ټولو لوستونکو څخه مننه کوم که د پي ډي ایف په کوم ځای کې غلطي په نظر درغلي وي مونږ ته یې را وښایئ اصلاح به یې کړو..

پي ډي ایف چمتوکوونکی

اباسین وزیر